

حَبْ صَحَابَةِ شِيعَةِ عَلَى كَايِن

او

بعضِ رَسُولِ وَالْبَيْتِ سَاهِهِ صَحَابَهُكَ پِيَان

حَبْ صَحَابَهُ يَا بَعْضِ رَسُولٍ



تحمیل آل محمدزادی

حَبْ صَحَابَةِ شِيعَةِ عَلَى كَايِن

او

بعضِ رَسُولِ وَالْبَيْتِ سَاهِهِ صَحَابَهُكَ پِيَان

حَبْ صَحَابَهُ يَا بَعْضِ رَسُولٍ



اتشار

تحمیل آل محمدزادی

ہیں
میں
اور
ہے
میں
رفتار
بمحض
رویدا
لکی
وگ
روزہ
اتے
یاں
ند کی
رض
نفس
یہ عی
ا ہے
ایسا
اور
نا نچہ
بدیل
وجہ
تکی و

حب صحابہ شیعان علیؑ کا ایمان اور بعض رسولؐ و اہل بیتؐ^{*}
پاہ صحابہ کی پہچان

حب صحابہ یا بعض رسول

تحریر

آل محمد رضی

ناشر

جامعہ تبلیغات اسلامی پاکستان

عرض حال

اس عمد کرلا میں ہم کماں کھڑے ہیں۔ فرقتوں کے اس وسیع و عریض صحرائیں اس کارے سے اس کنارے فکر و دانش کے تمام مراحل، اور اور اک و خود کے تمام غاکے دین کے حقیقی مفہوم و فلسفہ سے عاری ہیں۔ ذہنوں کا کوکولا پن، قلب و نظری تعالیٰ فکر کی سطحیت، نظریات کی شدت، نادت کی تنگنگاہی، فرقہ داریت کا غفرینہ اور حصول دولت و جاہ و منصب کی یہ بے صرف دوڑدھوپ و جتوہ میں کماں لئے جا رہی ہے عین رسول اور مودت اہل بیت "جرم بن چکا" ہے۔ اس جرم بے گناہی پر کچھ لوگ ہم سے جیسے کا حق چھین لیتا ہا ہے ہیں ہم نہ کبھی صحابہ کرام کے خلاف تھے اور نہ ہیں اب جب کہ ہمارے خلاف لاکھوں قلم اور کروڑوں زبانیں حرکت میں آچکی ہوں خاموشی بذات خود ایک گناہ ہے وہ انجمن سپاہ صحابہ سے تعزیز رکھنے والے ہوں یا نجدی افکار کا پرچار کرنے والے اسلام دشمن طاقتوں کے ہر آل کار کا ڈف ہم ہیں اور اس کی وجہ صرف ہماری انتہائی فکر و ابداف ہیں، علم کے خلاف اس اجتماع مسلسل کو جو ہم ماہ محروم ہیں ہر دور کے بینید کے خلاف کرتے ہیں اچھی نظریوں سے نہیں دیکھا جاتا۔ اب جب کہ ہمارا خون سیاح قرار دیا جا چکا ہے تو اتحادِ میمِ السلمین یا کسی اور وجہ سے لب و گوش پر خاموشی سجائیما تویی اتنا نیت کی اہانت ہے۔ میں حدث فتنہ جعفریہ حضرت آئت اللہ شیخ شبیر جملی غلطہ العالی قبلہ گاہی مبلغ سندھ مولانا صوفی سید امین حسن رضوی دام بحمدہ، مولانا سید مجاهد عباس رضوی صاحب برادر مسید سجاد رضا رضوی۔ عزیزم محمد عباس د غلام حیدر و سید حیدر نقوی کامنون و تھکر ہوں کہ انہوں نے ہمارے خلاف لکھی جانے والی کتب کی فہرست فراہم کی اور معاوحت فرمائی۔ یہ کتاب صحابہ کرام کے خلاف ہے نہ یہ مذاکروں کی کئی کتاب ہے بلکہ شعبہ ان حیدر کار کے خلاف لگائے جانے والے اڑامات کی وضاحت ہے وجاہ ہے

والسلام
آل محمد رضی

مغربی طاغوتی سازش میں سپاہ صحابہ کا کردار

مغربی اخبار و طاغوت و تندب کے بھلن سے جو ملک عوارض نبودار ہو رہے ہیں ان میں جھوٹ پر و پیگنڈہ کا عارضہ اخلاقی اعتبار سے بڑا بجاء کرے۔ اس میں شک نہیں کہ بکر و فریب، دروغ کوئی، نفاق، عیاری اور بیماری کاری جیسی اخلاقی بیماریاں انسانیت اور خصوصاً اسلام کو شروع ہی سے نقصانات بہوچاتی چلی آ رہی ہیں۔ بکر و فریب کا کمال یہ ہی کہ اس میں ان امراض نے ایک فن کی صورت اختیار کر لی ہے اور ہو شخص ان میں گرفتار ہوتا ہے وہ ندامت محسوس کرنے کے بجائے اپنی اس فنی ممارت پر اترتا اور فر کرتا ہے اور جو لوگ ان اخلاقی عوارض سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں مریض بکھ لیا جاتا ہے اور ان سے انتہار ہمدردی کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آج اگر کوئی فردویا گروہ اپنے خمیر کی آواز پر لگی قول یا فعل یا موقف کی تائید یا خالقات میں کسی اصول کی بناء پر صھوٹیں بروداشت کرتا ہے یا بعض دشمنی فوائد سے محروم ہونا گوارا کرتا ہے تو لوگ اسے دیوانہ خیال کرتے ہیں در آئنا لکھدروہی در حقیقت فرزات ہے۔ اور جو لوگ پہنچ رہے ہو نہیں اور اس کے لذائز کی خاطر اپنے خمیر اور ایمان کا سودا کرنے کے لئے تیار ہو جائے ہیں وہ پاگل اور دیوبانے ہیں کیوں کہ دیوانہ اس شخص کو کہا جاتا ہے ہے اپنے سور و زیان کا احساس نہ ہو۔ اور اس سے بڑا دیوانہ اور کون ہو سکتا ہے جو دنیا کے پہنچ روزہ فوائد کی خاطر اپنی آخرت کو بجاء کرنے پر تیار ہو جائے۔ بڑا ہو جھوٹ پر و پیگنڈہ کے خوفناک مریض کا کہ اس نے صرف لوگوں کے اخلاقی احساسات کو بجاء کر دیا ہے بلکہ انہیں فریب افس سے ملک مریض میں جلا کر کے رکھ دیا ہے جس سے ان کے خفا یاب ہونے کی امید ہی نظر نہیں آتی۔ ایک انسان اپنی محنت کی بھالی کے لئے اس وقت تک فکر مند ہوتا ہے جب اسے یہ احساس ہو کہ اسے کوئی عارضہ لاحق ہے لیکن جب کہ انسان کو کوئی ایسا روگ لگ جائے جو اس کے احساس کو اس طرح بدلتے کہ علاالت اسے تند رسی اور محنت بیماری نظر آتے گے تو پھر وہ مریض کسی طرح بھی صحت مدد نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مغرب کے جھوٹ پر و پیگنڈہ کی قوت نے ہماری قوم کی فکر و نظر کے زاویوں کو یکسر تبدیل کر دیا ہے کہ اب ہمیں حق و صداقت عیب اور بکر و فریب فن بخشنود کھانی دیتا ہے محمود پنج ہمیں مذموم نظر آتی ہے۔ حلال و حرام ہماری زندگی میں بے معنی شے بن گئے ہیں۔ یعنی و

بدی اور خیر و شر کا فرق ہمارے ذہنوں میں محدود ہو چکا ہے "افکار و نظریات کے اس بعد
گیر تغیر سے دنیا کا پورا نظام اخلاق درستہ ہم ہو کر رہ گیا ہے اس اخلاقی انتشار کے اندر
کوئی رو حادی قدر اپنی اصل جگہ قائم نہیں رہی باطل افکار کا طوفان ساری اخلاقی اقدار
کو اپنے ساتھ بہاتا چلا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دور حاضر کا انسان معاشری،
روحانی، نہ ہی اور اخلاقی اعتبار سے فلاش ہو چکا ہے۔ مگر و فریب کی اس عمل داری کے
سیکھوں بھائیک مناظر زندگی کے ہر شعبہ میں با آسمانی دیکھے جاسکتے ہیں جن سے انسان کے
اندر یہ اندوڑاک احساس پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں اخلاقی، شرافت، خدا پرستی اور
حدادات شعاری کے سارے جنسے سوچ کچے ہیں اور نوع انسانی کی عقیم اکثریت اس
صفوٰ ہستی پر صرف اس لئے موجود ہے کہ انسانیت کے عیار شکاری اس پر جس ملخ
چاہیں ملٹ ناز کرتے رہیں۔ اور اسلام کا الیادہ اوڑھکو۔

اسلام میں فرقہ واریت کا فروع، اور انتشار میں المسلمين جب صحابہؓ کے نام پر
بغض رسولؐ

فروغی اختلاف پر مسلمانوں کا قتل عام اور لوٹ مار، ان کی عبادت گاؤں کو نقصان
بھوپچانا اور درندگی

پاکستان یعنی رہ کر پاکستان و شہروں سے ساز باز

اسلام کا الیادہ اوڑھ کر اسلام و شن طاقتوں کے اشارے پر چنان
ملک میں انتشار و بد اعینی پھیلانا

اور مسلمان کا مسلمان پر علم۔ یہ وہ ہولناک مسائل و مناظر ہیں کہ اگر غور کریں تو
انسان کا کچبہ شن ہو جائے۔ ان واقعات سے ہماری شلیں فکری اعتبار سے مفلوج اور
اخلاقی اعتبار سے تباہ ہو جائیں گی اور ان کی وجہ سے اس انداز سے پارہ پارہ ہو کر رہ
جائے گی کہ قیامت تک پھر ان اقوام کی شیرازہ بندی ممکن نہ ہوگی اگر ہم قطعی غیر
جانبداری سے انجمن سپاہ صحابہ یا فرقہ واریت پر تھین رکھنے والوں کا جائزہ لیں تو ان کی
اسلام و دوستی اور صحابہؓ دوستی کی حقیقت خود بخود واضح ہو جائے گی کیونکہ اسلام امن و
سلامتی کا مذہب ہے اسلام مسلمانوں تو کجا کافروں کا خون ناچ بانے کو بھی ناقابل
معافی جرم قرار دتا ہے۔ یہ شرپسند حاصلہ اور اجرتی قاتل کس اسلام کے مبلغ اور کس

صحابہؓ کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔

اتحاد میں اسلام میں وقت کا اہم تقاضا ہے

ملت اسلامیہ کے ہر بھی خواہ، دیندار، درودمند، باشور مخلص اور اہل فکر و نظر کو
اتحاد میں المسلمين کی اہمیت و افادت و ضرورت سے آگاہ ہونا چاہئے اور جو آگاہ ہیں
انہیں پورے خلوص، پورے فہم، پورے شعور اور پورے اور اک کے ساتھ اس کے
قیام کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے۔

مسلمان اپنے منوار انا یا نادانی کی وجہ سے مخدوش نہیں ہو پا رہے ہیں اور ان کے
اختلاف حد سے سوا ہو چکے ہیں یہ احکام خداوندی کی نافرمانی اور اسوہ حضرت محمد صطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ چلے کا نتیجہ ہے کہ مسلمان مختلف کائنات میں بث کر قصر
ذلت میں گر چکے ہیں ہمارا معمولی فروغی اختلاف و پاہمی انتشار اسلام کی خالق قوتیں کو
فائدہ پہنچا رہا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری عملی زندگی میں مذہب کی صحیح
روج کا عمل دخل نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم اصلی مدعای مفہوم سے نا آشنا ہیں اور
اسی نادانیت کی بنا پر ہم دوسروں کے بہکائے میں جلد آ جاتے ہیں اور ہوش پر جوش اور
عقل پر جذبات غالب کر لیتے ہیں۔ اور ہم اپنے اندر کے شیطان کو ٹکست میں دے
پاتے اور نہ اپنے اندر کے جیوان کو شاختہ ہاتکتے ہیں۔

اگر ہم اسلام کے صحیح نظام فکر اور نظریات حیات کو سمجھ لیتے تو ہم انتشار و تفرقہ کا
شکار ہوتے اور رنگ و نسل و زیبان و علاقائیت اگر وہی عصیت، قابلیت، طبقہ و ارت
اور فرقہ واریت میں جگانہ ہوتے۔

تاریخ عالم شاہد ہے کہ یہی اختلاف بیشتر مسلمانوں کے زوال کا سبب ہے ہیں،
بنو امیہ، بنو عباس، اندرس و ترکی کی خلافت، دکن میں مسلمان ریاستوں۔ بر صیریں میں
مغل ایسا رہ کے خاتے کا سبب یہی تفرقہ عصیت ہے، اگرچہ اسلام نے مغل اسلام کے
پرچم سے تمام منتشر اکائیوں کو جمع کر کے تمام عصیت و تفرقہ کو متادیا تھا لیکن ہم اس
سینکو بھول گئے۔ اس تفرقہ و انتشار کے محکم عوامل ذاتی مفادا اور مفہومی، ہمت دھرمی، اتنا
پسندانہ رویہ، فرقہ وارانہ سوچ، نسلی تفرقہ اور ذاتی و فقاداری ہے۔

طرح قلع قلع کیا کہ باہمی انس والفت تو در کنار ایک دوسرے سے میل جوں کا بھی خاتر ہو گیا اور حب صحابہ کے نام پر مسلمانوں کے اجتماع و اتفاق میں دشمنی و خاد کا ایک ایسا چیز بیویا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر سمجھنے لگے۔ جس کا نتیجہ باہمی انتشار و قتل و قیال کی صورت میں رونما ہوا حالانکہ نفس قرآن کی رو سے ہر مسلمان ایک دوسرے کا بھائی ہے قرآن مجید نے بارہا امت واحدہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اور اس امر کا بارہا اعتماد کیا ہے کہ امت واحدہ ایک نیک اور صالح معاشرہ کا پروپر ہے۔ سب لوگ ایک ہی سرچشمے سے سیراب ہوئے ہیں اور ایک وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

اجمن سپاہ صحابہ انتشار بین المسلمين کی علمبردار

گذشت چند سالوں سے اجمن سپاہ صحابہ فرقت کی بھیوں میں پائے ہوئے فرق دارانہ نعروں سے وطن عرب پاکستان کی خضا کو مسموم کر دی ہے اور عداوت کے تمام آداب بالائے طاق رکھتے ہوئے اس نہیں پر بننے والے بیڑ کو سرت کے نئے نانے کے بجائے موت کے نئے نارہے ہیں یہ اجرتی قاتل یہ بے حس و بے درد الحسون کے خدا یہ انسانی اقدار کے کھلے دشمن یہ اسلام کی آڑ میں اسلام و شہنشی کے مرکب افراد یہ اتحاد بین المسلمين کے خلاف یہ سگ زادے یہ ہوا وہوں کے تابع اور ملوکیت و شاہی کے دساز و ہراز یہ آدمیت کے منصب کو ن پہچاننے والے یہ قصریات میں گرے ہوئے خوابیدہ انسان یہ آئین چاکری کی میج کرنے والے یہ دولت کے اسی اور مختار کے پرستار یہ سیند وطن کے ناسور یہ نجک اسلام یہ انسانی زندگی کے پر اسن جزیزوں میں فرق دارست کا طوفان اٹھانے والے یہ گلر اخلاف اور نج اخلاف سے سوچنے والے قبائلی و گروہی صیحت کے اسی یہ حلیف شب اور سارہمی آل کار مسلمانوں کے درمیان منافرتوں کی دیوار کھڑی کر کے بھائی کو بھائی سے لوارہے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اجمن سپاہ صحابہ نے بھارتی تحریم "را" کی ابھنی لے کر ان کے نہ مومن عوام و منصوبہ کی سمجھیل کے لئے بے گناہ مسلمانوں کے خون سے ہوئی کھینچنے کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لیا ہے اور اکثری دھونس دینے والے یہ خود ساختہ سوا واعظم بیک وقت ایک تحری سئی اور شیعہ دونوں کو شکار کر رہے ہیں۔ وہ ایک طرف سیدھے سادے مسلمانوں کو شیعوں کے خلاف یہ کہ کر مشتعل کرتے ہیں کہ شیعہ دشمن صحابہ ہیں۔ جبکہ شیعوں کا

اسلام نے ایک خدا "ایک رسول" اور ایک قرآن کی بیانی پر مسلمانوں کو دین سے وفاداری کا درس دیا ہے، مسلمانوں کو اس صورت حال پر محضے دل سے انتہائی غیر جانب داری کے ساتھ غور کرنا چاہئے اور ملت اسلامیہ کے اتحاد کو ہر شے پر مقدم رکھنا چاہئے اور تفرقہ بازی کے بجائے اخوت و بھائی چارگی سے کام لینا چاہئے۔

یہ ہے دو کی بات ہے کہ قومی یک جمیت اور ٹکری اتحاد کی قوتی اپنی سادگی یا مصلحت کی بنا پر ان قوتوں سے نیکت کھا جاتی ہیں جو اتحاد بین المسلمين کو پارہ پارہ کرنے میں معروف ہیں۔ ہمیں فرقہ دارست کی خوش صنی کے گروہوں سے باہر لکھنا چاہئے اور اس کے اسباب و معلل پر غور کرنا چاہئے۔ ماںی میں مسلمانوں کے باہمی انتشار کے نتیجے میں جو چیز کاریاں ہوئی ہیں۔ اس کے اثرات صدیوں پر محیط ہیں۔ ہر دور میں مختلف قوتیں اپنے مقادرات کی سمجھیل و تحفظ کے لئے ملک و ملت کو داؤں پر لکھتی رہی ہیں۔

مددب انسانیت اور ضمیر کے خلاف اس اقدام کے باوجودہ بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جنہیں اپنے اقدامات کے نتائج حسب خلاصہ حاصل ہوئے ہوں۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جب باہمی انتشار نے اسیں نکرور کر دیا تو مختلف قوتوں نے ان کی اس نکروری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسیں ناقابل حلائی نقصان ہبھوچایا، اسلام دشمن قوتیں اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ مسلمانوں میں نسلی علاقائی اور فرقہ دارانہ صیحت موجود ہے یہ قوتیں اپنے اپنے ایجادوں کے ذریعے پہلے مسلمانوں میں کالی بھیزیں حلاش کلائی ہیں جیسے انہوں نے عتل و ہوش، خرد سے عاری چند ناخواندہ و بے سوا و مولویوں کی جماعت اجمن سپاہ صحابہ "کو اپنا آں کار بنا کر" مال و دولت و منصب و چاکر کا لالج دے کر ان کے ضمیر زہن اور وفاداریوں کا سودا کر لیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں کی جماعتیں فرقہ دارست ملک بھر کے عوام و خواص کا موضوع ہوا ہے یہ اجمن سپاہ صحابہ کے غیر دانش مندانہ اقدام کا ہی نتیجہ ہے۔ جو اتحاد بین المسلمين کے بجائے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات کے بجائے فرقہ دارست کی تعلیم دے رہے ہیں اور اس کے پس منتظر میں محض ذاتی مقادرات ہیں۔ اور وہ مسلمانوں کے معمولی اور فروعی اختلافات کو چیم ہوا دے رہے ہیں۔ اجمن سپاہ صحابہ کے اس طرز عمل نے کروڑو بارو جوں سے مرکب وجود اسلام کو اس طرح کلائے کر دیا ہے اور ان کے باہمی روایات و تعلقات کا اس

کی وجہ سے اسلام و شن طاقت کے ایجنسن کی بغاڑ اور مسٹکلدوں کتابوں کے جواب میں ایک خاموشی ہے۔ کاش ہم تصور کے رنگ محل سے جھانک کر دیکھ سکتے کہ کس طرح ہمیں اور ہمارے آئندہ کو ہدف ملامت بنایا جا رہا ہے اگر ہم تو شہ دیوار کو پڑھ سکیں تو زندہ وقت پر لزکھڑا تی ہوتی سازشیں بیساکھیاں چھوڑ کر گزر پریں اور سازش شپ ناکام ہو کر اپنے مخفی انجام کو ہبھوچے۔ ماضی میں ہمارے علماء اپنی ذمہ بھی و مخفی ذمہ داریوں سے بخوبی واقف تھے اور ذہب کو تجارت بھخت کے بجائے نجات کا زرید بھتھتے اسی طرح ہماری قوم کے امراء و روساء بھی اپنی قوی ذمہ داریوں کا شور رکھتے تھے اور قوی حیثیت و غیرت سے سرشار تھے۔ اہل علم دوست ہونے کی وجہ سے اپنے ذہب و مسلک کے خلاف ہونے والی سازشوں کا احساس و اور اک رکھتے تھے اور ان سازشوں کی نقاب کشائی کو اپنا اخلاقی، دینی، قوی اور ذہبی فریض بھختے تھے، تفہیم ہند سے قبل بر صیرہ میں کہیں کسی گوشے سے ذہب حق کے خلاف کوئی اعتراض کیا گیا یا کوئی کتاب جمیع علماء بسار، علماء لکھنؤ اور والیان ریاست کی جانب سے ایک کتاب کے جواب میں میسوں کتابیں مظہر عام پر آجاتی تھیں لیکن آج جب کہ چاروں طرف سے ہمارے خلاف کتابیں، "مزدیق" اکتائی پھلت، ہنڈل اور اشتہارات شائع کے جا رہے ہیں کراچی سے پشاور تک "کافر، کافر شیعہ کافر" کے نترے تحریر ہیں۔ تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس کا نوش لے اور ہم پر بھی یہ فرض ہے کہ ان الزامات کا نوش لیں۔ ہمارے امراء علماء لب و گوش پر خاموشی جائے بخش دیوار کی طرح چپ ہیں۔ اس خاموشی سے یہ طوفان میں نہیں جائے گا۔ سعودی عرب اور عراق میں بھی اس بے حسی کے نتیجے میں آج ہم زندگی کو سزا بھج کر برس کر رہے ہیں۔ اور جان و ایمان بچانا مشکل ہو گیا ہے۔ اور بات اگر ہماری قوم تک ہوتی تو برواشت کیا جا سکتا تھا لیکن نوبت اب یہاں تک آہبھوچی ہے کہ برتاؤ حضرت علی علی السلام اور حضرت امام حسینؑ کو برا بھلا کما جا رہا ہے اور دور اموی کی یاد تازہ کی جاری ہے۔ اس طرح سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر کے ان کے دلوں سے عشق رسولؐ اور اہل بیت علیم السلام کی علیت و اہمیت کو کم کیا جا رہا ہے۔ اور اس طرح اسلام کے خلاف و پردہ سازش ہو رہی ہے جس میں فیر محسوس طریقہ سے ہر اور ان اہل ست بھی شامل ہو رہے ہیں ورنہ کون نہیں یا اتنا کہ عشق رسولؐ یہ

قصور صرف یہ ہے کہ وہ عاشق رسولؐ اور محب اہل بیتؐ ہیں دوسری طرف ذہب کے ان عیار شکاریوں نے شیعوں کی جان دمال و عزت و آبرو سب کو مباح قرار دے کر باقاعدہ لوٹ مار، قتل و غارت گری اور پینک ذمکن جیسے جراحت میں ملوٹ ہیں جس کا ثبوت وہ روزنامے ہیں جن میں ان پیشہ در اجرتی قاتمتوں اور مجرموں کی داستائیں پچھپ بھی ہیں۔

زندگی اتنی غنیمت تو نہیں جس کے لئے عمر کم طرف کی ہر بات گوارا کر لیں

اس عمر کر لیں زیست کے جس نوح کتاب موڑ پر ہم کھڑے ہیں اور جس بے حس دبے حمہتی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اور سود و زیاد کے جس بیان سے خود کو ناپ رہے ہیں اور جس طرح رسولؐ مفروضوں اور روایات کے مخفیے میں جکڑے ہوئے ہیں یہ سکوت مرگ کی علامت ہے، ہمیں تم دوران کی فراوانی منجھلہ اساب پریشانی اور بے سرو سامانی کے باوجود حالات کی مبارزت طلبی کا جواب دنا ہو گا اور اپنی بھا، اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے خود فرمی کے خبل سے نکل کر حقائق کی دنیا میں قدم رکھنا ہو گا اور اپنی زندگی کو مقادروں مصلحت کی دیواروں میں مبعوس کرنے اور اب و گوش پر خاموشی سجانے کے بجائے ایک زندہ اور انتہائی قوم ہونے کا ثبوت دینے کے لئے عزم حسینی کے ساتھ میدان عمل میں اتنا ہو گا تاریخ شاہد ہے کہ آج کوئی بھی اکثریت عددی خیال دی پر یا اکثریت دھونس سے کسی اقلیت کو اپنا غلام نہیں بنا سکتی۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم مل کر ان اسلام و شن طاقتوں کے خلاف مشترک لامجو عمل تیار کریں اور عملی و ٹکری اور ہر حاذپر ان کے خلاف یہ سپلائی ہوتی دیواریں جائیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان کتابوں کا سختی سے نوش لیں۔ اور اس کا جواب تحریر کریں اگر عامۃ الناس کو حقائق کا علم ہو سکے۔

ماضی میں بھی ہمارے خلاف اس حرم کی سازشیں ہوتی رہی ہیں اور ہمارے خلاف اعترافات کے جاتے رہے لیکن ہمارے جید و پا عمل علماء اور غیرت مندا امراء و روساء نے ان اعترافات کے جواب میں بے شمار بواہات دیے اور مدلل و مخفی استدلال پیش کر کے انہیں خاموش ہو جانے پر مجبور کر دیا لیکن آج عدم الوقت یا ذہب سے عدم دلچسپی

حضرت علیؑ سے ہے، امن و صلح و آشنا کا بھرم حسن تجھیؑ سے ہے اور قلت شب میں روشنی حسینؑ سے ہے، حسین بن نبیؑ لا اللہ ہیں۔ حسین وارث دین خداوندی اور وارث شریعت محمدی ہیں اگر تمہیں اس سے اخخار ہے تو حسینؑ کے نانا کا لکھ پڑھنا چھوڑ دو اور اپنے چہرے سے اسلام کی نقاب اتار کر آؤ۔

شامِ رسولؐ و اہل بیتؐ پاہ صحابہ کا پس منظر

اجمیں پاہ صحابہ چند ناخواہ اور کندہ ناتراش تم کے مولویوں کی ایک جماعت ہے جو مسجد کے نیک و تاریک مجرے سے قوی و صوبائی اسلامی کے وسیع و عریض ہال تک جانے کے خواب دیکھتی رہی ہے لیکن اس راہ میں ان کی بھالت و نا اہلی، ان کی بحکمت و ناداری آڑے آتی رہی اس جماعت سے متعلق مولویوں کی بہت سی نفیاتی تجھید کیاں اور بہت سی گریں ہیں جو شاید ماضی کی محرومیوں اور مایوسیوں کا فطری و مطلق رد عمل ہے۔ زکوہ و خیرات و چدہ سے چلنے والے خداres اور ان کی زیروں حالی اور ناقص غذا اور قابل افسوس طرز رہائش میں پرورش پانے والے۔ دینی تخلیٰ اور اروں کے غیر معمولی ابدی ازکی وجہ سے انسان سے گریاں رجحان خرمت خور دیگی کے سبب خود پرستی کی صورت اختیار کر گیا ہے، زمانہ طالب علمی کی زندگی کی بد تعلقی، غربت و مظلومی روحاں کی رکب، زہنی انتشار، بے اطمینانی و بے قراری سے عمارت تھی۔ ایسے ماخول میں پل کر جوان ہونے والا شخص جب عملی زندگی میں قدم رکھے گا تو اس کی اولین کوشش یہ ہو گی کہ وہ جلد از جلد امیر بن جائے اپنے سے اچھا کھائے اور اچھی طرز رہائش و زندگی پر کرے۔ لذادہ اس کے حصول کے لئے دین و دنیا داری، اسلام و انسانیت اور اخلاق و اقدار سب کو پس پشت ڈال دتا ہے ایسی ہی کچھ کمائی اجمن پاہ صحابہ کے مولویوں کی ہے جس پلے کوئی نہیں جانتا تھا یہ اپنی اپنی مسجدوں میں محدود رکھنے میں فرقہ واریت پھیلا کر اپنا الو سیدھا کرتے تھے لیکن جب ان کی اہمیت و ضرورت کو اسلام و شریعت طاقوتوں نے محسوس کیا تو ان کی زندگی کے دن پھر گئے۔ انہوں نے اپنی احساس کتری کو منانے اور اس کرب کو آسودہ کرنے کے لئے فرقہ واریت کی تحقیق کی اور اسلام و شریعت عاصرنے ان کے طبعی میلانات و مادی رجحانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرقہ واریت کا واضح خاکر تیار کیا۔ اس ذموم مخصوصے میں صحراۓ عرب کا خون آشام بھیڑیا صدام، شبان عرب، سیوفی و ہندو

مسلمانوں کا سرمایہ حیات و سرمایہ نجات ہے اور ان کے اہل بیتؐ سے محبت عی اجر رسالت ہے۔ وہ کون سا ایسا سمجھ النسب عالم ہے اور وہ کون سا حدیث و فقیہ ہے جو اہل بیتؐ کی محبت کا یا ان کی عظمت و مرتبہ کا سکھر ہو اور از روئے قرآن و حدیث ان کی محبت کو واجب نہ سمجھتا ہو۔ برداشت کی ایک حد ہوتی ہے۔ ہم کسی ایسے شخص کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ عامت المسلمين کو گمراہ کرے اور عظمت صحابہ کے ہام پر ورغلائے اور ہم پر صحابہ کرام کا مقابل ہونے کا اثرام لگا کر حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرے۔ ذیل میں ہم صحابہ کرام کے بارے میں اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہیں۔ اور عامت المسلمين کو صحابیت کے سمجھ تصور سے آگاہ کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب تعلق یہ نہیں ہے کہ یہ کتاب کسی متأخر کے موضوع پر ہے یا خاتونوں اسے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیم اجمعین کی اہمیت و حیثیت کو گھٹانے کی خاطر تحریر کی گئی ہے یا اس سے کسی فرقے کی دل آزاری مقصود ہے ہمارا مقصد اور ہمارا مشن اتحاد میں المسلمين ہے ہم اتحاد میں المسلمين چاہے ہیں اور مسلمانوں کو فرقہ واریت کے آزار سے نجات دلانا چاہے ہیں کوئی نکلے فرقہ واریت وہ سرطان ہے جو جد اسلام اور روح اسلام کو محمد رسالت سے آج تک نقصان ہبھوچا رہا ہے۔ اور نہ یہاں اجمن پاہ صحابہ کے علم اور جرم کی کمائی دھرا نا مقصود ہے اس مقادر پرستی اور فرقہ واریت سے جس گرائیں مایہ دوران کا شعور جل چکا ہے۔ ماضی و حال و فردا کے سب آئینے کرب کی تہ پر تہ گرد سے اٹے ہوئے ہیں۔ ان اجرتی قاتکوں اور مقادر پرستوں، اتحاد میں المسلمين دشمنوں چنانچہ اسلام طاغوتی و احتکاری طاقوتوں کے ایکٹوں سے ہمیں صرف یہ کہتا ہے کہ چھ آسودہ دنوں اور چند بیش و طلب کی شاموں کی خاطر اپنے ذہن و ضمیر و قادریوں اور ایمانوں کو نہ بچو اور اتنی تفریخ شہر کے انسان کا انسان پر سے اخبار انہوں جائے، آدمیت کے منصب کو بچاؤ، انسانیت کے رشتہوں کو اس طرح پامال نہ کرو! اے محروم نظر لو گو! اپنی شخاوتوں پر ذرا غور کرو تمہارے اس ہاؤک علم سے روح کے دشت میں ایک ہو کا سماں ہے، سُکُّ و جود ریزہ ریزہ ہے طلب کے یہ حل و گمراہ کی یہ امنگ تھیں کہاں لئے جا رہی ہے۔ تصور کے رنگ محل سے ذرا بھاٹک کر دیکھو کہ اس عالم رنگ و بوی میں دین کا وجود حضور سور کائنات سے ہے علم کی معنیت اور شجاعت کی تغیر مولاۓ مستقیمان

السلام بی بی سکند اور دیگر آئم کو بر اینجا کما کیا اور حکومت خاموش تماشائی بنی ہوتی ہے اس جانبداری و بے انسانی پر بھنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔

اجمن سپاہ صحابہ کی سرگرمیاں اور ریشہ دو ایساں

اجمن سپاہ صحابہ علقت صحابہ کے جھوٹے نعروں کی آڑ میں مسلمانوں میں ناقلتی و نفرت پیدا کر رہی ہے اور اپنے ذاتی معاملات و مقادیت کی محیل کی راہ میں صحابہ کرام کے مقدس ناموں کو استعمال کر کے عامت المسلمين میں پریشان نظری و پریشان فکری پیدا کر رہی ہے اسلام و ملن طاقوں کے یہ آلہ کار و ملن عنز پاکستان کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا تو دے سکتے ہیں لیکن کوئی بھی بالصیرت و ہوش مندیا معمولی ہی شدہ بدھ رکھتے والا اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ جو لوگ علقت رسالت کے مکر ہوں، "حضرت ختنی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا سا بشرمانے ہوں وہ رسول" کے اصحاب کو کس کے پر ابر صحیح ہوں گے اور صحابہ کرام کی علقت کے کب قائل ہوں گے۔ یہ دشمنان دیں صحابہ کرام کے مقدس امامے گرامی کو محض مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے جبے کے طور پر استعمال و افتخار کر رہے ہیں اجمن سپاہ صحابہ "عراق" بندوستان اور فلوج سے ملنے والی دولت کو اتحاد بین المسلمين یا دین کی تبلیغ پر خرچ کرنے کے بجائے انتشار بین المسلمين اور فرقہ وارانہ مفارقت کو ہوا دینے پر صرف کر رہے ہیں؛ جس کا مقصد پاکستان کے مسلمانوں کو لڑا کر نکلور کرنا اور ملکی سالیت کو داڑھ پر لگا کر اسلام و ملن اور پاکستان و ملن غیر ملکی آقاوں کو خوش کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس اجمن نے پاکستان میں یعنی والے مسلمانوں کو عصیت و فرقہ وارست کے آزار میں جلا کر کے اللہ کی رسی کو دنار و ریال کے خبر تند و حیز سے کامنے کی کوشش کی ہے۔ ایک طرف یہ عبد رہنار و ریال شیعوں کے خلاف سیکھوں کتابیں (سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے) لکھ پکے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔ دوسری طرف ان کے قتل عام میں مصروف ہیں اور تیسرا طرف کرامی سے خیر نکل ہر شر، ہر گاؤں کی دیواروں پر "کافر، کافر شیعہ کافر" لکھ کر غیر ملکی امداد کو طال کر رہے ہیں۔ شیعوں کے خلاف کتابوں کا یہ سیاست، شیعوں کا قتل عام اور انہیں کافر لکھ کر نہ جانتے وہ کس وین کی کیا خدمت انجام دے رہے ہیں۔

یہ اتحاد بین المسلمين کے دلخواہ اب تک رسول و اہل بیت کے خلاف سیکھوں

سامراج کی عاصمہ شامل ہیں۔ ہوں زر نے اجمن سپاہ صحابہ کے مولویوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا خصوصاً حق نواز جہنمگوی کے واصل جنم ہونے کے بعد اس کے پاس تین کوڑ روپے کا پایا جانا ہر مولوی کو تشیش دلانے کے لئے کافی تھا ہر مولوی اپنے امکان کی گھریاں اپنے سر پر اٹھائے ہوئے پھر رہا ہے۔

اور اسلام کی باتی و بربادی اور انسانی اقدار کی پامالی سب سے بے نیاز ہو چکے ہیں وہ زیادہ دولت و شرست کو اپنی ذات کا حصہ بنالیتا چاہئے ہیں۔

کیونکہ اہل سنت کے بڑے بڑے جید علماء اہل علم کے ہوتے ہوئے انہیں کون پوچھتا ہے انسوں نے کامیابی کے لئے یہ شارت کث افتخار کیا اور سادہ لوح مسلمانوں کو شیعوں کے خلاف ورگلاتا شروع کر دیا اور ان کے خلاف الزام و بہتان طرازیوں کا طوفان انجام دیا اس جذباتی مسئلے میں بڑے بڑے روشن فکر مسلمان بس گئے۔ اور بت سے اہل علم بربادے مصلحت یا خوف کی وجہ سے خاموش ہیں اور اپنی زبان پر حرف حق لائے اور سجائے سے پسلوچی کر رہے ہیں لیکن باطل کی حمایت یا باطل کے خلاف خاموشی دنوں برابر کے جرم ہیں۔

اجمن سپاہ صحابہ میں وہی مولوی شامل ہیں جو پلے سواد اعظم کے نام سے ذلت و رسوائی اور حذیمت و پسپائی سے دوچار ہو چکے ہیں اور سیاست میں منہ کی کھاچکے ہیں وہی ملکت خودہ عاصرا ب ان لوگوں کی حمایت کر رہے ہیں جو ان کے نہ صوم مقامہ کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ وہ علماء جنہیں ہم معقول و معتدل اور صاحب الرائے کجھ تھے وہ بھی خاموش ہیں۔ اجمن سپاہ صحابہ۔ تو یہ رسالت کا ارتکاب کرے یا تو یہ اہل بیت اس پر اسرار خاموشی کی وجہ سمجھ میں ضیں آسکی سوائے اس کے ک انہیں اس خاموشی کی بھاری قیمت ادا کر دی گئی ہے۔ عرصہ دس سال میں رسول اور ان کے اہل بیت کے خلاف سیکھوں کتابیں تحریر کی جاچکی ہیں اگر ان کتابوں میں صرف شیعوں کو بر اینجا کما جاتا تو افسوس نہ ہوتا لیکن ان کتابوں میں مسلمانوں کے چوتھے غلیظ اور شیعوں کے پلے امام حضرت علی علیہ السلام کو کھلم کھلا بر اینجا کما گیا شہید اعظم امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حضرت بی بی شریانو زوج حضرت امام حسین علیہ السلام دفتر حضرت امام حسین علیہ

جب صحابہ یا بغض رسول

ہم اپنی محدود دنیوی زندگی کو وقت کے پانے سے ناپنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ کہہ ارض پر ہماری زندگی ماہ و سال روز و شب اور ساعات و لمحات میں گزرتی ہے ہماری نکاحوں کا افق ہد و قت پچکے ہوئے آفتاب کو کبھی طروع اور کبھی غروب ہوتے ہوئے دیکھتا ہے اور اسی اعتبار سے ہم اپنی بمحبوں اور شاموں کا حساب لگاتے ہیں اور سفر یا حیات کی منزلیں طے کرتے ہیں لیکن ہم نے کبھی اپنی دینی زندگی کو خود کے پانے پر ناپنے کی کوشش نہیں کی۔ تحقیق و تدریس کام نہیں لیا۔ موت کے اس حقیقتی پناہ سے یہ صداقت واضح ہو جاتی ہے کہ یہ زندگی عارضی و ناپائیدار ہے جس کے لئے خدائی حدود اور تمام انسانی اقدار کو پامال کر کے محض عارضی آسودگی اور لحاظی الٹیمان کے لئے عاقبت نائنٹی سے کام لیتے ہوئے یہ لوگ زندگی کے مقاصد سے ناہلہ اور انسانیت کے سرچشمتوں، تذہب کی بیانوں سے بے خبر اور انسانی اقدار سے نا آشنا ہونے کے ساتھ ساتھ نہیں فرانٹ سے بھی عافل ہیں۔ لیکن وجہ ہے کہ تذہب ہوا یک مکمل ضابطہ حیات ہے اور جس نے زندگی میں اساسی و تغیری روں ادا کیا ہے۔ اس اذکار رفتہ (OUT OF DATE) قرار دے کر پہلی پشت ڈال دیا ہے جس کے مطلق تینیجے میں ہم مقصد سے دور ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ان لا دینی عناصر کے ذہن میں ذوق فطرت میں دین کی سمجھا تیش نہیں۔ رہ گئی مذہبی قیادت کی بات وہ فرقہ و ارہت کے آزار میں جلا ہو چکی ہے اور فرقہ و ارہت جس کی دین اسلام میں قطعی سمجھا تیش نہ تھی اب چند مفاد پرست مولویوں کی زندگی کی عایمت اولیٰ بن چکی ہے۔ اور وہ تذہب اسلام کو فرقہ و ارہت کے پانے سے ناپنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس سلطے میں وہ اپنی علمیت کا ثبوت بلکہ اپنی جہالت کا ثبوت وہ علم اسلامی و تعلیمات کو سمجھ کر کے دیتے ہیں۔ اور اس حد تک کہ فرقہ و ارہت کے حصار میں گھر چکے ہیں کہ دشمنی کے آداب بھول کر حیوانیت کی سلیل پر اتر آئے ہیں۔ اور مخالفت برائے مخالفت کا ایک طویل سلسلہ ہے ان کے پاس کفر سازی کے نعروں کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ وگرنہ ان فروغی و معمولی اختلافات کو علی سلیل پر حل کرتے اور فرقیین کے علماء باہمی اتفاق و تفہیم سے اسی مسئلے کو حل کر سکتے تھے۔ اس سلطے میں ان فرقہ و ارہت جماعتیں خصوصاً انجمن سپاہ صحابہ کے پاس کوئی مطلق و علی و

کہاں لگے چکے ہیں جس میں وہ ان ذوات مقدس کے علاوہ شیعوں اور اسلامی جموروی ایران اور عالم اسلام کے عظیم ترین رہنماء حضرت آقا کی حقیقی رسولان اللہ کو ہدف تختیہ ہا چکے ہیں جیسا کہ تو اس بات کی ہے کہ حکومت نے اب تک ان عناصر کے خلاف جو ملک میں فرقہ و ارہت کا زہر پھیلایا رہے ہیں اور مسلسل قتل و غار مجرمی اور لوٹ مار میں مصروف ہیں کوئی اقدام نہیں کیا اور نہ یہ ان دل آزار کتابوں کو ضبط کیا جس میں رسول اور ان کے اہل بیتؐ کی توجیہ کی گئی ہے اگر حکومت نے چاپداری یا مصلحت کو شیعی سے کام لیا تو یہ سرا سرنا انصافی اور زیادتی ہے اور اگر حکومت اتنی ہی ہے بس ہے تو اسے حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ہو چکا پھر ان کتابوں میں جو خلاف حقائق مواد پایا جاتا ہے اس کی کوئی حیثیت و اہمیت نہیں ہے کیونکہ ان میں یہ شرعاً عبارات خواںے سیاق و سبق سے ملیجھہ کر کے لکھے ہوئے ہیں اور ان کتابوں میں جو زبان استعمال کی گئی ہے وہ انتہائی ناشائستہ ہی نہیں بلکہ لغو و لچڑو بے ہو ہے جو ان ناخوازندہ مولویوں کے مبلغ علم کا پتہ درجی ہے۔ اگرچہ ان کتابوں کی کوئی عملی حیثیت و قوت نہیں ہے تاہم سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کافی ہیں۔ وہ کون سا ایسا مسلمان ہے جو حق رسول کو اپنا ایمان نہیں سمجھتا اور ان کے حالفین سے برات کا اعتماد نہیں کرتا وہ کون سا مسلمان ہے جو حضرت علی علیہ السلام کو اپنا آخری ظیہہ یا اول امام نہیں سمجھتا اور ان کی اطاعت و محبت کا سکر ہے۔ وہ کون سا مسلمان ہے جو حضرت امام حسین علیہ السلام سے عقیدت و مودت نہیں رکھتا اور ان تمام مقدس ہستیوں کی محبت کو اپنا تو شہ آختر نہیں سمجھتا اور جو نہیں سمجھتا وہ خدا، و رسول و قرآن کی نظر میں مسلمان نہیں ہے۔ اس کی وضاحت اور مصادر و ماقابلہ ہم آگے پہل کر پیش کریں گے۔ یہ کہ میٹھے مولوی ہمارا تو کچھ نہیں بیگاڑ کئے اور نہ یہ ان ہستیوں کا جو دین خدا کی اساس اور محافظہ قرآن و شریعت ہیں بلکہ کفر و نفاق کی میزان ہیں۔ اب اگر کوئی اپنی نسبی خرابی یا بزید دوستی کی وجہ سے ایسا کر رہا ہے تو وہ دین و دنیا دنوں میں رسوایا ہو گا۔ تذہب جعفریہ ایک اعلیٰ حقیقت ہے جسے سپاہ صحابہ کے یہ "چھٹت ہمہنئے" مولوی راہ صداقت سے دور نہیں کر سکتے۔ ہم پروردہ سو سال سے تاریخی جر کا مقابلہ کرتے آئے ہیں۔

ہمیں کافر قرار دینے والے خود اپنے اسلام کی خبریں۔ پیشہ ور، اجرتی قاتل، غیر ملکی طاقتوں کے یہ آہ کار، اسلام میں منافر ت پھیلانے والے پر منافق بھی اگر خود کو مسلمان سمجھتے ہیں اور مسلمان کہلاتے ہیں تو ایسے اسلام کا خدا حافظ ہے۔ ہمیں کافر کرنے والے خود اپنے آنکھ کی شہیر پر نظر رکھیں۔ دولت دنیا بُورنے کے لئے اپنی عاقبت خراب کرنے والے ارائیں پاہ صحابہ کم از کم اس امر سے تو بخوبی واقف ہوں گے کہ وہ حالات کی پیداوار ہیں۔ اپنی انقلاب اسلامی ایران کی صد میں عراق نے جنم دیا ہے جس کا اعتراف خود الجہن سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا غیاء الرحمن قادری نے THE NEWS کے میگزین WE میں کیا ہے اور قد کر کے طور پر یہ انترو یو دبارة مایباہم خلافت راشدہ ۱۹۹۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ دنیا کے تمام باشور مسلمان اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ اوائل اسلام سے ہی مسلمانوں میں صرف دو طبقے ہیں (۱) ایک اہل ست جو اپنی ہدایت کے لئے صحابہ کرام کی طرف رجوع کرتے ہیں (۲) دوسرے شیعہ جو اپنی رہنمائی کے لئے اہل بیت رسول کے دامن سے واپس ہیں۔ باقی رہا مسئلہ دہائی، قادری اور پرویزی وغیرہ تو یہ سونپھد اگر یہ کی پیداوار ہیں اور انگریزوں نے جد اسلام میں یہ سلطان لڑا اور حکومت کو کے لئے واغل کیا تھا۔ یہ دنیا کے پیچاری اور دنیا کو خدا مانتے والے اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھوں کھلوٹا ہے ہوئے ہیں یہ نہ اسلام سے تھاں ہیں اور نہ پاکستان سے ایک طرف خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا سا انسان سمجھتے ہیں اور دوسری طرف بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کو کافر اعظم کہتے تھے اور سمجھتے ہیں یہ کامگری و احراری ملاں جو کل تک پاکستان کے خلاف تھے اب بھیں بدلت کر پاکستان کو غیر ملکی آقاوں کے اشارے پر دلخت کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہب و فرق کے نام پر سیاسی دوکان چکانا چاہتے ہیں یہ اپنی نااہلی کی بنا پر نہ تو کبھی سیاست میں کامیاب ہو سکتے تھے اور نہ اپنی بکبٹ و غربت و مظلومی و وفاداری سے اپنا پیچھا چڑا سکتے تھے لہذا انہوں نے سیاست میں فرقہ واریت کو بطور ڈھال استعمال کیا اور غربت و مظلومی سے پہنچا کر اسماطل کرنے کے لئے صیسوی و ہندو سامراج کے آل کار بن کر یا نام نہاد مسلمان یادشاہوں کی درج سرائی کرنے کے مال دار ہیں گے ہیں۔ اب خواہ اسلام کو نقصان پہنچنے یا مسلمان کو پاکستان نوٹے یا رہے روٹی تو بہر طور۔۔۔

عقلی استدلال نہیں ہے۔ کبھی وہ ہمیں کافر کرنے ہیں کبھی ہم پر تحریف قرآن کا الزام عائد کیا جاتا ہے کبھی ہمیں صحابہ کرام کا دشمن قرار دیا جاتا ہے اگر بات ہمیں تک محدود رہتی تو ہمیں افسوس و انتساب نہ ہوتا لیکن یہ اجمل اور شور سے عاری مولوی اب تو ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت ہی مخدیب پر اتر آئے ہیں اور اس حد تک سطحیت و پستی پر اتر آئے ہیں کہ کوئی غیر مسلم بھی اس حرم کی جرات نہیں کر سکتا۔ یہ صصر حاضر کے زینہ اور شر فطرت سوچ رکھنے والے ناخواندہ مولوی اسلام کی ان مقدس و معتبر ہستیوں کے خلاف ہرزہ سرائی ولب کشائی میں مصروف ہیں جو اسلام کی اساس اور قرآن و شریعت کے محافظہ و ارث رہے ہیں۔

جن کی شخصیت و کردار جن کی عملیت جن کی سیرت جن کی ایثار و قربانی اور جن کی انقلابی زندگی نے جریدہ عالم پر نہ منٹے والے نقش چھوڑے ہیں۔ ان مقدس ہستیوں میں ایک طرف حضرت ختمی مرتبت کار رحمت اللہ عالیمین کروار ہے تو دوسری طرف باب محدث علم حضرت علی کی قد آور شخصیت اور تیسرا طرف حضرت امام حسین علیہ السلام کی آفاقی و روحانی شخصیت ہے ان ملاویں نے اسلام کا بیادہ اور سچا کرام کی آڑ لے کر عالم اسلام کی ان آفاقی اساسی اور روحانی ہستیوں کو اپنا ہدف بنا لیا ہے، وہ ہستیاں جن کے عالم اسلام اور دنگرد مذہب سے تعلق رکھنے والے علماء و دانشور بھی مخفف و معقول ہیں۔ غیروں نے اپنی زندگی کی غرض و عایت کو ان ذوات مقدسہ کے حوالے سے سمجھنے کی کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں۔ کیونکہ مقدس ہستیوں نے ہمیں مقصود حیات اور کائنات کے متعلق ایک تکمیل درس اور لا نکح عمل دیا ہے جس پر چل کر قافہ حیات انسانی با آسانی اپنی منزل تک بہوچنگ سکتا ہے لیکن ہر ایک کی قسم میں منزل یا رہنمائی نہیں ہوا کرتا بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی منزل حصول دولت اور انکا رہنماؤه ہوتا ہے جو ان کے دامن میں بھیک دے۔ دولت کی خاطر دین کو داؤں پر لگانے والے اور غیر ملکی آقاوں کی خوشنودی کی خاطر خوشنودی محبوب خدا سے دوری اختیار کرنے والے اس زندگی کے بیش و آرام کوئی زندگی کا حاصل سمجھ رہے ہیں اور اس کے لئے وہ اپنے ایمان و ضمیر کو خلام کرنے میں مصروف ہیں۔

وہی قتل بھی کرے ہے وہی لے ثواب الثا

بھم پر یہ الزام انصاف کے صریحہ منافی ہے کہ ہم صحابہ کرام کو نہیں مانتے یا ان کی توجیہ کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنی توجیہ خود صحابہ سے دین لیتے والوں نے کی ہے اس کی مشاہد نہیں ملتی۔ ایک طرف تو عظمت صحابہ پر جان دینے والے ہم پر توجیہ صحابہ کا الزام لگا کر عامۃ المسلمين کو گمراہ کرتے ہیں اور اس بے جسم بے گناہی پر ہمیں قتل کرنے کی دھمکیاں بھی دیتے ہیں بلکہ دوسروں کو اکساتے رہتے ہیں بلکہ بے شمار بے گناہوں کا خون بھی اس بے سروپا اثرات کے حوالے سے بنا یا جا چکا ہے، لیکن خود ان کی کتابوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ کی جو توجیہ کی گئی ہے وہ حیرت انگیز و افسوس ہاک ہے ہم ذیل میں ان کتابوں کا حوالہ پیش کر رہے ہیں اور مکمل متن و مصادر کے ساتھ پیش کر رہے ہیں اگر حکومت پاکستان صحابہ کرام کے معاملے میں تلاش ہے اور ان کی عظمت کی قائل ہے تو ان کتابوں کو خواہ اس کے لکھنے والے کتنے ہی محترم کوئوں نہ ہوں انہیں غیر محترم قرار دے کر ان تمام کتابوں کو ضبط کیا جائے کیونکہ ان ہی کتابوں سے دیگر فرقوں کو صحابہ کرام کے خلاف مواد ملتا ہے اب خواہ یہ کتابیں صحاح سے میں شمار کی جاتی ہوں یا ان کے لکھنے والے روایاں کرام اہل سنت کے اساسی علماء تصور کے جاتے ہوں لیکن قاتون سب کے لئے برابر ہوتا چاہئے یعنی اسی بات کو اگر آپ بڑے Canvas سے کہیں تو تحقیق اور ہم اس کے حوالے سے کہیں تو مجرم بلکہ کافر۔ یہ صریحاً زیادتی و نا انسانی و اکشنی دعویٰ ہے۔ اگر صحابہ کی عظمت پر جان دینے والے واقعی صحابہ سے تلاش ہیں اور صحابہ کی پیارہ ہیں تو علی الاعلان ان روایاں کرام کی قدامت کریں اور انہیں دشمن صحابہ قرار دے کر آئندہ ان کتابوں سے استفادہ کرنا اور حوالے دن چھوڑ دیں کیونکہ معاملہ صحابہ کرام کا ہے کسی اور کا نہیں اور صحابہ کرام کا مقام یا نیقین، علماء کرام سے افضل ہے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو اہل نظر یہ سمجھنے میں حق بجا بھی ہوں گے کہ انہیں صحابہ کرام سے کوئی محبت نہیں بلکہ یہ نعم و معاشر کے علاوہ صرف شیعہ دشمنی میں لگاتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو لوگ عظمت رسالت کے قائل ہے ہوں محبوب خدا کو اپنا سا بیش سمجھتے ہوں ان کے روضہ القدس پر مسلمانوں کو فاتحہ نہ پڑھنے دیتے ہوں، خراج عقیدت ادا نہ کرنے دیتے ہوں۔ قبر مطہر کو تعظیمی یوسد دینے کو بھی

شیعہ اور صحابہ کرام

اسلام دشمن طاقتیں اور ان کے اجنبی عادت المسلمين کو اکثر یہ کہ کر گراہ کرتے رہتے ہیں کہ شیعہ صحابہ کرام کو نہیں مانتے حالانکہ یہ صریحہ جھوٹ، اختر پر دازی اور سرا سرہتان ہے ہم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مانتے ہیں اور ان کی حیثیت اور اہمیت اور مرتبہ کے دل و جان سے قائل ہیں۔ مگر ہم تمام صحابہ کرام کو یکساں نہیں مانتے، ہم مرتبہ وہم پڑھنے سمجھتے بلکہ حسب مرتبہ مانتے ہیں اور باقی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی قربت کے بجائے اسلام کے سلطے میں ان کی خدمت حضور رسول کائنات سے ان کی محبت و موروث و ارادت ایجاد رہی اور تقویٰ و ایمانی مدارج کی بغیاد پر ان کی قدر و حوصلت و عزت و حکم کرتے ہیں اور صحابیت کے اس تصور کے ہم قائل نہیں جو اموی عکسالوں میں گھری ہوئی روشنیتوں کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ اگر صحابیت کا تصور یا صحابی کا مطلب یہ ہے کہ یہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوا وہ صحابی ہے تو پھر مسلم کذاب (جھوپی نبوت کا دعویٰ) مخالف اعظم، عبد اللہ ابن ابی اور عُجم اور مروانی یہیں لوگوں نے بھی حضور کا درود و کھاتما اور صحابیت کے اسی تصور نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ کیونکہ اسلام دشمن عاصم نے ایک سوچ سمجھے منسوبے کے تحت صحابیت کی آڑ لے کر سیدھے مادے مسلمانوں کو ملوکیت و شاہی کو اسلام مانتے اور سمجھتے پر محروم کیا اور ملوکیت و شاہی کے جبر و استداء اسلام کے عین مخالفین قرار دے کر مستشرقین کو اسلام سے بیکان و ہزار کیا جس کے نتیجے میں اسلام پر یہ الزام لگایا گیا کہ اسلام نکوار سے پھیلا ہے۔ اور اسلام اور ملوکیت و شاہی یعنی کوئی فرق نہیں اور اسلام میں قیادت کے لئے کسی الہیت کی ضرورت نہیں بلکہ طاقت کی ضرورت ہے اور یہ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ بدترین مذاق و دھوکہ ہے کہ صحابیت اور مذہب کو ہم حقیقی قرار دیا جائے اور اسلام اور پرانی اسلام کی حیات کرنے والے کو بھی صحابی سمجھا جائے یہی بے سروپا تصور جہالت یا سازش کی پیداوار ہے جس کا حقیقت سے ملنے قابل نہیں۔

جنم کا ایک شلد جوان کے شانوں پر غاہر ہوا تھا کہ ان کے سینوں میں نمایاں ہو جائے گا۔ اس روایت کو سلم نے بھی نقل کیا ہے۔ (جلد ۲ ص ۳۶۹ طبع دہلی)۔

صحیح مسلم میں توہین صحابہ پر قابل اعتراض مواد

حضرت علی علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچا حضرت ابو بکر و عمر کو بھوٹا مجرم اور خائن سمجھتے تھے!

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عباس "حضرت عمر کے پاس آئے تاکہ وہ اپنی میراث طلب کریں تو انہوں نے کہا پہلے تم حضرت ابو بکر کے پاس میراث طلب کرنے کے لئے مجھے انہوں نے تھیں حدیث رسول نبی مکرم نے ان کو بھوٹا غدار اور خائن سمجھا پھر اب تم مجھے کو بھوٹا گنجائی ر مجرم اور غدار اور خائن سمجھتے ہو۔" ان الفاظ میں واضح طور پر صحابہ کے متعلق گستاخانہ انداز اور سخت توہین موجود ہے مگر اس کتاب کو قرآن کے بعد و سرے نبیر کی صحیح کتاب قرار دیا گیا ہے۔

تاریخ الخلفاء سیوطی

جو کہ متعدد بار عربی اور اردو ترجیس کے ساتھ پاکستان میں نشر ہو چکی ہے حضرت ابو بکر پر امہات المومنین کے متعلق مخالفات بولنے کا الزام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسماء بن نبی کو سات سو افراد کا لٹکر دے کر شام بیجا جب وہ مقام ذی خسب پر پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے اور مدینہ کے ارد گرد کے عرب مرید ہو گئے انہوں نے جواب دیا مجھے کہ توحید کی حتم ہے کہ "اگر کلاب ازواع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہاتھیں سمجھنے کر لے جائیں تب بھی اس لٹکر کو واپس نہ بلواؤں گا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود سمجھا ہے۔" (معاذان)

مسند احمد بن حنبل

جو کہ امام احمد بن حنبل کی نسبت کی وجہ سے بڑی مستند کتاب سمجھی جاتی ہے مگر اس میں کافی تخفی اور قابل اعتراض مواد موجود ہے۔ ہم بطور تجویہ صرف ایک دو روایات پر اعتماد کرتے ہیں۔

بدعت و مشرکت بھجتے ہوں وہ رسول کے صحابہ کی منزلت کو کب تسلیم کرتے ہوں گے یہ ہنوا میہ کو بہو ہاشم پر فویت دینے اور ابو شیان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضلیت دینے کی سازش ہے یہ فخر و گزشت ایک صدی کی پیداوار ہے جو صحابہ کے نام نہاد چاہنے والے اپنے مطلب یعنی مفہود شرست دولت اور حصول اقتدار کے لئے لگا رہے ہیں اُولیٰ میں ہم چند کتابوں کے حوالے اہل نظر اور غیر جائز دار مسلمانوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ انساف ہے آئے صاحب الطاف تیم

اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ صحابہ کرام امہات المومنین کے خلاف چھوٹے لژیچر کی بجائے اصل سرچشمہ خیم کتب کو ضبط کیا جائے۔ کیونکہ یہ چھوٹے چھوٹے پیغامات اور کتابیچے اسی غلیظ مواد پر مشتمل ہوتے ہیں جو بڑی بڑی خیم کتابوں میں موجود ہے مگر ان بڑی کتابوں کو صحاح کا مقدس نام لے کر اس غلیظ مواد کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔ اگر حکومت ان بڑی کتابوں پر پابندی لگادے تو فرقہ واریت کی جڑ کافی جا سکتی ہے ہم یادِ غواست بطور تجویہ چند روایات کتب مذکورہ سے نقل کرتے ہیں تاکہ یہ حقیقت واضح ہو جائے۔

صحیح بخاری میں قابل اعتراض مواد کے چند نمونے

(۱) صحابہ کرام کی بد انجامی

اس مضمون پر مشتمل متعدد روایات منقول ہیں مثلاً حضرت ابو ہریرہؓ مسند میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت حوض کوڑ پر میرے پاس میرے اصحاب کا ایک گروہ وارد ہوا تو ان کو حوض سے ہٹا دیا جائے گا اور میں کہوں گا اے میرے رب میرے یہ اصحاب ہیں پس اللہ کے گا تم خوب جانتے ہو کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کچھ کیا یہ تمہارے بعد بچھتے طور و طریقہ پر پلٹ گئے۔

مشکوہ المصالح بار عدو جسمی منافق صحابہ

حدیفہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ عدد ایسے منافق ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے جیسا کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر جائے اور ان میں سے آنکھ صحابہ کے لئے ایک چھوڑا کافی ہو گا یعنی

نے صد قات کی وصولی پر حاصل مقرر کیا ہوا تھا مگر آنحضرت ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر انہوں نے صد قات کو اپنی قوم میں تقسیم کر دیا خالد بن ولید نے ان کو قتل کر کے اسی وقت ان کی خوبصورت یہودی سے نکاح کر لیا۔ حضرت ابو بکر نے ان کو حکم دیا کہ مالک کی یہودی سے علیحدہ ہو جاؤ اور حضرت عمر نے ان سے بھنی سے اس بات پر احتجاج کیا۔ "حالانکہ اسلام میں عدو گزرنے سے قتل کسی یہودی سے عقد کرنا حرام ہے مگر ایک صحابی کو اس طرح "بد کار" شخص کے کدار میں پیش کیا گیا ہے۔ اور اس توہین پر کوئی اس کتاب کی ضبطی کا مطالبہ نہیں کرتا حالانکہ یہ تمام کتب یہودیون ملک سے درآمد کی جاتی ہیں۔

ملاحظہ ہو والا صابہ (۳۵۷/۲) جس کا عکس صفحہ ۳۵۵ پر ہے

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدامہ بن مظلومون پر شراب نوشی کا الزام اور حضرت عمر کے کوڑے

"حضرت قدامہ بن مظلومون ہو صحابہ ساتھیں اولین مساجدین میں سے تھے اور حضرت عمر کے برادر نبستی تھے ان کی بمن مفہیہ بہت خطاب کے شوہر اور بھرپور کے حاکم تھے مگر کتاب الاصابہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کی شادتوں سے ان پر شراب نوشی کا الزام ثابت ہوا۔ اور حضرت عمر کے حکم پر ان کو کوڑے مارے گئے۔ صحابہ کرام کی کدار کشی پر ایسی کتابوں کی برسر عام فروخت پر پابندی کیوں نہیں لگائی جاتی اور ان (درآمد) کتب کو حبظہ کیوں نہیں کیا جاتا۔

ملاحظہ ہو والا صابہ (۲۲۸/۳) جس کا عکس صفحہ ۳۶۷ پر ہے

بغض رسول

کسی منذب محاشرہ کے ارتقاء کا مطالعہ دو چیزوں سے کیجئے اور یہی دو چیزوں محاشرے کے تصدیقی راستوں کا تھیں کرتی ہیں ایک ہے زیان اور دوسرا اوزار۔ اور اسی لئے محاشرے کی تصدیقی ملاجیتوں کا اندازہ مادی طور پر تو ان میکاگی اوزاروں سے ہوتا ہے جو کسی قوم میں مستغل ہوں اور روحانی طور پر ان لفظوں سے ہوتا ہے جو معاشرہ

حضرت معاویہ پر شراب نوشی کا الزام

۱۔ مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۲۷ میں مطبوعہ مصریں ہے عبد اللہ بن بریرہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد ایک مرتبہ معاویہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہمیں قالین پر بخایا پھر کھانا لایا گیا اور ہم نے کھایا پھر ہمارے پاس شراب لائی گئی اور معاویہ نے پی لی اور انہوں نے میرے والد کو بھی دی وہ کہنے لگے جب سے شراب کو جناب رسول اللہ نے حرام قرار دیا ہے میں نے کبھی نہیں پی۔

۲۔ ابن حجر نے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن بن سکل انصاری نے حضرت علی بن ابی زینہ میں جنگ کی جبکہ شام پر معاویہ کی حکومت تھی۔ ان کے پاس سے شراب کے مشکنے گزرے تو انہوں نے نیزے سے سب مشکنزوں کو پھاڑ دیا۔ اور غلاموں سے ان کی لڑائی ہوتی۔ جب معاویہ کو یہ خبر طی تو انہوں نے ان لڑکوں سے کہا اس کو چھوڑ دیں اس کی عصی کرنے کیور ہو چکی ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہرگز نہیں میری عصی تو درست ہے مگر ہمیں رسول اللہ نے من فرمایا ہے کہ ہم اپنے شکمتوں اور مشکنزوں میں شراب داخل کریں۔

یہ روایت الاصابہ فی معرفۃ الصحابة جلد ۲ ص ۳۰۱ مطبوعہ مصریں ہے۔ لیکن کس قدر افسوس ہے کہ جس معاویہ کو کاتب وقی اور خال المومنین کے القاب سے نوازا جاتا ہے مگر ان کے متعلق عرب ممالک سے ایسی کتب کیوں درآمد ہو رہی ہیں جن میں ان کو "شراب نوش" لکھ کر صرف ان کی کدار کشی کی جا رہی ہے۔ بلکہ ایسی روایات سے تو بیو انہوں میں بے راہ روی فروغ پا رہی ہے۔ ایسی کتاب کی درآمد منوع قرار کیوں نہیں دی جاتی۔ عکس آگے ملاحظہ ہوں۔

الاصابہ فی تیز الصحابة شاب الدین ابن حجر عسقلانی

صحابہ کرام کے بارے میں غلظت مواد پر مشتمل ہے

"خالد بن ولید پر بد کاری کا الزام"

الاصابہ میں حضرت مالک بن نوریہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ صحابی تھے ان کو آنحضرت

استھان کر رہا ہے۔ جب ہم اپنے معاشرہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو معاشرہ میں جس جگہ کی جس سے زیادہ گمرا نظر آتی ہے وہ مذہب ہے جس میں مختلف فرقے ہیں۔ ہر فرقہ کے علماء اپنے فرقہ کے صورت گراور عکاس ہوتے ہیں۔ اول تمنہ مذہب میں فرقہ داریت کی کوئی صحابش مرے سے ہے یہ نہیں۔ اور اگر کسی فروغی یا معمولی فقیحی اختلاف کے حوالے سے کوئی فرقہ معرض وجود میں آئی گیا ہے تو اختلاف علی سطح کے ہیں جو عالموں کے درمیان ہی رہنے چاہئیں لیکن جب کسی فرقہ کا عالم اس اختلاف کو عوامی سطح پر لے آئے یا عوام کو اس کے عقائد کی بنیاد پر دوسروں سے لڑائے کی کوشش کرے یا تشویق دلائے تو سمجھ لجھے کہ اب یہ اختلاف علی سطح میں بلکہ اس میں مقادیات بھی شامل ہو گئے ہیں۔ اب خواہ یہ مقادی دولت کے لئے ہو یا شریت کے لئے اقتدار کے لئے ہو یا منصب کے لئے لیکن قائل نہ ملت ہے۔ وطن عزیز پاکستان میں یہ اختلاف آل سعود کی کوششوں کا نتیجہ ہے تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والے اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ عبد الوہاب نجدی کی تحریک سے پہلے اسلام میں یہ اختلاف اتنے شد و مدد سے نہ تھے اسلام کے صرف دو بڑے فرقے تھے ایک شیعہ جس نے اپنی ہدایت کے لئے حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیتؐ کی طرف رجوع کیا اور دوسرے سنی جس نے اپنی رہنمائی کے لئے اصحاب رسولؐ سے مدد حاصل کی۔ ان دونوں فرقوں میں علی و فقہمی اختلافات تھے لیکن ایک دوسرے پر کفر کا اغراہ بھی نہیں لگایا۔ لیکن ۱۹۴۳ء میں شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے جزیرہ العرب میں جب اپنے نئے دین کا برطانوی سامراج کی مدد سے اعلان کیا تو مسلمانوں کی فرقہ داریت میں اضافہ ہونے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے دبائی، بمانی، احمدی، پوریزی، چکڑالوی، اور بست سے فرقہ وجود میں آگئے۔ اور فرقہ دارانہ اختلافات پڑھنے لے گئے۔ لیکن جو فرقہ سب سے زیادہ مسلمانوں میں بد عقیدگی پھیلا رہا ہے اور مسلمانوں میں پرشان نظری اور پرشان نظری میں اضافہ کر رہا ہے وہ دبائیت ہے۔ جس کو آل سعود اور در پر وہ امریکہ و برطانیہ کی آشیانیوں میں حاصل ہے اور روپے پیسے کی ریلیں پہلی ہے۔ لہذا بر صیریاک وہند میں خصوصی طور پر دبائی تحریک ارتقاء پذیر ہے اور یہ نجدی تحریک دبائی جماعت اسلامی اہل حدیث، دیوبندی، توحید کیمیازی، چکڑالوی، سوا واعظم، تجیت علماء اسلام، فضل ارجمند گروپ،

تبیقی جماعت، درخواستی گروپ، سعی اللہ گروپ اور سپاہ صحابہ سب نجدی تحریک ہی کی شاخیں ہیں۔ رہ گئی جمیعت علماء پاکستان تو اس کا بھی ایک گروپ جس کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی ہیں جمیعت علماء اسلام کے ساتھ یکان وقا یاندھ پہلی ہے اب رہ گئی ڈاکٹر پروفیسر طاہر القادری، مولانا عبدالستار حجازی اور ان کی پارٹی تو اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کب تک وہ امن رسولؐ سے دامت رہتے ہیں۔ رہ گئے شیعہ تو وہ کسی حالات و حادث کی پیداوار ہیں نہ نظری طور پر اس قدر یتیم الحفل اور نہ ہوا وہوس کے تماں و ملکیت و شہادی کے دسازیں عشق رسالت تائبؐ اور اہل بیتؐ انہیں ورنے میں ملا ہے اور اس جرم بے گناہی میں چودہ سو سال سے محتوب دیوار زندگی سے دار تک انہیں اپنے موقف سے نہ کوئی ہٹا سکا ہے نہ داؤ دہش انہیں ہٹا سکے گی، شہادت ہماری میراث ہے اور ہمارے پاس حق اہل بیتؐ و رسولؐ کی دولت ہے اور جس کو یہ دولت اصیل ہو ہو کائنات کی کوئی خوشی اور کوئی دووات لے کر کیا کرے گا۔ تھیں رسالتؐ کا یہ سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے یہ اور بات ہے کہ سادہ لوح مسلمان اس کا شور نہیں رکھتے۔ ہم ذیل میں سپاہ صحابہ کے نہجہ و عقائد پر روشنی ڈالتے ہیں اور اگر ان کے یہ عقائد نہیں ہیں، یا انہیں ان عقائد سے اختلاف ہے اور وہ نجدی نہیں تو یہ عقائد عبد الوہاب نجدی کے ہیں۔ لہذا وہ انہیں کافر قرار دیں اور تمام نجدیوں کے قتل کو جائز قرار دیں اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو وہ اہل سنت کا نام استھان کر کے مسلمانوں کو دھوکا ان دیں۔ خواہ وہ سوا واعظم کا روپ دھار لیں یا سپاہ صحابہ کا ان سے نجدیت کی بدروپ چھپائے نہیں چھپتی۔ اور یہی نجدیت انہیں بغرض رسولؐ اہل بیتؐ اور شیعہ دشمنی پر اساتی ہے۔

کیونکہ جب تک رسولؐ اہل بیتؐ کی شخصیت و کروار باقی ہے اسلام کی تعلیمات باقی رہیں گی۔ اور جب تک اس دنیا میں شیعہ باقی ہیں وہ اسلام کی تعلیمات کو حقیقی دعا و مفہوم کے ساتھ پیش کرتے رہیں گے اور رسولؐ اہل بیتؐ میں یاد بھی مناتے رہیں گے اسلام کی احتسابی گلزار کے امین ہونے کی وجہ سے وہ دنیا کے تمام اسلام دشمن طاقتلوں کی آنکھیں لکھ کر رہے ہیں۔

ذیل میں ہم شیخ محمد عبد الوہاب نجدی کے خیالات و افکار و عقائد اپ کی خدمت میں

پیش کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے انجمن سپاہ صحابہ یا سواد اعظم ان ہی عقائد کے امین و پرچارک ہیں۔

(۱) محمد عبد الوہاب نجیدی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "طارش" کہا کرتا تھا اور نجیدی لفظ میں طارش چھٹی رسال یا اپنی کو کہتے ہیں۔

(۲) قصہ حدیبیہ کے بارے میں کہا کرتا تھا کہ اس میں اتنے جھوٹ بولے گئے ہیں۔؟

(۳) عبد الوہاب نجیدی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کو سخت ناپسند کرتا تھا اور درود شریف سننے سے اس کو تکلیف ہوتی تھی۔

(۴) جسد کی رات کو درود شریف پڑھنے اور بیٹا روں پر بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کو منع کرتا تھا اور جو شخص اس طرح درود شریف پڑھتا، اس کو سخت تکلیف دہ عذاب دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک خوش الخان نامیہ موزون کو اس نے درود شریف پڑھنے کے برم میں قتل کر دیا۔

(۵) عبد الوہاب نجیدی کہا کرتا تھا کہ کسی فاحش عورت کو کوئی پرستار بجانے سے اس قدر گناہ نہیں ہے جس قدر گناہ مسجد کے بیٹا روں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ہے اور اپنے اجتیح کرنے والوں اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ اس طریق کار سے توجید کی جائیت ہوتی ہے۔

(۶) اس کے بعد تین افغان میں سے ایک یہ فعل ہے کہ اس نے دلائل الخیرات اور دوسری درود شریف پڑھنے والی کتابوں کو جلوادیا اور ان کتابوں کے پڑھنے کو بدعت قرار دیتا تھا۔

(۷) اس نے فتح تفسیر اور حدیث کی کتابیں جلوادی تھیں۔

(۸) اس نے اپنے متبعین میں سے ہر شخص کو قرآن کریم کی اپنی رائے سے تفسیر کی اجازت دی دی تھی۔

(۹) جو آیات قرآن کریم مخالفین اور مشرکین کے بارے میں نازل ہوئیں ان کو مسلمانوں پر منطبق کرتا۔

(۱۰) شیخ عبد الوہاب نجیدی کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

شفاعت کا مرجب دیا گیا ہے لیکن حضور اکرم اللہ تعالیٰ کے مخصوص اذن کے بغیر کسی شخص کی شفاعت نہیں کر سکتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت طلب کرنا صرف منوع ہی نہیں بلکہ کفر ہے جس کے بعد شفاعت طلب کرنے والے کا قتل کرنا اور اس کا مال اونٹا میاں جا بوجاتا ہے۔

(۱۱) شیخ عبد الوہاب نجیدی کہتا ہے نہ بتوں کو نفع و نقصان پہنچانے کی قدرت حاصل ہے اور نہ انجیاء کو اور دو توں فرق اس امر میں ساوی ہیں (حوالہ کشف الشبهات م ۳۱-۳۲) مید احمد بن زینی و حلان کی شفاعة تاریخ جاز و نجید مفتی عبد القیوم قادری مطبوعہ رضا بھلی کیشور میں بازار دا آتا صاحب لاہور) کافر اور واجب القتل قرار دیا۔ (علام ابن عابدین شاہی متوفی ۱۲۵۲ھ / رد المحتار ج ۳ ص ۳۱۸-۳۲۷)

ظاہر ہے کہ شیعہ اور شیعہ کیا ہر خوش عقیدہ سنی حضور سرور کائنات کی شفاعت کا قائل و طالب ہے مراحت بھی ہماری طرف سے ہو رہی ہے۔ لہذا ہمیں کافر کہنا اور واجب القتل قرار دینا اسی منسوب بلکہ نجیدی دین کی تعلیم کا ایک حصہ ہے۔

توہین رسالت کا مفہوم

حضرت ختم الہمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان نسب و نسب و حسب صفات جلیلہ "او صاف حمیدہ اور آپ کی تعلیمات و اقوال وہدایت کے متعلق ایسی بات کہتا یا لکھتا جس سے عیب و لفظ کر شان تحریر منزالت ہوتی ہو، اسی کسی بھی حرکت کا مرکب شخص یا آپ کی مند احادیث کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے یا آپ کی طرف سے جسمی احادیث بیان کرنے والا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (معاذ اللہ) سب وہ نہ کرنے والا قرار دیا جائے گا۔ اور ایسے شخص کی سزا از روئے شریعت (قتل ہے) اس پر تمام صحابہ کرام، آئمہ ائمہ بیت علم السلام، فقہاء اربعہ کا اجتماع ہے بلکہ یہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور حیات ظاہر میں اور اس کے بعد خلقاء مسلمین کی حکومتوں میں مسلسل محول رہا ہے۔

معاویہ ابن ابی سفیان نے حضرت علیؑ کی توبین کوراچیج کیا

معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے دور میں حضرت علیؑ علیہ السلام کو گالیاں دلوائے کے خل فوج کوراچیج کیا تھی کہ صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۲۸۷ میں ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو حکم دیا کہ تم حضرت علیؑ علیہ السلام کو گالی دو۔ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ مطبعہ اسحاق الطالبی دہلی جامع اتریخی جلد ۵ صفحہ ۵۹۶ داراللکوہ بیروت۔

السنن الکبریٰ الکبریٰ اجلد ۵ صفحہ ۱۰۷ باب الحصائف (بیروت) المستدرک للحاکم
جلد ۳ دارالبازة المکرۃ
صحیح البخاری جلد ۷ صفحہ ۳۵۳ دارالكتب العلمیہ بیروت جدید الاصابہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۲
دارالعجاد الزات العربی بیروت۔

اسنے واضح عوالہ جات اور مستدرک علماء کے اقوال کی روشنی میں یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ علیؑ اصحاب ہیں یا نہیں لہذا جب تک معاویہ کے اس توبین آمیز اقدام کی مذمت شد کی جائے صحابہ کرام کی عزت و ناموس پر جان قربان کردیتے کا فخر و کوکھلا ثابت ہو گا اور اہل بیتؑ کے ناموس کے تحفظ کا محض نفر و نکانا ہرگز کافی نہ ہو گا اور نہ ہی توبین صحابہ پر کسی سزا کے مطابق کا کوئی بواز ہو گا۔

حضرت علیؑ کی توبین پر امام المؤمنین ام سلمہؓ کا معاویہ سے احتجاج

(۱) ابی عبد الرہمیں نے لکھا ہے کہ امام حسن علیہ السلام کی وقایت کے بعد معاویہ نے عذر میں اگر منبر رسول علیؑ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت علیؑ علیہ السلام پر لعن کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت سعید بن ابی وقاص تاراضی کی سوگئے اور کہا کہ اگر تم نے ایسا کیا تو میں بھی مجھ میں نہ آؤں گا حضرت سعید کے انتقال کے بعد معاویہ نے خود بھی منبر پر حضرت علیؑ علیہ السلام پر لعن کی اور اپنے "گورنزوں" حاکموں کو بھی تحریری طور پر اس کا حکم دیا اور انہوں نے ایسا کیا حضرت امام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاویہ کو لکھا "تم مجبول پر اللہ اور اس کے رسول علیؑ علیہ وآلہ وسلم پر لعن کر رہے ہو کیونکہ تم علیؑ ابی طالبؑ پر لعن کرتے ہو اور میں شادت دیتی ہوں کہ اللہ

اور اس کا رسول علیؑ علیہ وآلہ وسلم حضرت علیؑ علیہ السلام سے محبت کرتے تھے۔"

مگر معاویہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

حوالہ (العقد الفريد جلد ۵ صفحہ ۱۰۸) مکتبہ الریاض (المحدث)

(۲) ابن کثیر نے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ جدیلی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا تمہارے بیان رسول اللہ علیؑ علیہ وآلہ وسلم پر سب وہ ستم کا رہنمائی کیا جا رہا ہے؟ میں نے کہا مجاز اللہ! ایسا تو نہیں ہوتا تو انہوں نے فرمایا میں نے خود جتناب رسالت تابؓ سے سنائے کہ جس نے علیؑ علیہ السلام پر سب کیا اس نے بھجو پر سب کیا۔

(حوالہ البدایہ الشاریہ ابن کثیر جلد ۷ ص ۳۶۷)

توبین علیؑ پر معاویہ کے خلاف دیگر صحابہ کرام کا احتجاج مصری اسکالر محمد

ابوزہرہ کا بیان

معاویہ نے اپنے عمد خلافت میں ایک بدترین سنت کو ایجاد کیا ہو ان کے بیٹے بیزید اور ان کے بعد آئے والے خلفاء میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے نامے تک باقی رہی وہ سنت قیحی یہ تھی کہ خطبہ پڑھنے کے بعد حضرت علیؑ پر لعنت بھیجی جاتی تھی جو صحابہ اس وقت بقید حیات تھے انہوں نے لعنت و حکارت کی لگائے ویکھا اور حضرت معاویہ اور دیگر خلفاء کو منع کیا۔

حوالہ اسلامی مذاہب محمد ابوزہرہ ترجیح پروفیسر غلام احمد دری ہی ص ۲۲ مطبوعہ ملک سفر کارخانہ بازار فیصل آباد۔

یہ بعض رسولؐ نہیں تو اور کیا ہے کہ ان کے اہل بیتؑ پر علم بھی کیا جائے اور تمہارا کسی مسلمان میں جرات نہیں کہ وہ معاویہ کے اس اقدام کو غلط کے ایسی تمام غلطیوں پر اجتہادی غلطی کا پروہ ڈالنے والے۔ بعض رسولؐ کو یہ کہ کرچھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ شیعہ صحابہ کو برداشتے ہیں جبکہ حقیقت صرف یہ ہے کہ شیعہ اہل بیتؑ کو مانتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود شیعوں پر ایک قریبی تحدیت چلی آرہی ہے کہ یہ لوگ صحابہ کرام پر سب وہ ستم کرتے ہیں اس کی وجہ امام اہل سنت عبدالرحمن بن جوزی نے اپنی

تاریخ العظیم فی تاریخ الامم میں یہ لکھی ہے حکومت جب کسی شیعہ کو اس کے نزدیک
کی وجہ سے سزا دینے کا ارادہ کرتی تھی تو حضرت علی علیہ السلام کا نام لینے کے بجائے سزا
دنیے کا سبب یہ بیان کیا جاتا تھا کہ یہ شخص حضرت ابو بکر و حضرت عمر رض و شتم کرتا
تھا۔

حوالہ (الصلحاء المنشئ نظر الشیعہ صفحہ ۶۶ طبع مصر)

جبکہ مستند ترین حدیث حضرت ابن عباس اور اموی خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے توہین
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سزاۓ موت کا فیصلہ صادر کیا ہے نہ کہ توہین صحابہ
پر۔ ذیل میں ہم ہر دو حضرات کا فتویٰ آپ کی نذر کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ یہ دو
اور واقعات پیش کر رہے ہیں جس سے آپ بخوبی انداز لگائے ہیں کہ حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توہین صحابہ پر نکفر کا فتویٰ لگایا اور نہ قتل کا حکم دیا۔

حضرت ابن عباس کا فیصلہ

حضرت ابن عباس سے متعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
من سب الانبیاء قتل و من سب اصحابی جلد۔

"جس نے انبیاء میں سے کسی نبی پر سب و شتم کی اس کو قتل کیا جائے گا۔ اور جس
نے صحابہ پر سب و شتم کی اس کو درے مارے جائیں گے۔"

شارحنن نے لکھا ہے کہ انبیاء کا گستاخ مرد ہو جاتا ہے اور صحابہ کے حق میں
گستاخ اگرچہ گناہ کبیرہ ہے مگر جہور کا نذہب یہ ہے کہ اس کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ
تعزیر جاری کی جائے گی۔ (السراج المنیر جلد ۳ ص ۳۶۳ طبع مصر)

حضرت عمر بن عبد العزیز اموی کا فیصلہ توہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر سزاۓ موت ہے نہ توہین صحابی پر!

حضرت عمر بن عبد العزیز کو کوفہ سے ان کے عامل نے لکھا ہے کہ مجھے ایک ایسے شخص
کے بارے میں مشورہ دیں جس نے حضرت عمر بن خطاب کو گالی دی ہے کیا میں اس کو
قتل کر دوں؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ کسی بھی مسلم شخص کو کسی کو گالی دینے کی بنااء

پر قتل کرنا جائز نہیں ہے سوائے اس شخص کے جس نے جتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو گالی دی ہو۔ جو ایسا کرے گا اس کا خون حلال ہے۔
ماحدہ ہو قاضی عیاض کی کتاب الفتاوا جلد دوئم۔

ابن سعد نے الطبقات الکبری میں لکھا ہے کہ: "عبدالحییہ بن عبد الرحمن نے
حضرت عمر بن عبد العزیز کو لکھا کہ ایک شخص آپ کو گالیاں دیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ
اس کی گردوس مار دوں آپ اپنی رائے بیان فرمادیں۔ انہوں نے لکھا اگر تم نے اس
شخص کو قتل کیا تو میں تم کو قصاص میں قتل کر دوں گا صرف حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے پر کسی کا قتل جائز ہے ورنہ نہیں تم اس شخص کو یا قید کرو یا رہا
کر دو۔"

حضرت عمر بن عبد العزیز کا کرتے تھے کہ: "کسی کو کسی پر سب و شتم کرنے کی وجہ
سے قتل کرنا جائز نہیں سوائے جتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔"

حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص کو تین کوڑے مار کر سزا دی جو معاویہ بن
ابی شیان کی توہین کر رہا تھا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے صحابہ کرامؐ کا آپس
میں لڑنا اور تھپڑا اور جوتے مارنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
صلح کرنا

امام بخاری اور سلم نے روایت کی ہے کہ آنحضرت کو کہا گیا کہ وہ عبد اللہ ابن الی
کے پاس تشریف لے جائیں پس حضور گدھے پر سوار ہو کر صحابہ کے ساتھ اس کے پاس
پہنچنے تو اس ملاقی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ مجھ سے دور ہو جائیں بخدا
آپ کے گھر سے کی پڑو نے مجھے انتہ دی ہے ایک انصاری صحابی نے اس کو کہا حضور
کے گھر سے کی خوشبو تھے زیادہ پا کیزہ ہے اس پر ایک صحابی نے ہم قوم ہونے کی بنااء پر
عبد اللہ ابن الی کی حمایت میں غصہ دکھایا اس سے ان کی آپس میں لڑائی ہو گئی اور
چھڑوں تھپڑوں اور جوتیوں سے ایک دوسرے کو مارا چینا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کی سلح

گردیں۔

وسلم کو حب صحابہ کی آڑ میں چھپائے کی تاکام کو شش کر رہے ہیں اور عظت صحابہ "حب صحابہ" عزت صحابہ اور ناموس صحابہ کی جس قدر رت لگائے ہوئے ہیں اس کا مقصد مسلمانوں کو ذہنی طور پر تخارک رکھنا ہے کہ صحابہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی افضل تھے۔ وگرنہ صحابہ کرام کی عزت و محکم سے کس کو انکار رہے ان کی بھتی بھی تعلیم کی جائے کم ہے مگر صحابہ کی جو تعریف اور معیار ہمارے سامنے پاہ صحابہ پیش کرتی ہے اسے کوئی بھی ذی شعور تعلیم نہیں کرے گا۔ لیکن کاش ہجاتین کا یہ نعروہ کی صداقت پر منی ہوتا پاہ صحابہ کی یہ لوث مار یہ قتل و غار مجرم یہ عبادت گاؤں پر جلتے یہ گھروں اور کاروباری سڑاک کو نذر آٹھ کرنا یہ بحک و بحیث یہ مسلمانوں کے خلاف قتل کے فتوے اور ان کی چنان و مال و عزت آبرو کو مباح قرار دینا اسکے صحابہ کی سنت ہے اور اگر کسی صحابہ کی یہ سنت ہے بھی تو ہم ایسے صحابہ کو نہیں مانتے جس کی تعلیم اسلامی تعلیمات کے منافی اور جس کا کودار اس وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منافی ہو اگر ایسے صحابہ کو جس کی پاہ پیش و ر تعالیٰ اور دوست ہوں نہ مانا کفر ہے تو یہ شک ہم کے لئے کافر ہیں۔ ہم تو حضرت ختمی مرتبہ مجرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت کرام علیم السلام کے ماننے والے ہیں جو دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے جس نے زخم کھا کر بھی دھن کو پدد و عاند وی جس نے اپنے قاتل کو بھی جام شیر پایا، جس نے حقائق انسانی کے لئے پوری زندگی جدوجہد کی جس نے غیر مسلمون کی غیرت آبرو و مال و اسیاب کی خانقت کی اور اپنے کدار و عمل سے اسلام کی تحریخ ووضاحت کی۔

صحابہ کی تعریف

صحابی کی جمع صحابہ ہے۔ لفظی معنی سبق، ساتھی ایک ساتھ زندگی گذارنے والے یا صحبت میں رہنے والا۔ اسلامی اصطلاح میں صحابی سے مراد آنحضرتؐ کے سبق سے ہے۔ صحابی وہ بزرگ ہستی جس نے حالت ایمان میں حضرت مجرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو اور اسلام پر ایمان کی حالت میں وفات پائی۔ وہ لوگ جن کی زندگی اس اعزاز کے ساتھ بہرہوئی وہ اصحاب صحابہ کہلاتے ہیں صحابی کے زمرے

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر صحابہ کی توبین پر شریعت میں کوئی حدیث تعریز واجب یا مقرر ہوتی تو حضورؐ ضرور اس کو جاری فرماتے گراں سے ثابت ہے کہ اگر مومنین غلط فہمی میں توبین صحابہ کریں تو ان میں صحیح مصالحت کرنا ہی سنت نبوی ہے۔ حوالہ جات بالا کے لئے صحیح تخاری اور صحیح مسلم کے مختلف صفات ملاحظہ ہوں۔

ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو برادر حضرت ابو بکرؓ کی توبین کرتا رہا اور حضورؐ مسکراتے رہے

امام احمد بن حبل نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت ابو بکرؓ کو گالی دتا رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر خوش ہوتے رہے اور مسکراتے رہے جب اس نے زیادہ زبان و رازی کی تو حضرت ابو بکرؓ نے اس شخص کی روکر دی آنحضرتؐ غصہ میں اٹھ کر لے ہوئے اور چل دیئے حضرت ابو بکرؓ نے جالیا اور کما حضورؓ وہ بھی گالی دتا رہا تو آپ بیٹھے رہے جب میں نے اس کی روکی تو آپ ناراض ہو گئے اور اٹھ کر لے ہوئے حضورؓ نے فرمایا اے ابو بکر جب وہ تمیں گال دے رہا تھا تو ایک فرشتہ تمہاری طرف سے اس کی روک رہا تھا اور جب تو نے خود روکر دی تو شیطان آیا اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکا اس حدیث سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ اگر توبین صحابی پر واجبی سزا حدیث تعریز ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ضرور سزا دیتے۔

لہذا یہ حقیقت عیاں ہو گئی کہ زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں توبین صحابہ پر کوئی شرعی حد مقرر نہ تھی اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حب مصلحت اس پر تعریز محتول ہے۔

حب صحابہ

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ہم پر صحابہ کی توبین کی حقیقت بالکل اسی طرح ہے جیسے انہوں پاہ صحابہ کی صحابہ سے محبت۔ یہ لوگ بعض رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمرے

میں شامل ہونے کے لئے تین شرائط موجود ہیں۔ ۱۔ آپ پر احتمان ۲۔ اسی احیان کی کیفیت میں آپ سے ملاقات۔ ۳۔ اسلام کی حالت میں وفات۔ ان میں سے کوئی ایک شرط بھی اگر پوری نہ ہوتی ہو تو صحابی کمالے کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں نے ملاقات کی جگہ روایت (دیکھنا) لکھا ہے مگر یہ جامع و مانع نہیں۔

حوالہ اسلامی انسائیکلو پیڈیا۔ سید قاسم محمود صفحہ ۹۸

قرآن مجید کا تصویر صحابیت

مسلمانوں کا ایک مخصوص زاویہ تھا، رکھنے والا طبقہ صحابہ کے نقص کا علی الاطلاق قائل ہے یعنی ان کے ہر فرد کو تختیم سے بالکل اسی طرح بالاتر سمجھتا ہے جس طرح انبیاء مسلمین مالا تک قرآن نے صحابہ و صحابیت کی جو تاریخ پیش کی ہے وہ ان کو اس معیار و نقص کے لائق نہیں کروانی "حضرت موسیٰ" حضرت نوح اور ویکر بے شمار انبیاء کرام کو اپنے اصحاب کے ہاتھوں مصائب جھیلنے پڑے۔

قرآن کرم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کے جو خاکے کھینچنے ہیں اور ان کی جوشان بیان کی ہے۔ اس سے رسول کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کیسے لوگ تھے جن میں آپ کی بخشش عمل میں آئی تھی۔ اخلاق اتنی کا بھیجا گئی نہیں ان کے سامنے تھا مگر پھر بھی ان کے دلوں پر اثر نہ ہوتا تھا۔ قرآن کرم میں جا بجا ان کے کدار پر روشنی ڈالی ہے۔ جسے ہم ذیل میں آپ کے مطالعہ کے لئے ہدیہ کر رہے ہیں۔

آیات قرآنی میں صحابہ کے خدو خال

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْقُولُ أَمْنَا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ○
يَعْدَنَاعُونَ اللَّهَ وَالنَّبِيَّ إِنْهُوَا وَمَا يَعْدُنَاعُونَ إِلَّا أَنفُسُهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (سورہ البقرۃ ۹)

ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو من سے توکتے ہیں کہ ہم اللہ اور روز آخر پر احیان لائے حالا تک وہ مومن نہیں ہیں وہ تو اللہ اور صاحب احیان لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں فی الحقیقت وہ اپنے اسی کو دھوکا دیتے ہیں کہیں وہ شور نہیں رکھتے۔

(۲) ان کی عبادت کے متعلق فرمایا۔

وَالْفَارِارِ تِجَارَةً أَوْ لَهُوَ النَّفْصُ وَالْأَهْوَاءُ وَتَرْكُوكَ قَانِمًا طَ قَلْمَاعَنَدَ اللَّهِ خَيْرٌ
مِنَ اللَّهِ وَمِنَ التِّجَارَةِ طَ وَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّزْقُنَ (سورہ جمہ ۱۰-۱۱)

"وہ لوگ جب کسی تجارت یا مشغولی کی پیچر کو دیکھتے ہیں تو وہ اس کی طرف دوڑتے کے لئے تکھر جاتے ہیں اور آپ کو کھرا ہوا چھوڑ جاتے ہیں آپ فرمادیکھتے کہ جو پیچر خدا کے پاس ہے وہ ایسے مشغلو اور تجارت سے بدر جا بہتر ہے اور اللہ سب سے اچھا روزی پہنچانے والا ہے۔"

اس آیت کی تفسیر میں علامہ زمخشری فرماتے ہیں کہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھاتے تھے تو کئی وفہ ایسا ہوا کہ جی خطبہ پڑھ رہے ہیں اتنے میں کوئی قادر مال تجارت لے کر تالیاں پچاتا تال شوگنگا پہلوچ جاتا تو لوگ اس خوف سے کہیں دوسرے نہ خرید لیں رسول اللہ کو پچھوڑ کر پڑے جاتے محدودے چڑھاتی رہ جاتے تھے۔ آنحضرت نے جب یہ حالت دیکھی تو ارشاد ہوا۔ اگر ب پڑے جاتے تو اللہ اس وادی کو آگ سے بھر دتا۔

(تفسیر کشاف، طبع مصروف جلد ۳ صفحہ ۳۵۹)

اس طرح صحابہ کی زکوٰۃ کے متعلق سورہ توبہ میں ۷۵ آیات کے متعلق سورہ احزاب ۱۹ بحث پر رسول کے متعلق سورہ آل عمران، سورہ توبہ، سورہ جراثیت اور سورہ لہمان میں بندگ گدگ اصحاب کے کدار کے بارے میں قرآن نے بیان کیا ہے۔

قرآن کے بعد حدیث کی باری آتی ہے جس میں ایسے اصحاب کا بھی ذکر ملتا ہے جو حوض کو تر پر تقدیر آئیں گے۔ مگر ایسے ہی تقدیر جنم میں دھکیل دیئے جائیں گے۔

اصحابی کا النجوم

(میرے اصحاب ستاروں کی مانندی ہیں)

یہ من گھڑت حدیث اموی حکیم میں ڈھالی گئی ہے، حکومت شام نے زر خریب محمد شیخ دے بے ضیر مفتیوں کو ایسے بے سرو و نتوے اور من گھڑت حدیثوں کو تیار کرنے کے لئے لاکھوں درہم و دنار خرچ کئے اور اپنی فتحیت پر سے الزمات کو دور کرنے اور

استادہ راحمی "اعضو عن ابی صالح عن ابی ہررہ اس کے استاد میں جعفر بن عبد الواحد
الشافی، ابو ذر الغدیری، ابو مکر الیزار کو ابن حرم نے باطل قرار دیا ہے اور اس حدیث کو
جمعونا قرار دیا ہے۔ ابن قم نے اپنی مشورہ کتاب اعلام المؤمنین نے جلد دوم میں تقدیم
کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے اس حدیث کی تردید کی ہے اور کہا کہ یہ حدیث جس کی
روایت الاعضم نے کی ہے اس کی کوئی بات ثابت نہیں ہے۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا
کہ صحابہ میں توہست اختلاف پایا جاتا ہے تو انکی حالت میں اصحابی کا لفظ و الم آیت پر
ہست اعتراف ہو گا۔ لہذا ایک جھوٹ کی تائید میں وہ سرا جھوٹ یہ گھڑا گیا کہ اختلاف
اصحابی رحمت۔ اس حدیث کو تذکرہ الواقعین میں محمد طاہر بن علی الفقی نے رد کر دیا
ہے۔ ایک اور حدیث جس کا پیدا شown ہے۔

"سب اصحابی ذتب لا يغفر" ابن قم نے لکھتے ہیں (واضح ہو کہ نجدهی فہب کی
بیان دین تہذیب کی تعلیم کا نتیجہ ہے)۔ ایک حدیث ہے کہ میرے صحابہ پر سب کنا ایک
ایسا گناہ ہے جس کی کوئی بخشش و مفترت نہیں ہو سکتی۔ یہ آخرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پر جھوٹ باندھا گیا ہے کیونکہ اس تعالیٰ فرماتا ہے اللہ شرک کی بخشش نہیں کرتا اور
 اس کے علاوہ جس کو چاہتا ہے بخشش دیتا ہے۔

حوالہ کتاب علم الحدیث ابن قم نہیں سخن ۵۲۱ مطبوعہ جیودت۔

اممان والوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت انکی بیش بہا
نوت ہے جس کی قدر و قیمت کا اندازہ بتانا بھی لگایا جائے کم ہے لیکن جن کے دل اممان کی
دولت سے غالی ہوں ان کے لئے یہ بیش بہادولت بالکل بیکار ہے۔ لہذا ایسی مثالوں کی
کی نہیں کہ لوگ رسول کی محبت سے سرفراز ہونے کے باوجود اسلام سے مرد ہو گئے۔
ان میں سے بعض نے رسول اور اس کے پیغام کے خلاف مجاز قائم کیا۔ ان میں سے
بعض کو رسول اللہ نے قتل کرایا اور بعض کو بدعا میں دیں۔ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ رسول
اللہ نے حدیفہ کو منافقین کے نام بتادیئے تھے چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایک بار اپنے عمد
غلافت میں حضرت مذیفہ بیانی سے دریافت کیا کہ کیا میرے غال میں بھی منافق ہیں۔
مذیفہ نے جواب دیا کہ ہاں ہیں۔ حضرت عمر نے نام پوچھتے تو آپ نے نام بتانے سے
انکار کیا۔

محمد آل محمد کی رد کے لئے حدیوں کی ایک عکس قائم کی ہوئی تھی۔ جہاں ابو ہررہ مجھے
محض شہنشاہ پیدا ہوئے لیکن انتظام قدرت بھی بیکی ہے ہے جہاں لوگوں کے ذہنوں سے
قرآن و حدیث محو ہو چکی ہو اور وہ اونٹ اور اونٹ میں فرق نہ محسوس کر سکتے ہوں۔ بدھ
اور بحدیث امتیاز نہ رہا ہو۔ وہیں ابو علی مدائنی جیسے شخص سے لکھوا دینے والی ہے وہ
انعام و اکرام نہ تھا۔ بلکہ زور حق تھا۔ شام کی تہرہ تازہ فہماں حضرت ابوذر غفاری
جیسے صحابہ حضرت کے پیغمبر بنے ہوئے تھے۔

اس میں شک نہیں کہ صحابہ کا مرتبہ بڑا ہے لیکن یہ کہنا کہ ہر صحابی فردا فردا بالآخر ظاہر
عمل و تقویٰ قابل احترام بلکہ قابل تقدیم ہے، صحابیت کے تصور کو حد سے بڑھانا
اور اسلام کے مسلم اصول سے تجاوز کرنا ہے اتنا یہ ہے کہ صحابیت کے اس مطلوب تصور
کو عکسال بنانے کے لئے لوگوں نے احادیث گھوڑی ہیں۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف سے ایسے اتوال منسوب کردیے گویا کہ ہر صحابی کو آپ نے
محضویت کا سریٹیکٹ دیا ہو۔ اسی قم کی ایک حدیث "اصحابی کا النجوم ہا یتم
اقتنیم اهتلکتم" (میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی بھی
اقدا کر لو گے ہدایت پا جاؤ گے) یہ حدیث اتنی مشور ہے کہ اہل سنت میں زبان زد ہو گئی
ہے۔ اور بعض علمائے کرام اس کو بیان دیا کہ عامة المسلمين کو دور غلطات ہیں اور دھوان
دھار تقریب کرتے ہیں۔

ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب التلخیص العجیب تحریخ احادیث الرافعی الکبیر میں
اس حدیث کے روایوں پر بحث کرنے کے بعد بتایا ہے کہ یہ موضوع حدیث ہے۔ یہ
حدیث مختلف طریقوں سے آتی ہے مثرب طریقہ کمزور ہیں اس کے ایک روایی خرۃ
البعصی عن فاضل بن عمر ہے ابن حجر لکھتے ہیں "جزء ضعیف عقادہ" (جزء بہت ضعیف ہے)
دوسری روایی جیبل بن زید عن مالک عن جعفر بن محمد بن ابی عن جابر ہے۔ اس
طریقہ سے دارقطنی میں ہے ابن حجر لکھتے ہیں۔ "جیبل لالعرف ولا اصل ر"
(جیبل غیر معروف ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں) تیرا سلسلہ برداز کا ہے اس نے
عبد الرحیم بن زید الائٹی عن ابیہ عن سعید بن العسکر عن عرب کے سلسلے میں روایت کی
ہے، مگر ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس سلسلے میں عبد الرحیم کذاب ہے، اسی طریقہ سے

کو شرپ وارد ہوتے یہاں تک کہ میں انہیں پہچانوں گا تو وہ میرے پاس سے دور ہو جائیں گے تو میں کہوں گا کہ اے میرے اصحاب تو ارشاد قدرت ہو گا کہ آپ کو نہیں خبر کر انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلایا؟

جس زمانے میں حضور سرور کائنات نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھے والوں کو یہ اندازہ بھی نہ ہو سکتا تھا کہ بعد رسول اصحاب رسول کیا گل کھلا تھیں گے مگر آج ہمارے سامنے وہ تمام واقعات تاریخ کے دامن میں محفوظ ہیں کہ بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب نے وہ کارنامے انجام دئے کہ آج اسلام کی شناخت مشکل ہو گئی ہے۔

○ کیا حضور سرور کائنات نے اصحاب کے متعلق بھی یہ فرمایا ہے کہ میں تم میں دو گمراں قدر چیزوں پھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرا میرے اصحاب اگر تم ان دونوں سے تمسک رکھو گے تو بھی گمراہ نہیں ہو گے اور یہاں تک کہ میرے پاس حضور کو شرپ پہنچ جاؤ گے۔ مگر حضور کی کوئی ایسی حدیث نہیں ملتی لیکن حدیث حوش ضرور ملتی ہے جس میں اصحاب کی نہ موت ہے۔

○ کیا ہر صحابی کو بلا حاظ و رجہ ایمان و کوار و عمل اور علم و تقویٰ قابل تقلید و لائق احراام سمجھا جا سکتا ہے۔

○ کیا احمد والے اصحاب اصحاب پدر کے مقابلے میں ہو سکتے ہیں۔ کیا فتح مکہ اور فتح فتح کے مسلمان برابر ہو سکتے ہیں اور اگر ہو سکتے تو حضور کو فتح مکہ کے بعد کے مسلمانوں کے لئے طلاقاء کا قتب نہ دینا پڑتا۔

○ کیا عبد اللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ تو کیا وہ صحابی ہے؟

○ کیا حکم کو آنحضرت نے مدینہ سے نہیں نکالا تھا کیا انہیں بھی صحابی سمجھا جائے؟

○ کیا حضرت ابوزر غفاری صحابی نہ تھے انہیں کس جرم میں کس صحابی۔ بلا وطن کیا؟

○ کیا حضرت جبراہ بن عدی صحابی نہ تھے کیا ان کا قاتل صحابی ہو سکتا ہے؟

○ کیا امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کا قاتل صحابی ہو سکتا ہے؟

○ کیا حضرت محمد ابن ابی بکر صحابی و صحابی زادہ نہ تھے کیا ان کا قاتل بھی صحابی کمالائے جائے کا مستحق ہے۔

حوالہ احیاء العلوم غزالی جلد ۲ صفحہ ۸۸۔ مدارج و معارج وغیرہ
صحابہ سے متعلق ہم مستند سیر و کتب سے چند واقعات و حقائق پیش کر رہے ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صحابہ پر کیا کیا اڑاکات ہیں اور صحابہ کا کیا کردار ہے اور یہ سب اڑاکات برادران ایمت کی مستند تاریخ و احادیث سے ہم نے نقل کئے ہیں ان میں کوئی بھی کتاب شیعوں کی لکھی ہوئی نہیں ہے اور نہ ہم ان واقعات و روایات پر کوئی تجوہ کر رہے ہیں بلکہ من و عن تکملہ مفتادہ و ماقذف کے ساتھ پیش کر رہے ہیں ہمارا مقصود قطعاً اس سے صحابہ کی توجیہ یا ہٹک کرنا نہیں ہے بلکہ یہ عرض کرنا ہے کہ صحابہ کی توجیہ ہم نے نہیں بلکہ خود آپ کی اپنی مستند کتابوں میں موجود ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم پر توجیہ صحابہ کا ازواج بدستور موجود ہے اصل میں یہ بغرض رسول ہے جو چھائے نہیں پہنچ پ رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کہ صحابہ پر کس کس حتم کے ازواج کس کس نے لائے عقل و شعور و حوش کی دنیا جواب دے!

○ کیا تمام صحابی ہم مرجب ہو سکتے ہیں؟

○ کیا ہر دو شخص صحابی ہے جس نے اسلام قبول کیا اور دور راستہ دیکھا

○ کیا صحابیت و مونیت کو ہم درجہ قرار دیا جا سکتا ہے

○ کیا صحابہ کے متعلق کلم عدول کا ملوكاں سازشی نظریہ عقلی اور منطقی ہے

○ کیا وہ صحابہ جو ایمان لائے اور قرآن نے انہیں منافق قرار دیا ہے، ان کی بیرونی جائز ہے۔

○ کیا سورہ بقرہ کی آنہوں آیت میں یہ ارشاد نہیں ہوا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ إِنَّمَا^۱
بِاللَّهِ وَبِالْأَمْوَالِ الْأُخْرَى وَمَا هُمْ بِمِنْ (ترجمہ) لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ
ہم اللہ اور روزی قیامت پر ایمان لائے مگر وہ مومن نہیں ہیں۔)

○ کیا قرآن پاک کے اصحاب میں پارہ میں پورا سورہ منافقوں ایسے لوگوں کے لئے نہیں آیا۔ کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاک نے یہ ارشاد نہیں فرمایا "لیزدون
عَلَى نَاسٍ مِنَ الصَّحَافِيِّ الْعَوْضَ حَتَّىٰ فَهُمْ اخْتَلِجُو ادُونَىٰ فَلَقُولَا صَحَافِيٍّ
فَيَقُولُ لَانْزُرِي مَا احْدَثَتْ وَبَعْدَكَ میرے پاس کچھ لوگ میرے اصحاب میں سے حوش

○ کیا عبد الرحمن بن حسان کو ایک صحابی نے زندہ قلن خسی کیا؟

○ کیا عبد الرحمن ابن حالد ابن ولید کو معاویہ نے زہر سے بلاک خسی کروایا؟

○ کیا خالد ابن ولید نے حضرت مالک ابن نوہرہ صحابی کو مد ان کے پارہ سو صحابی ساتھیوں کو تاخت شہید خسی کیا کیا خالد بن ولید جیسے قاتل کو بھی صحابی اور لشکر اسلام کا پس سالار کما جائے گا؟

○ کیا خالد بن ولید نے مالک ابن نوہرہ کو شہید کر کے اس کی بیوہ سے اسی شب شادی خسی کی۔ کیا اس صحابی نے اسلام میں عورت کی عزت کے علاوہ پہلی قبیح رسم خسی ڈالی۔ کیا حضرت قاطلہ زہرا بنت سورہ کائنات پر دروازہ گرانے اور آٹلے کر جانے والے بھی اصحاب رسول کمالانے کے مسخن ہیں۔ کیا واقعہ حرمہ کے عرکین بھی اصحاب یہیں کیا صحابہ نے ایک دوسرے کو بر ایجاد خسی کیا۔

○ کیا خانہ کعبہ پر پتھر رسانے والے بھی اصحاب ہیں۔

○ کیا صحابہ نے ایک دوسرے کی کروار کشی خسی کی۔

○ کیا صحابہ پر شراب نوشی کا الزام خسی ہے۔

○ کیا عماریا سر جیسے عظیم صحابی کو معاویہ نے قتل خسی کرایا۔

○ کیا صحابیوں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک کے مقرر گردہ پس سالا کے لشکر میں جانے سے انوار خسی کیا۔

○ کیا اسی ہزار اصحاب کے قتل کا سبب بخندانے والے بھی صحابی کمالانے کے مسخن ہیں۔

ہرگز خسیں اگر ان تمام اصحاب کے اعمال و کروار کو میں اسلام قرار دیا جائے تو کوئی بھی صاحب عشق و باشور انسان ان واقعات کے مطابع کے بعد اسلام کو ایک جامع و ہمہ گیر اور انسانی ذہب قرار خسی دے سکا۔

حضرت عائشہ کا قتل، حضرت علی می شادوت، حضرت امام حسن کی شادوت، حضرت

محمد ابن ابی بکر کی شادوت، حضرت امام حسین کی شادوت اور حضرت ابودزر غفاری

حضرت عماریا سر، حضرت جراحین عدی، حضرت قنبہ جیسے اصحاب رسول کو شہید کرنے والے بھی اگر اصحاب ہیں تو دین اسلام کا خدا حافظ ہے۔

حضرت عائشہ پر توہین صحابہ کا الزام

حضرت عائشہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان کو کافر قرار دیا اور کہ "تم نعشل کو قتل کر دو کیونکہ یہ کافر ہو گیا ہے۔"

نشل ایک بھی داڑھی والا مصری شخص تھا جس سے حضرت عائشہ غیظہ سوم کو تشبیہ دے کر کہا کرتی تھیں۔

حوالہ : (۱) تاریخ طبری ج ۲۱ ص ۲۱۔ مصنف جعفر محمد بن جریر طبری۔ ناشر: رووفہ الاحباب عکس

(۲) اسان الحرب ج ۱۳ ص ۴۸۔ مصنف الامام اخلاف ابن مظہور۔ ناشردار الترازات العربي
توہین قرآن پر مشتمل شرائیز لشکرچ

ملک کے طول و عرض میں قرآن مجید جلانے اور توہین قرآن کے جواز کے حلقہ قبل اعراض مواد طے ہیں اور قرآن سوزی کے جو واقعات رونما ہوئے ہیں، ان کی اصل وجہ بھی وہ خود ساخت روایات و احادیث اور اسیاق ہیں جو دونی کتب میں موجود ہیں۔ ان کتب پر پابندی لگانا اور ان کو تکف کرنا ضروری ہے مگر ایسے واقعات کا انعامہ کے جواز نہ ہو سکے۔

حضرت عثمان پر قرآن سوزی کا الزام

صحیح بخاری جلد دوم باب تجھ القرآن میں ہے:

حضرت عثمان نے قرآن مجید کا ایک متفق علیہ نسخہ پیار کرایا اور اس کی نسخی ہر طرف بھجوائیں اور اس نسخہ کے علاوہ چھتے قرآن موجود تھے، ان سب کو نذر آتش کرنے کا حکم دے دیا۔ حاشیہ فہرست میں ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ایسی کتب کا آٹل میں جلانا جائز ہے جن میں اللہ کا نام لکھا ہو اور طاؤس محدث الہی کتابیں جلا دیتے تھے جن میں بسم اللہ لکھی ہوتی تھی۔ شرح صحیح سلم جلد دوم ص ۲۳۲ میں ہے کہ اس سے ثابت ہوا کہ جس ورقہ میں اللہ کا ذکر لکھا ہواں کو جلانا جائز ہے۔ جیسے حضرت عثمان اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید کے نسخے جلا دیئے اور وہی نسخہ باقی رہنے دیا جس پر

صحابہ کرام کا اجماع ہو چکا تھا۔ لہذا ان کتب میں قرآن مجید جلانے حضرت علیہن اور صحابہ کرام کا محبوب مشغل قرار دیا گیا ہے جس کی وجہ سے مسلمان نبوخانوں کے دلوں میں قرآن کریم کا لفڑس ختم ہو رہا ہے اور اس فعل کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر کے تو یہ قرآن کے مردگاں ہوتے ہیں بلکہ غصب ہے۔ علامہ سید علی نے تفسیر در مشورہ میں یہ حدیث پیش کی ہے کہ جس عورت کو زوجی میں دشواری پیش آرہی ہو اس کے لئے چند مخصوص آیات قرآنی کو پاکیزہ برتن میں لکھ کر بانی سے دھونے اور یہ پاکیزہ بانی عورت کو پلاتائے۔ اس عورت کے پیٹ اور مخصوص مقام کو اس بانی سے چھوٹنے دیں اور دھونئے۔ کس قدر افسوس ہے کہ آیات مقدسہ جن کو بہنس قرآن بغیر و خواہ تھے لگانا منتوح ہے مگر کتاب مذکور میں آیات مذکورہ سے ملے ہوئے بانی کو عورتوں کی شرم گاہوں پر چھڑکنے کو مرغوب فعل قرار دے کر کلام اللہ کی بچک کی گئی ہے۔ استغفار اللہ۔

حوالہ: تفسیر در مشورہ ج ۳ ص ۴۲ (تفسیر سورہ یوسف) مصنف جلال الدین عبدالرحمن سعیدی

لیس نکالا

امیر المؤمنین کی چشمی معاویہ کو ملی تو ابوذر کو ایک اونٹ پر سوار کرا دیا۔ جس پر ایک سخت پالان دھرا تھا۔ ان کے ساتھ پالج چشمی غلام کے جو اپنی بھالانے کے لئے جارب ہے اور ایک مٹ کے لئے بھی آرام نہیں لینے دیتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے راتوں کی کھال اڑ گئی اور آپ اب دم ہو گئے۔ سخت تکلیف پہنچی مگر آپ نے سر جھکا لیا۔ سوچا کہ یہ سب مصائب اس لئے ہے جس کے لئے اپنے پر زے نکال لئے ہیں کہ کتاب اللہ کے ایجاد کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ یاد کرنے لگے کہ ایک دن یہ رب کی گھنیوں میں رسول اللہ ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جارب ہے تھے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا تھا: "ابوذر! تو ایک نیک آدمی ہے۔ تجھے میرے بعد بڑے مصائب کا سامنا ہو گا۔"

"کیا راہ خدا میں؟"۔ فرمایا "ہاں۔"۔ "مر جبا حکم الہی ہو پکھو ہو۔" ابوذر کا دل اطمینان و سکون سے بھر گیا اور جو غم کا بادل چھار باتا چھٹ گیا اور سکون و اطمینان نے اس کی جگہ لے لی۔

قالہ مدینہ پہنچا۔ ابوذر نے کچھ لوگ سلح پہاڑ کے نیچے بیٹھے دیکھے تو کہا۔ "اہل مدینہ کو خوشخبری سناؤ کہ ایک سخت حملہ ہو گا اور یادگار جگ ہو گی۔"

حوالہ: حضرت ابوذر غفاری۔ تایفہ: عبد الحمید جودۃ السحار۔ ناشر: مہری لا بھری

حضرت ابوذر پر معاویہ کی سختی

"اس میں سے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں پہنچا۔ لہذا ہمیں تمدن کی سخت دیکھئے۔" معاویہ بھجھ گئے کہ ابوذر اپنے قول میں سچا ہے۔ اس نے سب دنار ایک ہی رات میں ختم کر دیئے۔ افسوس تیرٹانے پر نہیں لگا۔

معاویہ نے ابوذر کے ساتھ نری برتنی مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ پھر حتیٰ کی تو کچھ نہیں ہوا۔ ابوذر کو خریدنا چاہا۔ تب بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ لہذا اب ان کے سامنے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ اپنی شام سے نکال دیں۔ معاویہ نے حضرت علیہن کو خلاط لکھا:

"ابوذر کے پاس لوگ جمع رہتے ہیں۔ اس نے مجھے تجک کردا ہے۔ مجھے ذر ہے کہ وہ لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکا دے گا۔ اگر آپ کو قوم کی کچھ ضرورت ہے تو اس کی کچھ سنبھل سکتے ہیں۔"

حوالہ: حضرت ابوذر غفاری۔ تایفہ: عبد الحمید جودۃ السحار۔ ناشر: مہری لا بھری

صحابی اور فتنہ پر داڑی (حاذانہ)

حضرت علیہن سنتے دیکھا:

فتنه نے اپنے پر زے نکال لئے ہیں۔ اب صرف حملہ کرنا باقی ہے لہذا ذخم کو نہ چھینو۔ ابوذر کو میرے پاس بیچ دو اور اس کے ساتھ کسی کو روشن کرو اور اپنے آپ کو اور لوگوں کو حتیٰ الامکان چھاؤ۔

حوالہ: حضرت ابوذر غفاری۔ تایفہ: عبد الحمید جودۃ السحار۔ ناشر: مہری لا بھری

عظمیم صحابی کی داڑھی پکڑ کر بد دعا دینا

تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھوں میں ابو بکر کی جان ہے۔ اگر مجھے یقین بھی ہو

خود رسول اللہ نے ابو بکر کے بارے میں فرمایا تھا کہ پدن میں کمزور ہے لیکن اللہ کی راہ میں قوی ہیں۔ اپنے فس کے انتبار سے کمزور ہے لیکن اللہ کے ہاں بڑے ہیں۔ نہیں پر بھی بڑے ہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں بھی علیت والے ہیں۔ کوئی شخص آپ میں لائی خوبی نہیں دلا سکتے ہیں۔ کوئی آپ میں سکتی نہیں پاتا تھا۔ قوی آپ کے نزدیک ضعیف تھا۔ حتیٰ کہ آپ اس سے حق لیتے تھے۔ اللہ آپ کے اجر سے محروم نہ کرے اور آپ کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرے۔

ابوزر صدیق کی وفات کے چند دن بعد تک مدینے میں رہے۔ پھر اپنے یوں بچوں کو لے کر شام کی طرف چلے گئے۔

ایک دن ابوزر مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگ اردو گرد تجھ تھے۔ بات پھل تھی۔

ایک شخص بولا۔ "اے ابوزر! تم کوئی جاگیر کیوں نہیں لے لیتے ہیں ابوبہریہ نے لے لی ہے کہ وہ بھرن پر بھی گورنر ہو گئے؟"

ابوزر نے کہا۔ "میں گورنر بن کر کیا کروں گا۔ مجھے ہر دن ایک گاس دودھ یا پانی اور ہر ہفتہ چند سرگیوں کافی ہے۔"

حوالہ: حضرت ابوزر غفاری۔ تالیف: عبد الحمید جودۃ السعار۔ ناشر: مری لاہوری

حضرت عمر نے ابوہریرہ کی پٹائی کی

دوسرा شخص بولا: کیا تم لوگوں کو نہیں معلوم کہ امیر المؤمنین عمر نے ابوہریرہ کے ساتھ کیا کیا؟

انوں نے کہا۔ "نہیں"

اس شخص نے کہا۔ "حضرت عمر نے ابوہریرہ کی دولت کا حساب لگایا اور ان سے کہا کہ میں نے مجھے بھرن کا گورنر بنایا تھا۔ تو تمہرے پاس جوتے بھی نہیں تھے اور اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے ایک ہزار چھ سو ناریں گھوڑے خریدے ہیں۔"

ابوہریرہ بولے "میری گھوڑیوں نے پچھے دیئے اور مجھے پے در پے عطیات طے۔"

حضرت عمر بولے "میں نے تمہرے روزیہ اور اخراجات کا حساب لگایا ہے۔ یہ سب مال زیادہ ہے۔ اسے دے دے۔" ابوہریرہ نے کہا "یہ مال آپ کا تو نہیں ہے۔" "کیوں

کہ مجھے درندے پھاؤ کھائیں گے تب بھی میں رسول اللہ کے حکم کے مطابق امامہ کے لفڑی بیچنے پر عمل کروں گا اور اگر شرمنی میرے سوا کوئی بھی باقی شر ہے تب بھی میں اسے نافذ کروں گا۔

اس جواب سے ابوزر کا دل لٹڑا ہو گیا اور ان کا قلب ملٹن ہو گیا۔ مگر مانے سے انہوں نے حضرت عمر کو آتے دیکھا۔ ابوزر جانتے تھے کہ ابو بکر کی نگاہوں میں عمر کا کیا رتی ہے۔ دو دوڑے گو ابوبکر کے بارے میں جوان کا خیال تھا وہ متزلج نہیں ہوا تھا۔ پھر بھی وہ انتشار کرنے لگے کہ دیکھو دنوں دوستوں کے درمیان کی محفوظ ہوتی ہے۔

حضرت عمر نے کہا "امام کے لفڑی کو نہیں بھیجیں۔" تو ابو بکر بولے "اگر مجھے کتنے بھی کھا جائیں تب بھی رسول اللہ کی دیسیت کا نفاذ کر کے رہوں گا۔"

ابوزر خوش خوش باہر نکلے تو دیکھا جن لوگوں نے عمر کو اپنا نمائندہ بنانا کر بھیجا تھا۔ ان سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا؟ عمر نے کہا "خلفتہ المسلمين کی طرح بھی نہیں مانتے۔" تو لوگوں نے کہا۔ اچھا آپ ان سے کئے کہ کسی اور بوڑھے تحریر کا روپ سالار بنائیں۔ آپ اس بارے میں حضرت ابو بکر سے محفوظ کرنے لگے۔ ابو بکر جھینکنے اور چلانے لگے اور پر دمپاٹ شدیدہ مزان عمر کی داڑھی پکڑ کر کئے گئے۔ تھوڑے تھی ماں روئے اور میں تجھے کم کروں۔ اے خطاب کے بیٹے! رسول اللہ نے اسے پہ سالار بنایا اور میں اسے مسروول کر دیوں۔"

حضرت ابو بکر کے پاس سے کاپنے ہوئے نکلے وہ تجب کر رہے تھے کہ ابو بکر جیسے محفوظے میان کے انسان نے اتنی گری کیوں دکھائی؟ اور کیسے اتنا قوی چذبہ پیدا ہوا کہ انہوں نے مجھے بھی گھبرا دیا اور میری عزت کی پرواہ نہ کی۔

غمزیدہ حواس ہو کر نکلے۔ ابوزر نے ان کے چہرے کی علامت دیکھی تو سب کچھ سمجھ گئے۔ وہ پچان گئے کہ خلیفہ رسول و نبی کی دیسیت کو منبوطي سے پکڑے ہوئے ہیں اور اس پر عمل کرنے کے لئے کمرست ہیں۔ کیا ابو بکر رسول اللہ کی وفات کے بعد ان کی خالافت کر سکتے ہیں جبکہ بھی نہیں ہیں ان کی خالافت نہیں کی۔ لوگ حضرت عمر کی طرف دوڑے کے لئے کمرست ہیں۔ عمر جیسے "بھاگو جمیں تھاری مائیں روئیں۔ تھاری خاطر خلیفہ رسول سے برپا لائیں۔"

بے بخدا تبرا کمر توڑوں گا" عمر نے کہا۔ اور پھر زرہ لے کر اٹھے اور اتنا مارا کہ وہ
لولہمان ہو گئے۔ پھر ان سے کہا "لا۔" ابو ہریرہ بولے "خدائی کے واسطے چھوڑ دیجئے۔" عمر
نے کہا "یہ توجہ ہو سکتا تھا کہ تعالیٰ طریقے سے یہ مال حاصل کرتا اور فرمائیدواری
کے ساتھ پیش کر دیتا کیا تھے۔ بخوبی والے لیکن دیتے ہیں۔ اللہ اور مسلمانوں کو نہیں
دیتے۔ امیر (مادر ابو ہریرہ) تھے سوائے چوہا ہے کے اور کیا بنا تی۔"

ابوذر بولے: "عمر نے تھیک کیا۔ اللہ اور رسول کی مرضی کے مطابق کیا۔ حاکم کو
چاہئے کہ رحمت کی بصری کا خیال رکھنے کے اپنی۔"

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ حسین بن مسلم حاکم شام کا آدمی ابوذر کا پوچھتا ہوا مسجد
میں پہنچا اور کہا: میرے آقانے تین سو دنار آپ کی ضروریات کے لئے بھیجے ہیں۔ ابوذر
نے کہا۔ واپس لے جا۔ اسے میرے سوا کوئی نہیں ملا۔ ہمارے لئے سرچھانے کو سایہ،
بکریوں کا گلہ اور ایک باندی کافی ہے۔ ابوذر نے عطیہ لے لیا اور عبد اللہ بن الصامت
اور ایک لوڈی کے ساتھ بازار گئے۔ لوڈی ابوذر کے لئے سامان خریدنے لگی حتیٰ کہ
صرف چند پیسے باقی پیچ۔ سو آپ کو دے دیئے۔

حوالہ: حضرت ابوذر غفاری۔ تایفہ: عبد الحمید جودۃ السعوار۔ ناشر: مری لا ہجری

حضرت علیؑ پر تبرا بازی

ظیف عرب بن عبد العزیز نے میبروں پر حضرت علیؑ پر تبرا کہنا منوع قرار دیا۔ امیر
معاویہ کی خلافت کے بعد سے تبرا کا طریقہ چلا آرہا تھا۔

مورخین نے بیان کیا ہے کہ امیر معاویہ نے ۴۳ ہجری میں اپنے گورنرزوں کو تکھاکر
میں اس شخص سے بڑی الفرد ہوں کہ جس نے حضرت علیؑ اور ان کے گرواؤں کے
بارے میں کسی تم کے فھارکل بیان کئے۔ لہذا ہر گاؤں اور ہر منبر پر حضرت علیؑ کو لعن
لعن کرنے لگے۔ ان سے نفرت کا انتہا کرنے لگے اور ان کے گرانے کے
بارے میں زبان درازی کرنے لگے۔

حوالہ: امیر معاویہ۔ تایفہ: مفتی احمد یار خان بدایوی۔ ناشر: نیمی سب خانہ گجرات

سیاست معاویہ

امیر معاویہ نے تمام اطراف مملکت میں لکھ بھیجا تھا کہ بھیجان علیؑ میں سے "ان"
کے خاندانوں میں سے کسی شخص کی گواہی کو نہ مانا جائے۔ پھر اس کے بعد ایک اور خط
میں لکھا۔ دیکھو جس کسی کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ علیؑ اور ان کے اہل بیت
سے محبت کرتا ہے۔ اس کا نام دفتر سے خارج کر دو اور اس کا وظیفہ بند کر دو۔ ایک
دوسری چیزیں لکھا۔ جس کسی کو ان لوگوں کا دوست پاڑا اس کو سخت سزا میں دو اور
اس کا گھر ڈھا دو۔

حضرت امیر معاویہ چ کے لئے گئے تو مدش بھی گئے۔ انہوں نے چاہا کہ رسول اللہؐ
کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت علیؑ کے بارے میں اپنی اختلافی رائے بیان کریں تو ان سے
لوگوں نے کہا۔ یہاں سعد بن ابی واقص ہیں۔ وہ اس بات کو گوارا نہیں کر سکیں گے۔
پہلے ان کے پاس کسی کو بیحیج کر ان کی رائے دریافت کر گئے۔ معاویہ نے ان کے پاس
قادہ بھیجا اور اس امر کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اگر آپؑ نے ایسا کیا تو میں مسجد
سے نکل جاؤں گا اور مسجد میں قدم نہیں رکھوں گا۔ لہذا معاویہ اس سے بغض رہے۔
 حتیٰ کہ ۵۵ ہجری میں سعد کا انتقال ہو گیا۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو معاویہ نے حضرت علیؑ
کی منبر پر چڑھ کر مدت کی اور تمام صحابیوں کو تکھاکر ان کی نمدت کریں۔ چنانچہ انہوں
نے حکم کی قبولی کی۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمؓ نے حضرت معاویہ کو تکھاکر تم اللہ اور
رسولؐ کو میبروں پر لعن طعن کرتے ہو کیوں نکلے تم علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کے دوستوں پر
لعن طعن کرتے ہو۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کا رسولؐ ان سے محبت کرتا تھا۔ امیر
معاویہ نے ان کی بات کی طرف کوئی وصیان نہیں دیا۔

حوالہ: امیر معاویہ۔ تایفہ: مفتی احمد یار خان بدایوی۔ ناشر: نیمی سب خانہ گجرات

بڑے بڑے صحابہ نے بیعت نہیں کی

سب لوگ ابو بکر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ خصوصاً سیف الدین سادعہ نے بہت جلدی کی۔
بعد ازاں حضرت عمر نے ابو بکر کی بیعت کی۔ ان کی بیعت کرنے سے تمام آدمیوں نے
بیعت کر لی اور یہ حالت ہوئی کہ سب آدمی بیعت کرنے لگے۔ یہ بیعت در میان چیز کے

عشرہ ماہ ریتِ الادل ابھری میں ہوئی گرفتاری ہاشم اور زید اور عتبہ بن ابی لب اور خالد بن سعید بن العاص اور مقداد بن عمرو اور سلطان فارسی اور ایوب ذرا اور عمار بن یا سرادر البراء ابن حاذب اور ابی بن کعب یہ سب حضرت علیؑ کے ہمراہ ہو گئے۔ اسی باب میں عتبہ بن ابی لب نے چند شعر اس مضمون کے کے کہ میں نہ جانتا تھا کہ خلافت اور حکم اولاد ہاشم سے جاتا رہے گا اور ابی حسنؑ کو بھی جو سب سے اول امکان لائے اور سب سے پہلے مسلمان ہوئے اور قرآن سنن کو خوب جانتے تھے اور جس نے آخر وقت رسول خداؐ کو حشیل دیا اور حضرت جبرايل نے اس کی حشیل میں مدد کی اور کتنی دینے میں تھی خلافت نہ ملے گی بلکہ اور یہ شخص کو مل جائے گی۔ (قول حرم) یہ اشعار میں نے اپنے تذکرہ العرب میں لکھے ہیں اسی طرح سے ابوسفیان نے بھی جوئی امیہ میں سے تھا، ابوبکر کی بیعت نہ کی۔ پھر ابوبکر نے عمر بن خطاب کو حضرت علیؑ کے پاس بھیجا کہ جو لوگ ان کے ہمراہ اہل بیتؐ ہیں مددان کے حضرت علیؑ کو حضرت قاطمہؓ کے گھر سے نکال دو اور یہ کہ دیا کہ اگر ان کو نکالنے سے کچھ انکار ہو تو بے شک تم ان سے لڑنا۔

حوالہ: تاریخ ابوالفضلاء ص ۲۱۶۔ مصنف: علامہ اسٹیبل بن علی۔ ناشر: مکتبہ قیرا ادب لاہور

بنتِ نبی کا گھرانہ اور آگ

حضرت مرتضویؒ کی آگ بھی ہاتھ میں لے کر باارادہ گھر کے پھونکنے کے۔ اس اٹھ میں حضرت قاطمہؓ راہ میں ان سے ملیں۔ انہوں نے پوچھا کہاں جاتے ہو اے این خطاب؟ کیا ہمارا گھر مجھکرنے آیا ہے؟ حضرت عمر نے کہا کہ البتہ تمہارا گھر مجھکر ڈالوں گا میں تو تم بھی ابو بکر کی بیعت کرو۔ جس بیعت میں تمام امت داخل ہوئی تم بھی داخل ہو جاؤ چنانچہ حضرت علیؑ بامہر لکھ اور ابو بکر سے آگر بیعت کی۔

حوالہ: تاریخ ابوالفضلاء ص ۲۱۷۔ مالیف: علامہ اسٹیبل بن علی۔ ناشر: مکتبہ قیرا ادب لاہور

صحابی کی کھڑکی کھل گئی

اور اسی سال میں نبیؐ ابین شعبہ پر ہو داروات گزروی اس کا حال یہ ہے کہ مخفیہ کو

حضرت عمر نے بصرہ کا حاکم مقرر کر دیا تھا اور جس مکان میں مخفیہ رہتا تھا اس میں ایک کھڑکی تھی۔ اس کے مقابل میں ایک دوسرے مکان کی کھڑکی تھی۔ مخفیہ اپنی کھڑکی میں بیٹھا ہوا تھا مگر وہ بند تھی اور دوسری کھڑکی میں ابو بکرؓ غلام نبیؑ کا اور ایک بھائی اس کے غلام کا مادرزادے تیاد کی تیاد اور نافع ابین کلله اور سبل بن معبدیہ چاروں شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ پہ بب چلتے ہوا کے وہ کھڑکی کا ایک کواڑ کھل گیا۔ ان چاروں نے مخفیہ کو دیکھا کر دہام جیل بینی ارقم سے جو قبیلہ عمار بن حصہ کی تھی جماعت کر رہا ہے۔ ان چاروں نے یہ دیکھ کر حضرت عمر کو خبر دی۔ انہوں نے مخفیہ کو معزول کیا اور اباموسیؑ اشعری کو بصرہ کا والی کیا اور گواہوں کو طلب کیا۔ جب وہ گواہ دربار میں حضرت عمر کے حاضر ہوئے۔ ابو بکرؓ تیاد، سبل اُن تینوں نے مخفیہ پر زنا کرنے کی گواہی دی مگر زیادتی ابھر نے اپنی صاف گواہی نہ دی۔ حضرت عمر نے اُنلی گواہی دینے تیاد کے یہ فرمادیا تھا کہ ایک آدمی سے مجھ کو امنیہ ہے کہ پہ سب اس کے ایک صحابی رسول اللہؐ کا جان سے شاید بچ جائے اس نے تیاد نے یہ گواہی دی کہ میں نے اس کو دونوں ٹانگوں میں ہوت کے پہنچے ہوئے دیکھا ہے اور اس ہوت کے دونوں پیڑ اور پوک ایسے اٹھے ہوئے تھے جیسے دو کان گدھے کے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کا سائز بھی چڑھ رہا تھا اور پچ ترااث رہے تھے ذکر کھڑا تھا اور سوا اس کے میں نہیں جانتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تو نے اس طرح بھی دیکھا تھا جیسے سلاطینی سرمه دانی میں جاتی ہے۔ اس نے کہا تھا میں تین ٹانگیں ایسی ہی ہوتیں بھی جیسی نہیں حاضر ہے۔ یہ اتفاقاً حضرت عمر نے سن کر ان تین گواہوں کے حق میں یہ حکم دیا جنہوں نے زنا کی گواہی دی تھی ان پر حد قذف جاری کی۔

حوالہ: تاریخ ابوالفضلاء ص ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ مصنف: علامہ اسٹیبل بن علی۔ ناشر: مکتبہ قیرا ادب ادب لاہور

دور کعت کے بجائے چار رکعت

درمیان اس سال کے حضرت عثمان نے موئی الاشتری کو شری بصرہ کی حکومت سے معزول کر کے اپنے بیٹے عبد اللہ بن عمار بن کریم کو اس کی بجائے حاکم کر دیا۔ پھر ولید بن عتبہ کو کوفہ سے بہ سب اس کے کہ اس نے شراب پی کر عالت نشہ میں فجری نماز مسلمانوں کو

پڑھائی تھی اور دو رکعت کی چار رکعت پڑھ گیا تھا، معزول کیا۔ کہتے ہیں جب وہ چار رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر لوگوں سے پڑھنے لگا کہ کیا میں نے زیادہ رکعت پڑھیں؟ این مسعود نے کہا کہ ہم تو یہ شتم تیرے ہمراہ زیادہ ہی پڑھتے ہیں آج کے دن تک وہ شراب پی کر نماز پڑھایا کرتا تھا۔

حوالہ: تاریخ ابوالفضلاء ص ۲۲۲۔ مصنف: علامہ اسٹیلیل بن علی۔ ناشر: مکتبہ قیروادب
لاہور

قرآن جلا دیئے گئے

اسی سال میں حضرت عثمان کو یہ خبر پہنچی کہ قرآن کے باب میں لوگوں کو بہت اختلاف ہے۔ اہل عراق یہ کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے اہل شام کے قرآن سے کیونکہ ہمارا قرآن ابو موسیٰ اشعری کے قرآن کے نقل ہے اور اہل شام یہ کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے کیونکہ ہم کو مقداد بن الاسود کی معرفت پہنچا۔ اسی طرح اور مکون میں بھی اختلاف تھا۔ حضرت عثمان نے سب صحابہ سے مشورہ لے کر یہ بات غیر ایمانی کے لوگوں کو اس قرآن شریف کی طرف برانگیختہ پہنچنے جیکہ درمیان خلافت الی بکر کے لکھا گیا تھا اور وہ قرآن رکھا ہوا۔ درمیان درمیان خاتہ حفصہ نوجہ نی کے تھا اور مجید قرآن ہو سائے اس کے ہیں "جلا دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی سی اور اس قرآن کی تقلیل کردا کراؤ۔" بھر کے شہروں میں بھجوادیے گئے اور وہ لوگ حضرت عثمان کے حکم کے بوجوب قرآن کے شہروں پر لکھنے کے مقرر ہوئے تھے یہ ہیں زید بن ثابت، عبد اللہ بن زیمیر اور سعد بن العاص اور عبد الرحمن ابن الحارث بن ہشام المعزودی مگر حضرت عثمان نے ان کو یہ اجازت دے دی تھی کہ جس کلہ میں تم کو اختلاف ہو اس کو قریش کی بولی میں لکھ دو کیونکہ قرآن شریف قریش کی زبان اور ان کے محاورہ کے مطابق اترًا ہے۔

اسی سال میں مرنی کی حضرت عثمان کے ہاتھ سے جاتی رعنی تھی وہ مرچاندی کی تھی اس میں تین ستروں میں محمد رسول اللہ لکھا تھا۔

حوالہ: تاریخ ابوالفضلاء ص ۲۲۲۔ مصنف: علامہ اسٹیلیل بن علی۔ ناشر: مکتبہ قیروادب
لاہور

حضرت نے جلا وطن کر دیا

اسی سال میں سعید نے حضرت عثمان کے پاس آگر ان سے سب حال جو پچھو کہ اہل کوفہ نے اس کے ساتھ کیا تھا بیان کیا کہ وہ لوگ یہ چاچتے تھے کہ ابو موسیٰ اشعری ہمارا دربار ہو۔ اس نے حضرت عثمان نے ابو موسیٰ اشعری کو کوئے کام مقرر کر دیا۔ ابو موسیٰ نے کوئوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا اور حکم کیا کہ حضرت عثمان کی اطاعت کرو۔ سب نے منظور کیا مگر تمام صحابہ میں اختلاف رائے کا ہو گیا۔ چنانچہ بعضوں نے بعضوں کو یہ لکھا تھا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے۔ تم ہمارے پاس آؤ اور ٹکوہ اکثر نے حضرت عثمان کا آپس میں کیا اور کوئی صحابی ان کا مانع نہ ہوا۔ وہ لوگ جو حضرت عثمان کے شاکی تھے ان کے نام یہ ہیں۔ زید بن ثابت اور اسید السعیدی اور کعب بن مالک اور حسان بن ثابت اور سب لوگوں کے دشمن ہو گئے کا یہ حال تھا کہ حضرت عثمان نے حکم بن العاص کو جس کو پتختیر خدا نے جلا وطن کر دیا تھا۔ اور دونوں خلیفوں کے وقت تک وہ نکالا ہوا رہا۔ اس کو بلایا تھا اور ایک سبب یہ تھا کہ انہوں نے مروان بن الحکم و پانچوں اس حص محسول افریقہ کا پانچ لاکھ دنار سالانہ کی آمدنی بھی دے دیئے تھے۔ اسی باب میں عبید الرحمن کندی نے چند شعر کے ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ تم ہے خدا کی۔ کوئی امر خدا تعالیٰ نے نہ تو اور بے فائدہ نہیں بنایا۔ مگر تو نے ہمارے واسطے ایک قند پیدا کیا ہے اسکے ہماری اور تمہی اس میں آزمائش کی جائے کیونکہ وہ خلیف اول جو گزرے وہ ایک میان طریقہ پر ایامت کا بنا گئے تھے اور بھی انہوں نے ایک دن ہم فرب سے نیس لیا۔

حوالہ: تاریخ ابوالفضلاء ص ۲۲۲۔ مولفہ علامہ اسٹیلیل بن علی۔ شہزادہ قبراء۔

لاہور

باغ ندک پھر چھین لیا گیا

اور انہوں نے کوئی ایک درہم اپنے خواہش نفس میں صرف نہیں کیا۔ تو نے ایک لمحہ کو اپنا قرب عطا کر کے خلاف سنت گزشت کی راہ اختیار کی اور مروان کو پانچوں اس حص جو حق العجاد تھا۔ لوگوں پر حلم کر کے دیا اور اپنا کتبہ پالا۔ قول مترجم ان اشعار کو "تذکرہ شعراء عرب" میں میں نے لکھا ہے اور ایک یہ تھا کہ باغ ندک جو رواشت بی بی قاطئہ"

حوالہ: تاریخ ابو الفداء ص ۳۶۳-۳۶۵۔ مصنف: علامہ استغیل بن علی۔ ناشر: مکتبہ تغیر اوب لاہور

صحابہ کی کوڑوں سے خبر

خلافت کا عمدہ بسیاری کے بعد وہ مشہور درہ جس کے خیال سے لوگ کامیختے تھے اور جس سے وہ صحابی اور غیر صحابی دونوں کی خبر لیتے تھے۔ ان کی یوں اس اپنی صفات کا خط دے کر اپنا دل بلکا کرتی تھیں اور انہیں صفات سے غائب ہو کر ان کی شادی کے پیغام روک دیتی تھیں۔

قبل اسلام کے وقت عمری عمر ۲۶ سال کی تھی۔ وہ کتنی شادیاں کرچکے تھے اور اپنے قوی پیشے تجارت میں مشغول تھے۔ رعب و ادب، جرات اور کامیاب تجارت کے باعث معاشرہ میں انہیں وقار حاصل ہو گیا تھا۔ جس معاملے سے اسیں دلچسپی ہو جاتی اس کی پورے جوش اور بے باکی سے دکالت کرتے اور کسی بات پر اڑ جاتے تو اسے پائیے محکمل سک پنچا کر سانس لیتے۔

حوالہ: حضرت عمر فاروق کے سرکاری خطوط ص ۱۸۔ تایفہ: ڈاکٹر خورشید احمد فاروق۔ ناشر: ادارہ اسلامیات ائمہ اعلیٰ لاہور

حمل ساقط ہو گیا

ایک آوارہ عورت کی ان سے شکایت کی گئی۔ انہوں نے اسے طلب کیا تو خوف سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ علی جید زنے کما۔ حمل کی دست ادا کیجئے۔ عمر فاروق نے تھکی سے کہا۔ دست اسی وقت تھیں اپنے خاندان سے وصول کر کے ادا کرنی ہو گی۔

حوالہ: حضرت عمر فاروق کے سرکاری خطوط ص ۱۹۔ تایفہ: ڈاکٹر خورشید احمد فاروق۔ ناشر: ادارہ اسلامیات ائمہ اعلیٰ لاہور

عمر اور آل عمر کا رومال

حضرت عمر کھانا کھا کر ہاتھ تھیں دھوتے تھے۔ بلکہ اپنے سیندل سے پونچ لیتے تھے اور کہتے تھے یہ عمر اور آل عمر کے رومال ہیں۔

میں تھا۔ وہ مرادون نے چھین لیا۔ یہ ایک باغ رسول اللہ کا تھا۔ اس کو جاتب قاطر نے رسول اللہ سے میراث میں پایا تھا۔ ابو بکر نے روایت کی رسول اللہ سے کہ فرماتے ہیں جو غیر خدا کہ ہم گروہ ہیں انبیاء کے۔ جو ہم میراث پھر ہیں اس کا کوئی وارث نہیں ہے بلکہ وہ بیت المال کا حق ہے یعنی صدقہ ہے۔ وہ باغ فدک مروان کے قبضے میں اور اس کے بعد اس کی اولاد کے تصرف میں جب تک کہ عمر بن عبد العزیز حاکم ہوا رہا۔ کیونکہ اس نے اس کے اہل و عیال سے چھین کر پھر بیت المال میں ملا لیا تھا۔ درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود بھی فوت ہوا۔

حوالہ: تاریخ ابو الفداء ص ۲۲۸-۲۲۹۔ مصنف: علامہ استغیل بن علی۔ ناشر: مکتبہ تغیر اوب لاہور

صحابی کو جلا دیا

اس سال میں معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لٹکر آمادہ کر کے مصر کی مم پر روانہ کیا تھا۔ جب اس نے مصر پر چھاٹی کی۔ اس وقت محمد بن ابی بکر نے حضرت علیؑ سے مدد طلب کی۔ آپ نے ابین اشتر کو اس کی لکھ کے داسٹے روانہ فرمایا۔ ابین اشتر دریا کے قلزم کے پاس پہنچا۔ اس جگہ ایک شخص نے شد میں زہر طاکرا ابین اشتر کو کھلا دیا۔ وہ مر گیا۔ معاویہ خوش ہوا۔ بطور طرکنے کا کہ خدا کا لٹکر شد میں بھی ہے اور عمرو مصیر جا پہنچا۔ اصحاب محمد بن ابی بکر اس سے لے لیں گئے ان کو ٹکست دے دی۔ اس وقت وہ لوگ تحریر ہو گئے۔ اور محمد نے کوہ بھاگ کر خربجا پر پہنچا تھا کہ اس کو بھی پکڑ لیا اور معاویہ ابن خدیج کے پاس حاضر کیا۔ اس نے اس کو قتل کر کے ان کے نہش کو مرداروں میں جس جاءہ میں گدھے مرے پڑے تھے، ذاں دیا اور آنکھ سے اس کی لاش کو جلا کر خاک سیاہ کیا اور عمرو مصریں واپسیل ہوا۔ تمام اہل مصر نے معاویہ کی بیعت کی۔ جب یہ خبر عائشہ کو پہنچی کہ میرا بھائی محمد اس طرح پر محتول ہوا، بہت جمع فزع کیا اور ہر نماز کے بعد بدوع معاویہ اور عمرو بن العاص کو دینی شروع کی۔ تمام اہل بیت اس بدوعا میں ان کے شریک رہے اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہ نے ان کے منتول ہونے کا حال سناتے ہوئے اور فرمایا کہ خدا کے نزدیک اس کا حساب لیں گے۔

حوالہ: حضرت عمر فاروق کے سرکاری خطوط میں ۲۰۔ تالیفہ ڈاکٹر خورشید احمد فاروق۔ ناشر: ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
صحابہ کرام کے نام پر جس شخص کا بس سے زیادہ پڑھا کیا جا رہا ہے اور ہے بس سے زیادہ محترم، فاتح اور سیاست دان قرار دوا جا رہا ہے۔ یہ اسلام و شنی یا عاصمہ المسلمين کو گراہ کرنے کے متراون ہے۔ ہمارا مقدمہ کسی کی توجیہ ہے لیکن ہم صحابہ میں حظظ مراتب کے قائل ضرور ہیں اور کسی ایسے شخص کو نہیں مانتے جو اسلام کے خلاف، حضرت ختنی مرتبت کے خلاف یا ان کے اہل بیت کے خلاف کسی سازش میں ملوث رہا ہو۔ یہ ہم نہیں کہ رہے ہیں بودران اہلسنت کے جید علماء کرام اور معترکاتا ہیں کہہ رہی ہیں۔ ذیل میں ہم اس موضوع کو مختصر سر و کتب کے حوالے سے پیش کر رہے ہیں:

معاویہ اور صحابیت

صحابیت کی بحث میں معاویہ کی شخصیت اس نے ایک مستقل باب چاہتی ہے کہ شروع ہو گئی تھی۔ خصوصاً حضرت عثمان کے آخری دور میں تو یہ ایسے نے اسلام کی تعیینات کو بالکل سخ کرنا شروع کر دیا تھا۔ حضرت عثمان کے بعد حضرت علی نے اسلام کے نظام کو کتاب و سنت پر لانے کی کوشش کی مگر معاویہ اور ان کے رفقاء نے حضرت علی کی کامیابی میں ایسی مشکلات پیدا کر دیں کہ اصلاح کے لئے حضرت علی کو وقت درکار تھا۔ مگر مشیت ایزدی سی تھی کہ اصلاح کی سعی میں علی کی شادوت ہو جائے۔
حضرت علی کی شادوت کے بعد تو حالات نمایت تیزی سے خراب تر ہو گئے۔ یہ ایسے نے خلافت کو ملوکت سے بدل دیا۔ اس طوکت کے مظاہروں پر اسلامی **نہج** ضرور لگے ہوئے تھے مگر ان کی روح اسلامی نہیں تھی۔ (مس ۱۳۹)

یہ اجتماعی تبلور کرنے کے بعد ایمیر معاویہ کے بارے میں فرماتے ہیں:
”اور یہ بھی دلچسپ واقع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں معاویہ کی نسبت فرمایا تھا کہ اس کا پیش کبھی نہ بھرے۔ یہ واقع ہے کہ رسول اللہ نے این عباس کو جب وہ لڑکے ہی تھے، معاویہ کو بلا نے بھیجا۔ این عباس نے حضور کو آگر جواب دیا کہ وہ تو کھانا کھا رہے ہیں۔ کام ضروری تھا۔ تھوڑی دیر انتظار کے بعد آپ نے پھر بلا نے کو بھیجا۔ این عباس نے واپس آگر پھر بھی جواب دیا کہ وہ کھانا

کھا رہے ہیں۔ یہ سن کر حضور نے بدعاوادی کہ اس کا پیش کبھی نہ بھرے۔ یہ حقیقت ہے کہ معاویہ کا پیش ظاہر میں بھی بڑا تھا، کھاتے بھی بہت تھے۔ اور قوم کا مال بھی بہم کرتے تھے۔ یہی وہ حدیث تھی جو امام نسائی کی موت کا باعث ہوئی۔ وہ مسٹنگ کی مسجد میں حضرت علیؓ کے مناقب بیان کر رہے تھے۔ معاویہ پارٹی کے بعض لوگوں نے مقابلہ کیا کہ کچھ معاویہ کے مناقب بھی بیان کیجئے۔ امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث میں معاویہ کے کوئی مناقب نہیں سوائے اس کے کہ وہ بڑے پیش تھے۔ اس پر معاویہ کے متعجب نے امام نسائی پر حملہ کر دیا۔ ایک الیکٹریک ضرب آئی کہ جان لیوا تباہت ہوئی۔ (مس ۳۶۳)

امیر معاویہ کے بارے میں بعض نافخونوں کو شہر ہے کہ وہ رسول اللہ کے صحابی، کاتب و قلم اور نہ معلوم کیا کیا تھے۔ اس شہر کے ازالہ میں موصوف رقم طراز ہیں:

جو لوگ صحابیت کے غلط تصور میں جلا ہیں۔ انہوں نے صفائی کے لئے صفات کے صفات سیاہ کئے ہیں مگر جیسا کہ اس باب کے مطالعے سے ثابت ہو گا وہ بالکل ناکام رہے ہیں۔

"معاویہ کے دامن سے اتنی خلافت پہنچی ہوئی ہے کہ اسے صاف کرنا ناممکن ہے۔"

معاویہ کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنے میں سب سے زیادہ مشکل ان لوگوں کو ہونی چاہئے جو صحابت کے احراام میں حدود سے تجویز کرتے ہیں۔ کیونکہ معاویہ کے نامے میں جو صحابہ کرام حیات تھے ان میں سے اکثر نے معاویہ کی ذمہت کی ہے اور ایک بہت بڑی تعداد نے جنگ صفين میں معاویہ کا مقابلہ اس عقیدہ کی طاپ پر کیا تھا کہ معاویہ باطل ہے اور علی حق پر ہیں۔

صحابت کے یہ عجیب پرستار ہیں (ان کے لئے پرستار سے بہتر اور کوئی لفظ استعمال نہیں کیا جاسکتا) جس صحابی کے خلاف یتکنوں صحابہ نے ششیر بے نیام کی اسی کو صحابت کا نام لے کر اپنا مurons جانتے ہیں۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہ صحابہ کے پرستار دراصل صحابہ کو بھی نہیں مانتے یہ بھض اپنے جعل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ص ۱۳۲

معاویہ اور عیسائی مورخین

معاویہ بس ایک ہی مقصد رکھتے تھے اور وہ یہ کہ اقتدار حکومت پر کیوں بقدر قبضہ کیا جائے لیکن ان کا نہ ہب تھا اور لیکن ان کا انجام۔ اکثر عیسائی مورخین معاویہ کے حق میں جانبداران رائے اس لئے دیتے ہیں کہ عیسائیوں کے ساتھ معاویہ نے خاص مراعات کی تھیں۔ اکرچے یہ مراعات بھی ہوس اقتدار کے تحت ہی تھیں کیونکہ ان عیسائیوں کی خدمات مسلمانوں کے خلاف استعمال کی جاتی تھیں۔ برعکار عیسائی مورخین نے معاویہ کی عیسائیت نوازی کا اعتراف کرتے ہوئے اس کا معاوضہ یہ دیا ہے کہ معاویہ کے بدترین اعمال میں سے بھی یہ حد امکان خونگوار پسلوپدا کے ہیں۔ عیسائی مورخین کی اس معاویہ نوازی کے باوجود یہ اس بارے میں تحقیق ہیں کہ معاویہ کی زندگی کا بڑا مقصد اقتدار حاصل کرنا، اسے قائم رکھنا اور بڑھانا تھا۔ اس مقصد کے لئے وہ ہر حرہ استعمال کرنے کو تیار رہے تھے۔ نہکن، تاریخ الادب العربي میں لکھتا ہے۔

امیر شام کے غلبے کو قریش کے اس بہت پرست غضری کی ریاست سے تحریر کیا جس نے اسلام لانے سے قبل رسول اللہ کی سخت خلافت کرنے اور آپ کے صحابہ سے دشمنی

کرنے میں کوئی کسر اخانہ رکھی تھی۔ اور جو رسول اللہ کی وفات کے قریب تر آپ سے بہ سریکار رہتا تھا۔ ادھر مسلمانوں نے بھی نہایت پامروہی و استھنال سے ان لوگوں کا مقابلہ جاری رکھا اور بالآخر فتح یا ب ہوئے۔ اس غصر کی نکتہ سے دین اسلام کو اپنے دہ سادہ اصول عرب میں رائج کرنے کا موقع مل گیا جن کی بدولت تمام پاکستان عرب بل اتنا ایک صفت میں کھڑے ہو گئے اور کسی بڑے سے بڑے شخص کو بھی کسی معمولی سے معمولی انسان پر فضیلت اور بڑائی جاتے کا غور نہ رہا۔ اس صورت حال کے پیش نظر اس قابلی سیاست کا خاتمه ہو گیا۔ جو غریبوں کو زیل بھجتی، کمزوروں کو حیر جانی اور دوسروں کے اموال کو ہٹھیانا معمولی بیچنے خالی کرتی تھی۔ اس لئے ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوتا جب ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے نبی امیم کے دوبارہ عروج کو اتنا تائی تشویش کی نکاح سے دیکھا۔ ان کا خال تھا کہ نبی امیم کے بر سر اقتدار آجائے سے تمام پرانے کھینے سرے سے زندہ ہو جائیں گے اور جانلی روح کو دوبارہ پہنچنے کا موقع مل جائے گا۔

ہن امیم سے جسمور مسلمانوں کی نفرت کا ایک بڑا سبب یہ بھی تھا کہ امویوں کا ایک بہت بڑا غصر ایسا تھا جو بھض مخصوص مصالح اور ذاتی فوائد کی خاطر اسلام میں داخل ہوا تھا اور اسلام سے اس کا حقیقی تعلق نہ تھا۔ مزید بر اس ہن امیم کی سیاست نے خلافت کو کسوی پادشاہت میں تبدیل کر دیا تھا۔ چنانچہ معاویہ نے خود یہ بات تسلیم کرتے ہوئے کہا تھا "میں مسلمانوں کا بے پرواہ شاہ ہوں۔" (تاریخ الادب العربي از تھن)

یورپیں مستشرقین خواہ مسلمان ہوں یا عیسائی اگرچہ نبی امیم کے اقتدار پر اسلامی نظر نظر سے بحث کرنے کے عادی نہیں ہیں لیکن اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجہور ہیں کہ علیؑ کے مقابلے میں معاویہ کی جیت اس لئے ہوئی کہ علیؑ مبتذل حرہے استھنال میں کر سکتے تھے۔ لیکن معاویہ کو یہ حرہ استھنال کرنے میں زرا بھی پس و پیش نہ تھا۔

ڈاکٹر نکلن نے یہ بھی لکھا ہے:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت علیؑ نہایت بالغ نظر، بنی ظیرہ در بہترین شیر، ہے چکنہ، وہ وعدہ کو کامل طور پر ایفا کرنے والے اور دشمنوں سے اتنا تی شرافت کا برناً کرنے والے تھے کہ ان سب فنائیں کے باوجود ان میں سیاہی سو جو بوجہ کی کسی۔ وہ اپنی سلطنت کی سالمیت کے لئے بھی ان حربوں کے استھنال کرنے میں تردد کرتے

ایک صحابی کے کارنامے

اس صداقت کو ایک بار اور دہرا دیا جائے کہ رسول اللہؐ کی محبت اللہ کی ایک بڑی نعمت تھی۔ ساتھ ہی اس صداقت کو بھی دہرا دیا جائے کہ انہی صحابہ میں بعض ایسے شفیق القلب تھے کہ ان پر رسول اللہؐ کی محبت کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ جس طرح بارش ہوتی ہے تو زمین کے ہر حصے کو اس کی تعداد کے مطابق فائدہ پہنچتا ہے۔ پھر ہوں پر اس باران رحمت سے کچھ نہیں آتا۔ مگر زمین پر بارش گرنے سے کوئی نتیجہ نہیں لٹکتا لیکن جس زمین میں قوت نہ ہوتی ہے اس پر جوں کھلنے اور کمیت لمبا نہ لگتے ہیں۔ رسول اللہؐ کے فیضانِ محبت کا یہ حال تھا:

ہست ایں میکدہ و دعوت عام است ایجا
قصت باودہ پہ اندازہ جام است ایجا
پس بعض صحابہ ایسے بھی تھے کہ ان کے عرف اعلیٰ تھے جنہوں نے روحانیت کے اس سے خانہ سے ان کو بھرا اور بھر بھر کر خوب بیا۔ لیکن بعض عرف بہت ادنیٰ تھے اور بعض تو ہاتھوں میں عرف کے بجائے آستینوں میں فخر چھپائے ہوئے تھے۔ موقع پاتے ہی اسلام کے بیٹھنے میں فخر گھونپ دیا!

ان ہی صحابہ میں ایک معاویہ بن الی خیان تھے۔ فتح کم کے نامے میں چاروں ناچار مسلمان ہوئے۔ فتح کم کے نامے میں کافروں کے زموں میں رہنا غیر ممکن ہو گیا تھا جو نکہ ایسے خاندان سے تھے جس نے اسلام اور تغیر اسلام کے خلاف رسول مجاز بگکے بنائے رکھا تھا۔ فتح کم کے بعد بھی شروع فساد کے امکانات تھے۔ اس لئے رسول اللہؐ نے مصلحت اسی میں سمجھی کہ تائیف قلوب کی پالیسی سے اس تکوar کو کند کر دیا جائے۔ لہذا اس خاندان کے آدمیوں کو مولفت القلوب میں شمار کر کے اپنا لیا۔ ان میں سے بعض دیگر کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع طاہر اسلامی اقدار کو مٹانے کے لئے تیار ہو گئے۔

تھے جن حربوں کو ان کے حریف بے تلف ان کے خلاف استعمال کرتے تھے۔ اسی لئے ان کے حریف ان پر غالب آگئے کیوں نکلے ان حربوں کا اصول تھا کہ جنگ میں ہر حرم کے داؤ پیچ استعمال کرنے میبا جیں۔ لیکن حضرت علیؓ نہ ان حربوں سے واقف تھے اور نہ ہی ایسا کرنا جائز سمجھتے تھے۔ ”

(آرٹ فلامڈ امری از نکلس)

یہ ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ وہ مبنی حربے استعمال نہیں کر سکتے تھے جو معاویہ کے نزدیک جائز تھے۔ مثلاً معاویہ نے جنگ جنگ حضرت علیؓ کی خون آلوو قیعنی اور ان کی بیوی کی اٹھیوں کی نمائش کر کے حضرت علیؓ پر قتل کی شرکت کا الزام لگایا۔ معاویہ کو خوب معلوم تھا کہ حضرت علیؓ پر قتل کی ذمہ داری نہیں ہے مگر جان بوجو کریے جبکہ استعمال کیا گیا۔ حضرت علیؓ ایسے حربے استعمال نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کے سامنے اللہ اور رسولؐ کے احکام تھے اور وہ اسلامی اصول کو کسی حالت میں قربان نہیں کر سکتے تھے۔ ان کا مقصد اعلان کرتے الحن تھا اور معاویہ کا مقصد حکومت و اقتدار تھا۔ دونوں کے نقطہ نظر میں بعد المشرقین ہے۔ پوربیں اسے حضرت علیؓ کی کم فہمی اور سیاسی سوجہ بوجو سے بیگانگی قرار دیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ حکومت الہمہ کو بلند و بالا رکھنے والے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور امام حسینؑ اگرچہ اقتدار حاصل نہ کر سکے مگر بالائیک اسلام کے اصول محفوظ کر گئے۔ آنکہ نسلوں کے لئے ان میں بدایت ہے۔ اگر حضرت علیؓ بھی معاویہ کی سی عیاریاں اور فریب کاریاں کرتے تو شاید حکومت تو محفوظ ہو جاتی مگر اسلام اس طرح ختم ہو جاتا کہ پھر پہچانا بھی نہ جاتا۔

سوال یہ ہے کہ معاویہ نے بودھ راما کھیلا اس میں کتنے صحابہ شریک تھے اور ان میں سے ہر ایک کا طرز عمل مختلف تھا۔ کسی کا روں ایسا تھا کہ اسے اسلامی اصول کا حامل قرار دیا جاسکتا ہے اور کسی کا روں ایسا تھا کہ اس میں مظاہرہ تھا۔ ان دونوں کے درمیان مختلف درجوں کے اعمال متعدد صحابہ سے سرزد ہوئے۔ پس یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بدکاروں اور نیک کاروں کو ایک ہی صفائی کر کے سب کا احراام کرنے کا اصول قائم کر لیا جائے۔

اویات معاویہ

حدیث میں آیا ہے کہ جس نے کسی اچھی سنت کی بنیاد ڈالی تو اس سنت پر چل کر بختنے آدمی قیامت تک نیک کام کریں گے تو سمجھ کرنے والوں کو توبہ ملے گا ہی مگر ساتھ ہی برابر توبہ اس سنت کی بنیاد رکھنے والوں کو بھی ملتا رہے گا۔

ایک اور حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے
ہمارے دن میں بدعت چاری کی تودہ ہم میں سے نہیں بلکہ مردود ہے۔

ان حدیثوں کی روشنی میں "صحابی" معاویہ کی اولیات پر غور کجھے، دین کی کتنی باقتوں کو بدل کر معاویہ نے ان کی جگہ "سیستہ مسیستہ" کی بنیاد رکھا۔ اس کا تذکرہ ایک وفتر چاہتا ہے مگر چند اولیات اس صحابی کی یہ ہیں:

۱) اسلام میں سب سے پہلے بیٹے کو ولی عمد ہنانے کی پدعت شروع کی۔ اس طرح اسلام کے نظام کو ملکیت میں بدل دیا۔ یہ سنت بیویت کے لئے ہماری ہو گئی اور محاویہ من میں سنت میتھہ اور من احمد کی امرونا ہنکے زمرے میں شامل ہو گئے۔ اس سنت میتھہ کے قائم کرنے کے لئے محاویہ کو ہر حرم کے تکرہ فریب سے کام لیتا چڑا۔ پڑتے ہوئے لوگوں کو قتل کرانا اور زہر دلانا چڑا۔ بیت المال کا سرمایہ رشوت دینے اور رائیں خریدنے پر خرچ کرنا چڑا۔ کذب و افڑا کے حربے استعمال کرنا چڑا۔ حد شہیں وضع کرنا چڑا اور رسول اللہؐ کے اہل بیت خصوصاً ان کے پیارے نواسوں کے خلاف محاذ ہنانا چڑا۔ یہ سب کچھ کر کے ولی عمد کی سنت قائم کی جو آج تک جاری ہے اور جس کے باعث امام حسینؑ کی شہادت اور انصار مدینہ کا قتل عام ہوا۔

اسلام میں پسلا ظالمانہ قتل!

معاودیہ کے اولیات میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے صحابی ہو کر دوسرے صحابی کو اپنے ظلم کے ساتھ بھوکا پیا سارکھ کر قتل کرایا کہ اس ختم کا قتل اسلام میں معاویہ سے قبل کسی نے نہیں کیا تھا۔ لیلی عائشہ نے جب سنا کہ زیاد نے مجرمین عدی کو کرفتار کر کے میں ان کے اصحاب کے معاویہ کے پاس دشمن بیچ دیا ہے اور ان کی جان خطرے میں ہے تو انہوں نے فوراً معاویہ کے پاس قاصد کو دوڑایا کہ معاویہ مجرمین عدی کو قتل نہ

اصحابہ (اے اہل عراق! تم میں سے سات آدمی ایسے قتل کیے جائیں گے کہ ان کی
شل اصحاب الاعدود بھی ہے) پس مجر اور ان کے اصحاب قتل ہوئے۔

اصحاب الاعدود کا ذکر قرآن کے پارہ عمدہ کی سورہ برق میں آیا ہے۔ اصحاب
الاعدود کی نسبت مفرین نے مختلف اقوال فتنے کیے ہیں۔ مگر وہ کورہ بالا روایت میں
مفرین کے اس قول کی طرف اشارہ ہے جس میں اصحاب الاعدود سے مطلب مر منین
کی وہ جماعت ہے جسے ایک خالم بادشاہ نے نمایت علم کے ساتھ قتل کرایا تھا۔ اُس میں
جلایا تھا اور وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے تھے۔ جب اہل مکہ نے غمار اور بیال وغیرہ
پر علم توڑے تھے اور وہ ثابت قدم رہے تھے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

معاویہ کی مثال اس خالم بادشاہ کی سی ہے جس نے اصحاب الاعدود کو پڑے علم کے
ساتھ مارا تھا۔ مجرمین عدی اور ان کے ساتھیوں کے قتل کے تمام حوالے اہلست کے
حمد شیخ و علماء کے اقوال و کتب سے لیے گئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسے صحابی بھی
قابل تعریف ہیں جو علم و حرم کی ایسی مثالیں قائم کریں؟!

گدھے کی کھال میں صحابی نے صحابی کو جلا دیا!

معاویہ کے نامہ اعمال میں ایک بھی ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ اس کے رفیقوں نے
ایک صحابی محمد بن ابی بکر کو بھوکا پایا ساکر کے مارا اور ایک گدھے کی کھال میں جسم کو ڈال
کر اسے جلا دیا۔ یہ صحابی جن کو اس طرح قتل کیا اور جلایا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بیٹے
تھے۔ بی بی عائشہ کو اپنے بھائی کے قتل کی خبر ملی تو انہوں نے رو رو کر جل محل کر دیے۔
معاویہ کے لیے بد دعا کی اور روزانہ قربت کے ساتھ بد دعا کیا کرتی تھیں۔ یہ بھی روایت
ہے کہ بی بی عائشہ نے بعض لذیز چیزوں سے پر ہیز کیا۔

حضرت علیؓ کو جب خبر ملی تو انہیں برا صدیقہ ہوا لیکن معاویہ کو جب اطلاع پہنچی کہ
حضرت علیؓ کے ایک زیر دست رفتیں کا خاتمہ ہو گیا اور وہ اس طرح قتل کیے گئے تو معاویہ
نے بڑی سرست کا اظہار کیا۔

یہ حرکت معاویہ کے رفت و افسروں عموں بن العاصؓ نے کی اور معاویہ نے اخبار
سرست کر کے اس پر مر تصدیق ثبت کی۔ عمرو بن العاص صحابی بھی ہیں اور ان سے

سامنے جا کر خود اسی پر نعنطن کا موقع پیدا کیا تھا۔ چنانچہ ان دونوں نے معاویہ کو بتایا کہ
جسے اس ذیل دینا کو چھوڑ کر کبھی آخرت کی زندگی میں بھی جانا ہے۔ اس وقت تیرا کیا
حال ہوگا۔ دونوں کے اور امیر معاویہ کے درمیان سخت کلامی ہوئی اور دونوں کو نمائیت
غالمانہ طریقے پر قتل کیا گیا۔

زندہ دفن کر دیا!

عبد الرحمن بن حسان کو معاویہ نے خپتا کہ ہو کر زیاد کے پاس اس ہدایت کے
ساتھ پہنچو دیا کہ اس کو نمائیت بھیاںک طریقے سے قتل کر دیا جائے۔ معاویہ کو معلوم تھا
کہ زیاد و حشیانہ طریقوں کا ماہر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور عبد الرحمن بن حسان کو زندہ
دفن کر دیا گیا۔ صحابیت کا وظیفہ پڑھنے والے اس صحابی مرتبہ سلطان کو زندہ دفن کرنے
والے اس صحابی کے لیے کیا واقع پیش کر سکتے ہیں۔ زندہ دفن کرنے کا یہ واقع بھی تاریخ
اسلام میں پہلا ہی تھا۔ معاویہ کی محدود اولیات ایسی ہی ہیں کہ کسی فرعون، شداد اور
ہلاکو کی زندگی میں بھی ایسی ہوں گا مثلاً میں میں تھیں۔

یہ کہا جائے گا کہ یہ ثابت نہیں کہ خود معاویہ نے زندہ دفن کرنے کا حکم دیا تھا، مگر
اس کا ہواب تو یہ ہے کہ اول تو تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ معاویہ کا حکم تھا کہ بدترین
طریقے سے عبد الرحمن کو قتل کیا جائے۔ دوسرے یہ بالکل ثابت نہیں کہ معاویہ نے
زیاد کے اس قتل پر ندامت کی ہو۔ اس کو سزا و عنا تو در کنار اس بھیاںک والے کی پوری
زندگی معاویہ پر آتی ہے۔

یہاں اس صحابی معاویہ کے حامیوں کے سامنے قرآن کی آیت پیش کرنے کی
ضورت ہے و من مقتول موسنا "ستعذنا" لجزاء وہ جہنم۔ (جو عمداً کسی مم من کو قتل
کرے اس کا بدل جنم ہے) اتنا ہی نہیں بلکہ آگے قرآن کہتا ہے خالنا "فیہا وغضب
الله علیہ و لعنة واعده لعنه علیہما۔ (وہ جنم میں پڑا رہے گا اس پر اللہ کا غضب ہو گا
اور اللہ کی لعنت اس پر ہو گی اور اس کے لیے ہست بڑا عذاب ہے)

قرآن کریم کی اس وعید سے حضرت علیؓ کی اس روایت کا مقابلہ ہے۔ یا اہل
العراق میقتل منکم سبعتہ نفر بعنوانہ مثلمہ کمثل اصحاب الاعدود فقتل حجر و

حدیثوں کی روایت بھی ہے۔ سب ۱۳۹ احادیث ہیں۔ ان میں سے تین پر بخاری و مسلم دونوں کا اتفاق ہے اور ایک صرف بخاری نے لے لی ہے اور دو صرف مسلم نے لی ہیں۔ ہم جیز ان ہیں کہ جو صحابی دوسرے صحابی کے ساتھ اسکی ذمیل اور مسلم آزار حركت کرے اس سے کوئی حدیث کیوں کھلکھلی جاسکتی ہے۔ (صحابت مص ۵۸)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

ان صحابہ میں سے کس کو مانو گے؟

اوپر جو چند واقعات پیش کیے گئے ان میں کتنی صحابہ کا دامن پھسا ہوا ہے۔ یہ سوچ کر انسان پر شان ہو جاتا ہے کہ عوامی عقیدہ کے مطابق ان میں ہر ایک کو مکروہ ستارہ بن سکتا ہے جس کی اقدام سے منزل مل سکتی ہے۔ یہ ستارے تو علاویہ خالف سوتون میں جا رہے ہیں تو کیا انسان کی منزل خالف سوتون میں بھی ہو سکتی ہے؟

یہ اعتراف کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ صحابیت تو بڑی نعمت ہے مگر ایسے بھی اصحاب تھے جو صحابہ کے زمرے میں اس لیے شامل ہوئے تھے کہ انہوں سے توڑ پھوڑ کر کے اسلام کو جاہ کر دیں۔ نام کے لیے تو یہ بھی صحابیوں کی تعریف میں آجائے ہیں مگر یہ وہ ہیں جو ستارہ ہدایت بننا تو کجا اس قابل ہیں کہ ان کی گمراہی کا پردہ چاک کر دیا جائے آکر عوام ان کی نام نہاد صحابیت سے گراہ نہ ہو جائیں۔

یہ اختلاف جو پیش کیے جا رہے ہیں اجتہادی نہیں ہیں۔ یہ تو وہ اختلاف ہیں جو قدر پردازی پر مبنی تھے۔ اور ان کے خود شرکا کا تجزیہ کیے بغیر کوئی انسان صراط مستقیم نہیں پا سکتا۔

خلا اور ایک واقعہ حضرت ابو بکر صدیق کے صاحزادے محمد بن ابی بکر کا تاریخ سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ بھی صحابی تھے مگر حضرت علیؓ اور اہل بیتؓ کے شیدائی تھے۔ حضرت علیؓ کی طرف سے مصر کے عالم مقرر ہوئے تھے۔ ادھر معاویہ نے عمرو بن العاص کو مصر کی حکومت رشتہ میں دی تھی اور جب یہ سورے بازی ان دو صحابیوں میں ہو رہی تھی تو عمرو بن العاص نے معاویہ سے صاف کہہ دیا تھا کہ تمہاری رفاقت سے مجھے دین تو مل نہیں سکتا پھر دنیا بنائے کے لیے میں مصر چاہتا ہوں۔ عمرو بن العاص اور معاویہ کی یہ سودا

بازی تاریخ کا عام واقعہ ہے۔ پس عمرو بن العاص معاویہ کی طرف سے صدر بخت کرنا چاہتا تھا۔ محمد بن ابی بکر ایک جگہ بعض لوگوں کی غداری سے گرفتے اور عمرو بن العاص کی فوج نے گرفتار کر لیا۔ پھر جیسا کہ سابق میں بیان ہوا ان کو پیاسار کھکھل کر قتل کیا اور ان کے جسم کو گدھے کی کھال میں بند کر کے جلا دیا۔

کیا کسی دشمن کو قتل کرنے کا یہی وہ طریقہ ہے جو صحابیت کے شایان شان ہے؟ لیکن ہے کما جائے کہ معاویہ اس کے ذمہ دار نہیں ہیں لیکن عمرو بن العاص تو ضرور ذمہ دار ہیں۔ وہ تو موقع پر موجود تھے مگر وہ بھی تو "صحابی" ہیں۔ ان کا نام بھی تو "حضرت" اور "رضی اللہ عن" کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اب رہی معاویہ کی ذمہ داری تو تاریخ کے صفات پر نظر ٹھہراؤ ایسے تو ذمہ داری بھی عیاں ہو جائے گی۔

غور کچھے کہ تاریخ میں اس واقعہ کا رد عمل تین مختلف "صحابیوں" پر کیا ہے۔ یہ تین معاویہ ہیں۔ حضرت علیؓ معاویہ اور بھی عائشہ۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب حضرت علیؓ کو معاویہ ہیں۔ حضرت علیؓ معاویہ اور بھی عائشہ۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب حضرت علیؓ کو اس بیدارانہ قتل کی خبر پہنچی تو انہوں نے بہت رنج کیا اور قرباً کہ یہ لوگ اسلام کے باقی ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ لیکن معاویہ نہ کہ جب یہ اطلاع پہنچی تو وہ پھولانہ سماں اور بہت خوشی کا احتمار کیا۔ حالانکہ یہ اطلاع ملی تھی کہ مشعوه العلام حتیٰ انتدھر ہے۔ (اس کا پانی روک دیا گیا تھا) یہاں تک کہ اس کی پیاس سے بہت بڑی حالت ہو گئی تھی۔ اگر صرف اجتہادی اختلاف ہوتا تو اس بیداری سے قتل کرنے کا کوئی سوال نہ تھا۔ اور پھر پیاسار کھکھل کے بعد۔ ثم ادخلوه في جهنمه حماوا و احرقوهم (پھر اس کو گدھے کی کھال میں بند کر کے جلا دیا۔) کیا اس کا نام اجتہادی اختلاف ہو سکتا ہے۔ اگر معاویہ یا عمرو بن العاص کے نزدیک محمد بن ابی بکر کا قتل ضروری تھا تو معمولی قتل پر اکتفا کیا جاتا۔ کیا کسی قابل تحلید صحابی کی ذہنیت اسی ظالماں بھی ہو سکتی ہے۔ (صحابت مص ۲۶۰)

معاویہ و توہین رسولؐ!

معاویہ کی صحابیت بھی بھیجی صحابیت تھی۔ جب جگہ صفين میں غار بن یا سر شہید ہوئے تو متعدد صحابہ اور دوسرے مسلمانوں میں یہ چاہا ہوا کہ رسول اللہؐ نے یہ چیز کوئی

فرمائی تھی کہ عمار جس گروہ کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید ہوں گے وہ برحق ہوگا۔ اور ہو فرقہ چالف ہو گا اور ان کو شہید کرے گا وہ دوزخ کی طرف دعوت دینے والا ہو گا۔ یہ حدیث نہایت تواتر کے ساتھ متعدد صحابہ سے مروی ہے۔ ساتیس صحابہ اس کے کسی نہ کسی حکل میں راوی ہیں۔ خود محاویہ بھی ان راویوں میں ہے۔ اور یہ روایت حدیث کی تمام کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ پس جب عمار بن یا سرجنگ صحفن میں حضرت علیؓ کی طرف سے جگ کرتے ہوئے شہید ہوئے تو سب پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضرت علیؓ حق پر اور محاویہ باطل پر ہے اور جب اس حدیث کا چیخہ ہوئے لگا جس سے محاویہ کی اقتدار پر ستان پالیسی کو صدمہ حنپتے کا اندریہ تھا تو محاویہ نے رسول اللہؓ کی ایک محکم و مشور حدیث کی عجیب تاویلات پیش کیں۔

محاویہ نے کہا کہ عمار بن یا سر کے قاتل ہم میں ہیں بلکہ علیؓ ہیں کیونکہ انہوں نے یہ عمار کو میدان جگ میں بھجا تھا۔ اس تشریح اور تاویل کی خبر جب حضرت علیؓ کو ملی تو انہوں نے کہا سچان اللہ کیا بات ہے اس طرح تو حمزہ کے قاتل رسول اللہؓ ملی اللہ علیے و آللہ وسلم ہوئے کیونکہ انہوں نے یہ حضرت حمزہ کو میدان جگ میں بھجا تھا۔

جب یہ تاویل کامیاب نہ ہوئی تو یہ تاویل یہ پیش کی گئی کہ حدیث میں عمار بن یا سر کے قاتل کو ”باغی گروہ“ کہا گیا ہے مگر ہم تو باغیوں کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کے باغی ہیں اور ہم ان کے باغی ہیں۔ اللہ حدیث میں ذکر پا گھمہ (باغی گروہ) اسی معنی میں آیا ہے۔ ہم تو باغی ہیں مگر ہم نے باغیوں کے خلاف بغاوت کی ہے۔ محاویہ ڈھانی اور بے حیائی کے ساتھ رسول اللہؓ کی حدیث کا ذائق اڑا دیتا تھا۔

ابن تیمۃ نے اپنی کتاب ”الصارم المسلول علی شام الرسول“ میں یہی تفصیل کے ساتھ کہ ابن الاعرف یہودی کا واقعہ پیش کیا ہے جس میں محاویہ کے دربار میں یہودیوں کے سردار کے قتل کے تذکرے میں ایک یہودی ابن یا مین کہتا ہے کہ کعب ابن الاعرف کو ”خدر“ سے قتل کیا گیا تھا۔ اس وقت مشور صحابی محمد بن مسلم بھی بیٹھے تھے۔ یہ ان ایک یادو انصار میں سے تھے جو بعض خالص تعلقات کے زیر اثر محاویہ کے ساتھ تھے لیکن محاویہ کے دربار کے اس تذکرے کو بھی برداشت نہ کر کے اور انہوں نے محاویہ کو اسی وقت زندو توحیح کی اور کہا کہ اے محاویہ تمہی سمجھتی میں رسول اللہؓ کی

اسی توجیہ ہوتی ہے۔ کعب بن الاعرف کو ہم نے رسول اللہؓ کی ہدایت کے تحت قتل کیا تھا اور تمہارے ہاں اس قتل کو عذر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وہ بر ایجاد کتے ہوئے اسی وقت معاویہ کی سمجحت سے اٹھ گئے۔ اور حرم کھاتی کہ ابن یا مین کو زندہ نہیں چھوڑ دیں گا۔

کعب بن الاعرف کا واقعہ حدیث کی تمام کتابوں اور تمام تاریخوں میں دیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کعب بن الاعرف نے اسلام اور اللہ کے رسول کی مخالفت اور سب وہشم میں حد کر دی تھی۔ رسول اللہؓ نے خطبہ میں اپنی کی کہ اس دشمن سے کون نجات دلائے گا۔ چند صحابہ نے وعدہ کیا کہ ہم اس دشمن کا خاتمہ کریں گے۔ ان لوگوں نے کعب بن الاعرف کے قتل کے لیے ایک خاص پلان بنایا تھا۔ اور رسول اللہؓ سے اجازت لے لی تھی کہ ہم اس مقصد کے لیے اس سے جو چاہیں کریں۔ چنانچہ اس کے پریشان ہیں۔ اس طرح کی باتیں کر کے اس کی ہمدردی حاصل کی اور باقتوں میں لگا کر یا کیک حلہ کر کے قتل کر دیا۔ اس کا قتل اسلام کے لیے اتنا اہم تھا کہ رات کو اس خبر کے انفار میں رسول اللہؓ جا گئے رہے تھے اور جب قتل کی خبر آئی تو محیر کے غرے بلند ہونے لگے۔

ایسے اہم واقعے کی توجیہ معاویہ کی مجلس میں ہوتی تو اس کے خاص جانی محمد بن سلمہ انصاری بھی بھڑک گئے اور انہوں نے اسی وقت معاویہ پر اپنا غصہ اتارتا شروع کر دیا۔

حسن بھری کی رائے!

معاویہ کے بارے میں حسن بھری کی رائے قابل توجہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں: معاویہ میں چار خھائیں ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی ہوتا تو اس کے عذاب کی تھوار امت مسلمہ پر ہوتی۔ اول یہ کہ اس نے بغیر مشورہ کے ایسے وقت حکومت اسلامی پر قبضہ کر لیا جبکہ صحابہ اور صاحب فضیلت لوگ موجود تھے۔ دوم یہ کہ ایک شرابی نش باز کو جانشین بنایا جو ریشم پہننا اور گانے بھاجانے کا دھمی تھا۔ تیسرا یہ کہ اس نے ابن زیاد کو

ابوسخیان کا بیٹا قرار دیا۔ جبکہ رسول اللہ نے صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ الولد للفراش و للعاهر العجه۔ (بیٹا شوہر کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے) چوتھے یہ کہ اس نے جو اور اس کے اصحاب کو قتل کرایا۔ (الکامل)

ہم اور بتا پکے ہیں کہ یہ صحابی رسول اللہ کی احادیث کی توجیہ بڑی ڈھانی اور بے جائی کے ساتھ کرتا تھا۔ چونکہ عقیدہ صحابیت کے جادو کا اثر عوام پر ہے اس لیے ان کے پسلے تاثرات بھی ہوں گے کہ ڈھانی اور بے جائی کے الفاظ ہم نے بہت سخت استعمال کیے ہیں لیکن اگر لغات میں اس سے بھی سخت الفاظ ہوتے تو ان سخت الفاظ کو استعمال کرنا جائز ہوتا۔ ذرا غور کیجئے کہ زیاد کے استلعلاق کا واقعہ کیا ان سخت الفاظ کے استعمال پر مجبور نہیں کرتا صرف اس لیے کہ زیاد کو حضرت علیؓ کی تہذیب سے منحر کر دیا جائے۔ یہ "صحابی" یہ "امیر" یہ "بوگس کاتب وحی" اور یہ "رضی اللہ عن" اللہ کے گھر یعنی مسجد میں رسول اللہ کے حکم صریح کے خلاف اپنے باپ کے زنا کے ثبوت میں ایک جمیع کے سامنے شادتیں دلاتا ہے اور زیاد کو یہ بھی پڑھاتا ہے کہ تو تمیرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے نطفہ سے ہے۔ زیاد کی دماغ میں بھی یہ خط تھا کہ زیاد بن سعید کی بجائے وہ زیاد ابن ابی سخیان کملانے لگے۔ حضرت علیؓ نے زیاد کو معاویہ کی سازشوں سے متتبہ بھی کر دیا تھا مگر زیاد معاویہ کے دام فریب میں پھنس گیا۔

بی بی عائشہ نے بھی پاراست تو نہیں مگر بالواسطہ زیاد کو اسلامی آپوزیشن محسوس کرائی مگر اس کی ہوں نے بی بی عائشہ کی تنیسہ کو بھی رد کر دیا۔ اس نے بی بی عائشہ کو فریب دے کر خط میں "زیاد بن ابی سخیان" لکھوانے کی کوشش کی مگر انہوں نے اس کے بجائے من عائشہ ام المؤمنین الی اہلہ زنا (تجاذب عائشہ ام المؤمنین اپنے بیٹے زیاد کے نام) لکھا۔ یہ خط اور بی بی عائشہ کے الفاظ زیاد اور معاویہ کی مجلس میں زیر بحث بھی آئے۔ زیاد اپنی اسکیم میں ناکام ہونے پر بہت بگڑا مگر اس کو بعض لوگوں نے سمجھا یا کہ اس میں خدا ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیا تمہارے لیے کافی نہیں کہ بی بی عائشہ اپنائیا لگ رہی ہیں۔ مگر معاویہ نے زیاد کو اسلام کے ایک مسلم اصول سے بخاوت پر آمادہ رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی تاریخ میں معاویہ کی وجہ سے اس شرمناک باپ کا اضافہ ہوا۔ یہ باپ ایسا شرمناک ہے کہ حسن بصری نے ہورائے اس کے بارے میں ظاہر کی ہے، وہ

بالکل صحیح ہے اور اگر ہم نے معاویہ کے متعلق ڈھینت اور بے جائی کے الفاظ استعمال کیے جیں تو ہمیں محدود رکھ جائے۔ م ۲۵۸

مزید فرماتے ہیں:

معاملہ نہی کے لیے یہ ضروری ہے کہ زیاد کی شادت پر ذرا تسلیم سے روشنی ڈالی جائے کیونکہ جماں تک حدیث کی روایت کا تعلق ہے ان سب گواہوں کی وہ زندگی بھی قابل غور ہے جو مقدمہ زنا کے بعد گزری۔ زیاد کی ابتدائی زندگی بست اپنی گزری اگرچہ وہ حرام کی اولاد تھا۔ مگر اسلام کی نظر میں سب پنج بطن مادر سے مخصوص اور قرآن کے الفاظ میں احسن تقویم کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام نے زیاد کے لیے ترقی کے راستے کھول دیے تھے۔ وہ ذہین و مستحد آدمی تھا اس لیے اسے حضرت عمر اور حضرت علیؓ دونوں نے موقع دیا مگر معاویہ نے اس کے لیے کروڑ حصے کا جاں بچایا اور اس کے دماغ میں یہ خناس پیدا کر دیا کہ وہ زیاد بن سعید کے بجائے زیاد بن ابی سخیان کملائے۔ معاویہ کا یہ اندام دونوں کے لیے ڈلت و بد نامی کا باعث تھا۔ زیاد کے لیے اس لیے کہ اس کی ماں کے لیے زانی ہونے کی شرمت ہوتی تھی اور معاویہ کے لیے اس لیے کہ اس کے باپ کے زانی ہونے کی تشریف ہوتی تھی لیکن زیاد نسلی احتیاط کا بھوکا تھا اور معاویہ پر اقتدار پرستی کا بھوت سوار تھا۔ دونوں نے اپنے اپنے شیطانی مقاصد کی مکمل کے لیے سازش کی اور اسلام کی تاریخ میں "استلعلاق" کے شرمناک باپ کا اضافہ کر دیا۔ خانہ خدا میں ایک مجلس منعقد کی گئی جس میں اس اسر کی شادتیں لی گئیں کہ جس نطفے سے زیاد پیدا ہوا ہے وہ معاویہ کے باپ ابوسخیان ہی کا نطفہ تھا۔ اس لیے زیاد ابوسخیان کا بیٹا اور معاویہ کا بھائی ہے۔ الہست کے تمام محدثین و مورخین اس بات پر احتجاج کرتے ہیں۔ اس بارے میں رسول اللہؐ ایک فیصلہ کن اصول قائم کر گئے ہیں کہ الولد للفراش سعاهر العجه۔ (چچے اس کا ہوتا ہے جو قانوناً شوہر ہو اور زانی کے لیے پتھر ہے) اس خاص معاملہ میں بجائے پتھر کے زانی کی طرف بینی کی نسبت کی جا رہی ہے۔

یہ بات نہیں کہ زیاد کا اس شرمناک مجلس کے انعقاد سے کوئی مطلب نہ تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ شادتوں کے وقت وہ خود مجلس میں موجود تھا۔ کیونکہ ایک شادت میں جب گواہ نے بیان کیا کہ ابوسخیان نے عورت کی خواہیں ظاہر کی تو سعید کو پیش کیا گیا

جب وہ زنا کر کرکا اور سعیدہ باہر نکلی تو اس کے شرم کے مقامات سے مٹی نکل رہی تھی۔ جب گواہ نے یہ بات بیان میں کہی تو زیاد پلا اٹھا کر کم بجت گواہی دیتا ہے یا گالیاں دیتا ہے۔

یہ بھی نہ سمجھا جائے کہ اس زمانے کی عرب سوسائٹی میں عرب تمدن ایسا تھا کہ اس قسم کی پیلک شادتوں سے ابوسفیان کے بیٹے معاویہ اور سعیدہ کے بیٹے زیاد کی توہین نہیں ہوتی تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو معاویہ کا پیٹا عبدالرحمن وہ اشقار نہ کرتا جن میں ایک شعر یہ ہے:

ان یقال ایوک عف و ترضی ان یقال ایوک زان
(کیا تو اس پر غصے میں آ جاتا ہے کہ تیرے باپ کو صاحب عنت کہا جائے اور اس پر راضی ہوتا ہے کہ تیرے باپ کو زانی کہا جائے)

تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ اکثر صحابہ جو اس وقت زندہ تھے استبلحاق کی اس مجلس کو اصول اسلام کے خلاف کھجھتے تھے۔ اور اس بارے میں انہوں نے اپنی رائے کو پوچھیا۔ بھی نہ رکھا تھا لیکن معاویہ نے اقتدار کا جال ایسا پھیلایا تھا کہ کم از کم شام میں ایسی فضا ہو گئی تھی کہ معاویہ کے مقابلے میں کسی کو مظلوم مقابلے کی ہمت نہ تھی۔ طبیری میں معاویہ کا ایک پیام ہے جو معاویہ نے حضرت علیؓ کو بھیجا تھا۔ اس میں بڑے فرے کہا تھا "علیؓ سے کہہ دنہا میں نے اپنے مقلدین کی الیٰ جماعت پیدا کی ہے جو میرے کنے پر بده کے دن جمع کی غماز پڑھنے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔"

ہر کیف استبلحاق کا یہ شرمناک مظاہرہ معاویہ نے کرایا اور صرف اس لیے کرایا کہ زیاد کو حضرت علیؓ کی جماعت سے توز کر اپنی طرف لانا مقصود تھا۔ معاویہ کا مطلب اس مجلس استبلحاق منعقد کرنے سے کیا تھا۔ اس بارے میں مورخین یا محمد شیخ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اہل تشیع تو درکنار اہلسنت میں بھی کوئی حدیث یا مورخ ایسا نہیں ملا جو معاویہ کے اس فعل کی تائید کرتا ہو۔ لیکن صحابت کے اس غلط تصور کے باعث معاویہ کی روایت کر دے احادیث قبول کر لی جاتی ہیں۔ یہ کہ کہ کہ حجاج تھا جرائم کی خوبی فرست پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور بعض جرائم کی تاویل بھی اسی جذبے کے تحت کی جاتی ہے کہ معاویہ حجاجی تھے اور حجاجی کی روایت اس کے چال چلن کی

تحفیں کے بغیر قول کر لئی جائیے۔ (صحابت م ۲۲)

قابل مصنف نے ایمرو معاویہ کے تمام اعمال کا غالباً ان الفاظ میں بیان کیا ہے: یہ تھی معاویہ کی صحابت جس پر بعض سادہ لوح مسلمان والا و شیدا ہیں۔ ممکن ہے اس کے مقابلے میں کوئی ایسا واقع معاویہ کا پیش کیا جائے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ معاویہ کو رسولؐ کی عزت کا پاس دخالت تھا۔ لیکن یہ واضح رہے کہ معاویہ کا ذہب اقتدار پرست تھا۔ اگر کسی موقع پر اقتدار کے مخاطب کے لیے محبت رسولؐ کا مظاہرہ مفید معلوم ہوا تو اس سے انکار نہیں تھا۔ اور اگر اقتدار کے مقاصد کی سیلی رسولؐ کی توجیہ یا اصول اسلام کی پامالی یا اسلامی تعلیمات پر م Hutchinson کرنے سے ہوتی ہو تو ان باتوں سے بھی انکار نہ تھا۔ اقتدار کے مقاصد کے لیے گالیاں دنہا، گالیاں کھانا، دولت لانا، دولت لوٹنا، اگر کسی کو انعام و اکرام اور سکراہوں سے نہیں بھیجا سکتا تو اس کو قتل کرنا یا زہر کھانا، رسولؐ کی حدیث پر زور دننا اور ان کی حدیث کا مذاق اڑانا۔ سب کچھ معاویہ کے نزدیک جائز تھا۔ اسلام کی کوئی بات اگر اقتدار کے لیے منید ہے تو اسے قبول کرنا اور اگر کوئی بات اقتدار کی راہ میں حاصل ہے اسے چھوڑنا اور اس کا مذاق اڑانا معاویہ کے کیر کرنا ہے تو اعتمد تھا۔ (صحابت م ۲۲)

معاویہ کے حق علی ہمار رہا اور صاحب نے واقعاً "حق ادا کر دیا۔ ان کی ہستی چاروں طبق کھول کر سامنے رکھ دی۔ امید ہے کہ اس سے طالبین حق کی پوری تشقی ہو جائے گی۔ پھر بھی اگر کچھ کسرہ گئی ہو تو اب طالب مومن قریش مطبوعہ کتبہ تحریک ادب لا ہو۔

شیعان حیدر گرار کے خلاف کتابوں کا سیلا ب

شیعہ دشمنی نہیں اسلام دشمنی کی علامت ہے

قیام پاکستان سے قتل ہمارے خلاف جو دل آزار کتائیں شائع ہوتی رہی ہیں اس کا جواز یہ پیش کیا جاسکتا ہے کہ یہ اگر یہ دل کی سازش تھی کہ وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی خاطر اس قسم کے فروعی اختلافات کو ہوا رکھا تھا جس کا مقصد مسلمانوں کو آپس میں لڑانا تھا اور اس قسم کی دل آزار کتائیں لکھنے والوں کی پشت پناہی و ہمت افزائی کرتا تھا اسکر مسلمان پاہم دست و گریبان ہو کر کمزور ہو جائیں اور اگر یہ دل کے عاصیانہ قبیٹے

کے خلاف آواز اخانے کے بجائے اپنے داخلی معاملات میں الگ رہیں۔
 لیکن قیام پاکستان کے بعد اس قسم کی دل آزار کتابوں اور قابل ذمہ مواد کی
 اشاعت کو کیا نام دیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی انگریزوں کی سازش ہو اور مخفی
 استغفار اپنے ایجنسیوں کی وسایت سے پھرایی ملک کو دہرا رہا ہو۔ گزشتہ چند سال سے فرقہ
 وارست کی بیماری میں روزافروں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ہوس دولت میں جلا ہو کریا
 جائیں ہزار دریال ہو کر اس مرض کو محظوظ کر تجویل کر رہے ہیں۔ اگر یہ کتابیں فرقہ
 وارست یعنی شیعہ دشمنی تک محدود رہتیں تو اس کا اسقدر ملال نہ ہوتا۔ ہم گزشتہ چودہ
 صدیوں سے طوکی استبداد کا ٹھکار ہوتے آ رہے ہیں لیکن انہوں اس امر کا ہے کہ ان
 کتابوں میں بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں ان کے
 سیاسی حریف ابوحنیفیان کو اور سورہ مائدہ کی رو سے حضرت ختمی مرتبت کے وارث و
 جانشین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے مقابلے میں ان کے سیاسی حریف محاویہ
 کو اور حضرت امام حسینؑ کے مقابلہ و قالی زیند کو بڑھایا اور سر ایسا جا رہا ہے۔ ان طلاقہ
 اسلام کو اہل بیتؑ اور خود بانی اسلام کے مقابلے میں اہمیت دنادین کے خلاف سازش
 کی ابتداء ہے کہ اگر حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خانزادہ رسالت کی
 مقدار و مقدس شخصیتوں کی اہمیت و علت کو مسلمانوں کی تلاہوں میں گھانے میں
 کامیاب ہو گئے تو اسلام کی عمارت کو نہیں بوں ہونے میں کوئی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔
 یا ایک "انتقلابی نہ ہب" کے بجائے رکی نہ ہب بن کر رہ جائے گا۔ اسی سوچے سمجھے
 منسوبے کے تحت ان محترم شخصیتوں کی توہین و تفحیک کی جا رہی ہے۔ اگر یہ اپدنا راوی
 ہے خیر ملاں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اہل بیتؑ کی توہین کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو یہ
 ان کی محدود و سطحی ذہن کی پیداوار ہے و گرتنے جن کی علت و عصمت کی گواہی خود آئیہ
 تبلید رہی ہو؛ جس کی تھا پر حل اتی شاید ہو؛ جس کی مودت کو ہر مسلمان و مومن پر
 فرض قرار دیا گیا ہو اور جن پر درود کے بغیر عبادت مکمل نہ ہو سکتی ہو اور جن کی اجتماع
 حاصل ایمان ہو، جو خدا کے بھتیجی و مصطفیٰ بندے اور مطمئن نفس ہوں، ان کے مرتبے کو
 PETRO GOLD کی زکوٰۃ سے آسودگی حاصل کرنے والے کیا گھانا کہتے ہیں البتہ
 اس طرح اپنی وہ نبی کی شیوتوں ضرور فراہم کر دیتے ہیں۔ ذیل میں ہم ان ہزاروں

کتابوں میں سے چند کتابوں کی فہرست فراہم کر رہے ہیں جو ہمارے خلاف شائع ہو چکی
 ہیں جس میں نہ صرف ہمیں مخالفات گالیاں دی گئی ہیں بلکہ حضور صور کائنات اور ان
 کے اہل بیتؑ کے خلاف یادو گوئی و ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔ ان کتابوں کی لغو و لچر زبان
 چڑھ کر ان مولویوں کے مبلغ علم ہونے کا پتہ چلتا ہے کہ یہ کہہ نہ تراش عقل و ہوش ہی
 سے عاری نہیں ہیں بلکہ بازاری بھی ہیں۔ وہ جس قسم کی بازاری زبان استعمال کرتے ہیں
 اس سے کوئی معمولی پڑھا کھانا انہیں بھی محتاط ہونے کے بجائے تھفڑت ہو سکتا ہے مگر ان
 کی خرافات سے تھق نہیں ہو سکتا لیکن کتابوں کا یہ سل رواں ایک مظہم سازش ہے۔
 اس قسم کی کتابوں کی اشاعت کے تاتاچ چنج نہیں تو مستقبل میں ضرور برآمد ہوں گے۔ یہ
 بذریع لوگوں کے ذہنوں کو ہموار و گراہ کیا جا رہا ہے تاکہ عامۃ المسلمين کے دلوں سے
 حضور صور کائنات اور ان کے اہل بیتؑ کی علت کو گھٹا کر اپنے مقصد و اہداف کو پورا
 کیا جائے اور یہ سب کچھ ایک ایسی حکومت کے اشارے پر ہو رہا ہے جو خود کو خادمین
 ہمیں کہتی ہے اور اپنی پوری دولت اتحاد میں المسلمين کے بجائے انتشار میں المسلمين
 پر تحریک کر کے مغربی طاغوتی طاقتوں کے اہداف کو پورا کر رہی ہے۔
 یہاں ہم ان ہزاروں کتابوں میں سے چند کتابیں اور ان چند کتابوں میں کچھ حوالے
 مسلمان عالم خصوصاً شیعیان حیدرگار کے مطلع کے لئے جوں کر رہے ہیں بلکہ یہ
 معاوقدرے کم توہین آمیز ہیں۔ اس سے زیادہ توہین آمیز جملے شیعہ تور کنار کوئی باحیث
 دیا غیرت سنی مسلمان بھی برواشت نہیں کر سکتا۔ ہم بھی یہ حوالے پیش نہ کرتے جس
 سے مسلمانوں کی دل آزاری ہو گرہارا مقصود نہ ہب اسلام کا لبادہ اوڑھ کر خانوادہ
 رسالت کے ان شامان رسولؐ کی سازش کو طشت از بام کرتا ہے اور تمام قطبی
 فیر جاندار، باحیث اور انصاف پسند مسلمانوں کی غیرت کو جگانا مقصود ہے تاکہ وہ خواب
 غلط سے بیدار ہو کر ان دشمنان رسولؐ و دشمنان اہل بیتؑ کے خلاف مشترک موقوف
 اختیار کریں۔ معمولی و فردی باتوں پر دست و گرباں ہونے والے ناموس رسولؐ و اہل
 بیتؑ کے مقابلے میں جنم پوشی و تخلف سے کام نہ لیں۔ پسدار غیرت سے مخمور مسلمان،
 عشق رسولؐ کو ایمان کھنے والے مومنین، پاہ صحابہ کی علت پر کٹ مرنے والے
 رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ کی عزت خاک میں ملا رہے ہیں اور عالم اسلام چذبات و

فرقداریت کے سیال میں بہہ کر خاموش تماشائی ہنا ہوا ہے۔ صدمہ تو یہ ہے کہ حکومت پاکستان جو خود کو اسلامی جموریہ کہتی ہے لیکن حضرت نبی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیتؐ کی کروار کشی کرنے والوں کے خلاف خاموش ہے بلکہ تماشائی بھی ہوئی ہے۔ یہ نجیک ہے کہ اقیلت کی خاطر آکثریت کو ناراضِ ضمیں کیا جاتا ہے لیکن یہ معاملہ رسولؐ اور ان کے اہل بیتؐ کا ہے اور اگر حکومت اس نتیجے پر بخچ چکی ہے کہ رسولؐ اور اہل بیتؐ شیعوں کا مسئلہ ہے تو ہمیں اس کی فکر نہیں کہ کون سا کتنا کمان بھوک رہا ہے کیونکہ جسے رسولؐ اور اہل بیتؐ مل گئے، اس کے سامنے دنیا کی تمام نعمت و دولت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اگر ہم رسولؐ اور ان کے اہل بیتؐ کی محبت میں کافر قرار دینے جاتے ہیں تو ہمیں یہ کفر حلیم ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ اکثریتِ دھوپیں حکومت کے سیاسی مفاد میں آڑے آٹی ہے اور حکومت اپنی کمزوری اور سیاسی مفاد کے پیش نظر ان مادر پدر آزاد اجنب ملاویں کی خرمیتوں کے خلاف اب کشائی نہیں کرتی لیکن حکومت کی یہ مصلحت کوئی یہ سرد صریٰ یہ جانبداری یہ نا انسانی یہ بے حصیٰ یہ مفاد پرستی یہ تناقض یہ تجاہل اور یہ کمزوری اسلام دشمن اور پاکستان دشمن طائفوں کو مصبوط کرنے کے حرادف ہے اور اسی خاموشی کی وجہ سے ہر سال ہزاروں افراد فرقہ داریت کی بیہنچت چڑھ جاتے ہیں اور اگر حکومت کی خاموشی و جانبداری کا یہی عالم رہا تو بدتر جس ایک دن پورا پاکستان فرقہ داریت کی پیٹ میں آجائے گا اور پھر اس کے شفطے استمرار بلکہ ہو جائیں گے کہ انہیں بچانا اور پاکستان کو بچانا مشکل ہو جائے گا۔ اب جبکہ ملک سیاست کے میار شکاریوں اور نہ ہب کے نام نہاد ٹھیکیداروں کی وجہ سے چاہی و غانہ جگلی کے کنارے پر بخچ چکا ہے اور ہر شخص دشمن عزیز پاکستان کے مستقبل کے بارے میں خوفزدہ و ہراس اور بھوک و شہمات میں چلا ہے۔ ضرورت اس امریکی ہے کہ حکومت تمام مصلحتوں کو پس پشت ڈال کر اپنے فرانسِ حصیٰ کے قاضوں کو پورا کرے اور ان تمام کتابوں کو وضیط کرے جس میں شیعوں کی توبین کی گئی ہو یا حضور سرور کائناتؐ اور ان کے اہل بیتؐ کی علیت کو گناہ کیا ہو یا صحابہ کرامؐ کی تنقیص کی گئی ہو خواہ صحابہ کرام کی تنقیص صحاح سنتی میں کیوں نہ ہو کیونکہ بخدا مواد صحابہ کرام کے خلاف خود المنشت کی سبتر کتابوں میں ملتا ہے۔

- ۱۔-الدین الحاصل حافظ عبدالرزاق
- ۲۔-تختیہ ادارہ تقدیمیہ اوسیہ، چکوال
مولانا منظی بشیر احمد پروری
- ۳۔-تحقیق حد ناشر کا پڑھ: کتب خانہ رشیدیہ۔ پسرور، سیالکوٹ
- ۴۔-کیا شیعہ مسلمان ہے؟ قاری اندرندیم
- ۵۔-ناشر کا پڑھ: تحریک تحفظ اسلام (گلگت) پاکستان
- ۶۔-شیعہ ائمہ عشیرہ دائرہ اسلام سے معلوم
- ۷۔-خارج کیوں ہے؟ تحقیق بلازہ
- ۸۔-ناشر کا پڑھ: مجاہدین ناموس رسالت، پاکستان
- ۹۔-شیعہ ائمہ عشیرہ کے کفر و ارتداد کے مسموم دار المبلغون لکھنؤ
- ۱۰۔-خلافت معاویہ و بنی زید متعلق علماء کرام کا مختصر فتویٰ
- ۱۱۔-ناشر کا پڑھ: کتبہ اعلیٰ تہلہ سادات، بیرون ولی گیٹ، مکان محمد احمد عباسی
- ۱۲۔-خلافت معاویہ و بنی زید ناشر کا پڑھ: اقبال کتاب گھر، صدر، کراچی
- ۱۳۔-سیرت علیٰ قرآن کریم کی روشنی میں محمد یوسف بجواب کو کب دری
- ۱۴۔-ناشر کا پڑھ: تحفظ ناموس صحابہ، چوہرہ ہل، راولپنڈی
- ۱۵۔-مصنف "خلافت معاویہ و بنی زید" محمد یوسف
- ۱۶۔-ناشر کا پڑھ: تحفظ ناموس صحابہ، چوہرہ ہل، راولپنڈی
- ۱۷۔-مصنف "خلافت معاویہ و بنی زید" محمد احمد عباسی اپنے عقاوہ
- ۱۸۔-نظریات کے آئینے میں ناشر کا پڑھ: ادارہ تحفظ ناموس اہل بیت، پاکستان-219-A، بلاک-C، نارتھ ناظم آباد، کراچی
- ۱۹۔-القول المقبول فی بحث الرسول مولانا فیض احمد افسی
- ۲۰۔-ناشر کا پڑھ: مکتبہ اویسیدر تھویر، مکان روڈ، بہاولپور
- ۲۱۔-ابتدائی ماتم غلام رسول قادری (خطیب جامع مسجد A-219، بلاک-C، نارتھ ناظم آباد، کراچی

- ۱۔-نکاح امام کلثوم مصنف کاتام
- ۲۔-امام الہست احمد بن حبل ناشر کا پڑھ: نامعلوم
- ۳۔-کاور ابتلاء ڈاکٹر محمد فرش مصري
- ۴۔-ترجمہ= محمد صادق غیلی ناشر کا پڑھ: جامدہ ابی بکر الاسلامیہ، کراچی نمبر ۳۔ فون: 461921
- ۵۔-تحذیر المسلمين عن کید الکاذبین حافظ عبدالرزاق، چکوال
- ۶۔-فتاویٰ محدث ابوالامام حاجی نواب الدین گولڑوی ناشر کا پڑھ: نامعلوم
- ۷۔-تجدد و باہیت ابوالاامام حاجی نواب الدین گولڑوی
- ۸۔-خلافت و ملوکت ناشر کا پڑھ: نامعلوم
- ۹۔-محب اہل بیت کون؟ سید شیر حسین شاہ تقدیمی
- ۱۰۔-مجددی خطیب جامع مسجد القاروی، حافظ آباد ناشر کا پڑھ: صاحزادہ سید ندا حسین شاہ تقدیمی۔ مجددی نائب نائم جامد تقدیمی
- ۱۱۔-رضویہ انوار الطوم، دہنکے روڈ، حافظ آباد
- ۱۲۔-حضرت علی سائیوں کی نظریں ابو زینیڈ محمد بن بہت بجواب اعمال روز عاشورہ (صدر تجییت محبین صحابہ)
- ۱۳۔-ناشر کا پڑھ: تجییت محبین صحابہ، چوک شہید گنج، گندزا بازار لاہور مولانا محمد عبدالرشید نعماںی
- ۱۴۔-حب صحابہ اور رو شیعہ کے روپ میں ناشر کا پڑھ: علی مطہر نقوی امرودہوی۔ ادارہ تحفظ ناموس اہل بیت، پاکستان-
- ۱۵۔-A-219، بلاک-C، نارتھ ناظم آباد، کراچی

- ۲۹- مروان ابن احتم حکیم فیض عالم صدیقی
ناشر کا پتہ: مکتبہ عزیزی، مسجد قدس، چوک دا گران، لاہور
- ۳۰- حق نواز جہنمگوی کی پندرہ تاریخ ساز تحریریں
ناشر کا پتہ: ادارہ نشریات اسلام، اردو بازار، قدیمی مارکیٹ، لاہور
- ۳۱- تاریخ خوب شید مولوی عبدالغفور لکھنؤی مولوی عبدالغفور لکھنؤی
- ۳۲- تاریخ اسلام کا نام تہاد اسلامی انقلاب ناطع
ناشر کا پتہ: دارالاشععت، کراچی
- ۳۳- ایران کا نام تہاد اسلامی انقلاب ناطع
اور آئت اللہ علیٰ فیضی
غالم کون؟ عراق یا ایران
ناشر کا پتہ: ناطع
- ۳۴- حرمت حد سید محمد مصوم جیلانی
ناشر کا پتہ: سید محمد مصوم جیلانی
- ۳۵- نصیحتہ الشیعہ مولف: احتشام الدین مراد آبادی
ناشر کا پتہ: مکتبہ صدیقیہ، بیرون بورگیٹ، ملائن شیخ الحدیث مولانا محمد علی
- ۳۶- مجموعہ رسائل ملک عبد العزیز منا عمر ملائی (مرعوم)
ناشر کا پتہ: ناطع
- ۳۷- فناز شریعت اور فقط جعفریہ چہدری امام اللہ ایڈود کیٹ۔ گجرات
ناشر کا پتہ: قاروئی کتب خانہ، بیرون بورگیٹ، ملائن
- ۳۸- آئمہ کا فرمان مظہم مختی بشیر احمد صاحب
خطیب شاہی مسجد۔ پرورد، سیالکوٹ
ناشر کا پتہ: کتب خانہ رشیدیہ۔ پرورد، سیالکوٹ
- ۳۹- ذکر عزیز امیر المؤمنین سید ناجیہ م-ق۔ احمد، لاہور
ناشر کا پتہ: کتب خانہ رشیدیہ۔ پی اے ایف، لیافت کالونی، سرگودھا۔ فون:

- ۴۰- تورستخ: حسین آباد، ناروال
ناشر کا پتہ: مدینہ بک ڈپ، ناروال
- ۴۱- مولانا رشید احمد صاحب گلگوہی
ناشر کا پتہ: دارالاشععت بالمقابل مولوی سافر خانہ، کراچی نمبرا
- ۴۲- حق نواز شید احمد اوسی رضوی
ناشر کا پتہ: مکتبہ اویسیہ، رضویہ، ملائن روڈ، ملائن
- ۴۳- مولوی اللہ یار خاں صاحب
آف پکڑا الہ۔ میانوالی
ناشر کا پتہ: ناطع
- ۴۴- محمد اوریں ہاشمی
ناشر کا پتہ: یادگار معاویہ، پاک کالونی، راوی روڈ، لاہور
- ۴۵- علامہ خالد محمود صاحب
ناشر کا پتہ: ادارہ بشریت
- ۴۶- عبد الجلیل قادری
ناشر کا پتہ: بزم ٹانی اشین، بیزار لکھنؤی منڈی اندر وون اکبری گیٹ، لاہور
ناشر کا پتہ: مولانا حق نواز شید کا پیغام ناطع
- ۴۷- امت سندھ کے نام
ناشر کا پتہ: شعبہ نشر و اشاعت، پاہ مجاہد پاکستان
ناشر کا پتہ: شعبت ملائے امت کی نظریں ناطع
- ۴۸- مولانا کلیم اللہ ربانی
ناشر کا پتہ: مجاہدین ناموس رسالت، پاکستان
ناشر کا پتہ: نذر احمد شاکر
ناشر کا پتہ: مکتبہ جامع الحج، کراچی
ناشر کا پتہ: شید اور حضرت علی
ناشر کا پتہ: حق نواز شید لاہوری، پی اے ایف، لیافت کالونی، سرگودھا۔ فون:

- ناشر کا پتہ: میری لا - بی بی
مولانا احمد یار خاں بدایوںی
خطیب جامع چوک پاکستان گجرات
- ناشر کا پتہ: میر حادیہ پر ایک نظر
تألیف = امیر حادیہ
۵۰- تاریخ ابوالقداء
- ناشر کا پتہ: ساجزادہ اقتدار احمد خاں - فتحی کتب خانہ - گجرات پاکستان
تألیف = الملک الوریج عما الدین
ابوالقداء امام الجشت علامہ استیعلیٰ
ابن علی - والئی حات (شام)
ترجمہ = مولوی کرم الدین حنفی انگریز مدرس
- ناشر کا پتہ: مکتبہ تحریر ادب (رجڑہ) پیر اخبار انا رکلی لاہور
۵۱- حضرت عمر فاروق کے سرکاری خطوط ڈاکٹر خورشید احمد فاروق
- ناشر کا پتہ: ادارہ اسلامیات انا رکلی لاہور
۵۲- عمر فاروق اعظم محمد حسین ھیکل۔ ترجمہ = جیب اشر
- ناشر کا پتہ: میری لا بی بی - چوک انا رکلی لاہور
مولانا مفتی رشید احمد
۵۳- مکرات حرم
- ناشر کا پتہ: محمد سعید حنفی جامع مسجد بابو محلہ صدر چھاؤنی سیاگلوٹ
۵۴- کفر کا تعالیٰ جائزہ - واجب القتل ناطحہ
- کون؟ برطانیہ کا رشدی - ایران کا رشدی
فتحی - پاکستان کا رشدی شید?
- ناشر کا پتہ: سپاہ صحابہ اسٹوڈیس فیڈریشن سرگودھا
۵۶- خاموش کب رہو گے؟ ناطحہ
- ناشر کا پتہ: رابطہ درس حسینہ تعلیم القرآن نزدیکی اپہال سرگودھا
۵۷- شید کائنات کا بدترین اور قاری عطاء الرحمن شہزادی
- غاییہ کافر کیوں؟
ناشر کا پتہ: انجمن سپاہ صحابہ پاکستان
۵۸- شید حضرات کی اسلام سے بغاوت قاری انگریز

- ناشر کا پتہ: راوی روڈ لاہور
مؤلف = مولانا قیض احمد اوسی
ناشر کا پتہ: مکتبہ اوصیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور
۵۹- شید کے کفریات ناطحہ
- ناشر کا پتہ: منجانب = سپاہ صحابہ پاکستان
ابو حادیہ محمد اوریں ہاشمی
امیر المؤمنین بن زید
ناشر کا پتہ: ناطحہ
۶۰- امیر المؤمنین بن زید ابن حادیہ ناطحہ
اکابر اسلام کی نظریں
- ناشر کا پتہ: مجلس حضرت مہمان غنی، کورنگی نمبر، کراچی نمبر ۳
۶۱- کائنات کا بدترین کافر فتحی ناطحہ
- ناشر کا پتہ: منجانب = قاتح ایران فاروق اعظم فورس پاکستان
محمد عطا اللہ بن دیالوی
۶۲- واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر امیر تحریک دفاع صحابہ پاکستان
- ناشر کا پتہ: تحریک دفاع صحابہ پاکستان
مولانا ابوصہبب روی پھلی شری
۶۳- شید کرلا اور بن زید
- ناشر کا پتہ: ابو سعیان اکیدی کراچی
۶۴- حضرت ابو ذر غفاری
- ناشر کا پتہ: میری لا بی بی
الحج مولانا حسن محمد
خطیب جامع مسجد محمدی نوکھر گورانوالہ
۶۵- سیدنا حسین اور امیر بن زید
- ناشر کا پتہ: ناطحہ
احمد زکی مفتون
۶۶- عمر ابن عبد العزز

اقارات = مولانا حنفی نواز جہنمکوی

ناشر کا پتہ: الجمن سپاہ صحابہ پاکستان

۵۹۔ شیعہ کا فریکوں؟

حقائق و دلائل

خطبۃ المسنۃ حضرت علام محمد رمضان

تعالیٰ - حب فرمائش مناظر من اغیر

حضرت مولانا عبدالخفار تونسی

سرہت المسنۃ فورس پاکستان

ناشر کا پتہ: شعبہ نشر و اشاعت المسنۃ فورس پاکستان - چکوال شری پاکستان

۶۰۔ نقد جعفریہ (جلد اول)

مناگر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی

ناشر کا پتہ: مکتبہ نوریہ حسینیہ جامد رسولیہ شیرازیہ "امیر روڈ" بلال سعیج، لاہور - فون:

227228

۶۱۔ تین شریفین کے خلاف فہمی

قاضی محمد اسلام سیف پوری
کے خطرناک عرماں

ناشر کا پتہ: جامد تعلیم الاسلام "ماموں کا بھی، ضلع فیصل آباد

محمد الدعوۃ الاسلامیہ شیخ الاسلام

ناشر کا پتہ: طارق اکیدی، فیصل آباد

حضرت مولانا ضیاء القاسمی
خطبات قاسمی (جلد اول)

ناشر کا پتہ: مکتبہ قاسمیہ اے بلاک "غلام محمد آباد" فیصل آباد

۶۳۔ دو بھائی - ابوالاعلیٰ مودودی و فہمی
ناشر کا پتہ: عالی مجلس تحفظ اسلام، گراچی

۶۴۔ ہم ما تم کیوں نہیں کرتے؟
قاضی مظہر حسین امیر تحریک ندام المسنۃ

ناشر کا پتہ: عالی مجلس تحفظ اسلام، گراچی

۶۵۔ مروجہ ماتم حسین
برق التوحیدی

ناشر کا پتہ: مکتبہ اہلسنت و انجمات، ضلع فیصل آباد

۶۶۔ عقائد کے پرداز
ابوالحسن محمد عظیم الدین صدیقی

ناشر کا پتہ: مجلس حضرت مدن فہی، گراچی

غلام رسول قادری نوشای

خطبہ جامع مسجد نور سعیج، ناروال

۶۷۔ حضورؐ کی چار صاف جزا دیاں

فیض عالم صدیقی

ناشر کا پتہ: نامعلوم

۶۸۔ عترت رسول

ناشر کا پتہ: درائی کب مینٹ - 28 لیک روڈ، نیوار کلی، لاہور

۶۹۔ سلمان رشدی اور شیعہ مجتہدین
ناہ معلوم

ناشر کا پتہ: نامعلوم

۷۰۔ ایک مشن - دوروپ

ناشر کا پتہ: نامعلوم

۷۱۔ اگر ایک کافر تو وہ سرا مسلمان کیوں؟ نامعلوم

ناشر کا پتہ: سنی حجڑک طبا - لاہور، پاکستان

۷۲۔ عدالت حضرات صحابہ کرام

فضائل صحابہ کرام، تحفہ امامیہ

ہم سنی کیوں چیز مسئلہ عزاداری

اور تعلیمات الہی، بیت سنی

ندہب سچا ہے، شیعہ حضرات سے

۷۳۔ اسوالات، تعلقہ الاجیار

شیعہ اعتراضات کا جواب

اور رور فرض و بدعت کے تمام

مولفین کی کتابیں ملنے کا پتہ

ناشر کا پتہ: (کتب) کتب ٹھانیہ، قور بادا نمبرا گوجرانوالہ

۷۴۔ فہمی اور انشا عذری کے بارے میں
مولانا محمد منکور نعمانی

علمائے کرام کا مختصر فیصل

ناشر کا پتہ: نامعلوم

۷۵۔ دعائیہ کلمات کفن پر کتبخی کی اصل

فضل الرحمن ابن حیان محمد خطبہ

رسالہ حق چار بار	دسمبر، اگست ستمبر، جتوری، جولائی، جولائی ۱۹۹۰ء
رسالہ غلو نظر	اکتوبر، اگست، نومبر، جولائی، ستمبر ۱۹۸۹ء
رسالہ بکیر	اگست ۱۹۹۲ء
رسالہ شش الاسلام	جولائی، ستمبر ۱۹۹۰ء۔ جولائی، اگست ۱۹۸۸ء
حضرت مولانا احمد رضا خان	اگست ۱۹۸۸ء۔ جولائی، اگست ۱۹۸۷ء۔ ستمبر، اکتوبر ۱۹۸۷ء
دری اعلیٰ ابرار احمد بکری	جون، جولائی، جتوری ۱۹۹۰ء۔ اگست ۱۹۹۰ء
ماہنامہ "عترت" لاہور	نومبر، ستمبر ۱۹۹۲ء۔ اکتوبر، نومبر ۱۹۸۷ء
حثیثم الحدیث لاہور	جولائی، اگست ۱۹۹۰ء۔ نومبر، اکتوبر ۱۹۸۶ء۔ اگست ۱۹۸۹ء
الحدیث	جتوری، اگست ۱۹۸۹ء۔ نومبر، ستمبر، اگست، اکتوبر ۱۹۸۷ء
خدمات الدین	جولائی، اگست ۱۹۹۰ء۔ ستمبر ۱۹۸۸ء

نام طبع	مبارک مسجد، اسلامیہ کالج، رٹلوے روڈ، لاہور
۷۶- تاریخ شید اور مسلمانوں پر مقام	حافظ سید محمد، میانوالی سیف اسلام شید کے ہزار سوال کا جواب کا مقدمہ اور ابتدائی حصہ
۷۷- تحریر المسلمين من کید الکاذبین	مولانا احمدیار، جامع مسجد توکنج حسین آباد، نارووال، ضلع سیالکوٹ
۷۸- عقائد الشیعہ	مولانا حافظ محمد، میانوالی
۷۹- ساخت کربلا	ڈاکٹر اسرار احمد
۸۰- رب کے کوئیوں کی حقیقت	مولانا محمود الحسن بدایونی
۸۱- شید کا بائیکات کرنا	نام طبع
۸۲- تم ما تم کیوں نہیں کرتے؟	مولانا عطیر حسین
۸۳- تحریک خدام الملہت پاکستان	ان چھ کتابوں کے علاوہ ہم ہزاروں رسائل و جرائد سے چھ درسالوں کے حوالے آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں جس کے محتالے سے آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے خلاف کیا کچھ نہیں لکھا جا رہا ہے۔
۸۴- رسائل کا نام	تاریخ اشاعت
۸۵- اقرار ادیجت	فروری ۱۹۸۸ء کراچی

کتاب

در عزیز امیر المومنین سید نازیع
مؤلف م-ق-احمد راوی روڈ لاہور

حوالہ نمبر

کما جاتا ہے کہ بینید ماڈل بمنوں اور بینیوں سے جنسی ہوس پوری کرتا تھا۔ حادثہ کردا کے بعد حصہ قافلہ بینید کے پاس پہنچا اور کئی روز تک اس کے گمراہ قید میں رہا جس میں حسین کی سوتیلی والدہ بُن اور بیٹیاں دغیرہ تھیں۔ تو بینید نے ان میں سے کسی کو نہ پھوڑا ہو گا کیونکہ جو اپنی ماڈل بمنوں اور بینیوں کو معاف نہ کرتا تھا وہ دو سردار کو کس طرح معاف کرے گا اور اس کے پاس لیکنہ کام مر جانا مشور ہے۔

حوالہ نمبر ۲- ص ۳۳

اب طالب ان بدجنت بچاؤں میں سے ہیں جنہوں نے آنحضرت کے امرار کے باوجود اسلام قبول نہیں کیا اور جنم کے اسلی اسلافین میں اپنا نام کا نہ بنا۔

حوالہ نمبر ۶- ص ۱۱

سید بنت الحسن کی ناج گانے کی مجلسیں جن سے ہر شخص والقف ہے تاہروان کے گمراہی ہوا کرتی تھیں۔ سکنے گانے کی بست شو قیم تھی۔ پنکھوں سے حاضرین کو خوش کیا کرتی تھی۔ بال بنانے کا نیا طریقہ رائج کیا۔

حوالہ نمبر ۳- ص ۲۳

ہذا علی ایک بت کے آگے اس منحوس گمراہی میں پیدا ہوئے تھک ان کی ماں بحالت پوچا پاٹ کھڑی تھیں اس لیے علی کی زندگی میں نجاست کا داش پایا جاتا ہے۔

حوالہ نمبر ۲- ص ۲۸۵

اس طرح حضرت علی نہ صرف اپنے باب کے لئے منحوس ڈاٹ ہوئے بلکہ دین اسلام میں بھی ان کی نجاست آج تک جاری ہے۔

حوالہ نمبر ۵- ص ۳

یوں ہوتا ہی رہتا ہے نطفہ کسی اور کا ہوتا ہے مگر جس کے گمراہی پیدا ہوا اسی کے سرخوب پ دیا جاتا ہے جیسے امام زین العابدین حضرت حسین کے سرخوب دیے گئے تھے کیونکہ مدائن ۲۷-۲۸ ہجری میں فتح ہوا تو بینید گرد اپنے غاذان کو لیکر فرار ہوا پھر ترا رہا۔ آخر محمد امیر المومنین حضرت عثمان میں مارا گیا۔ تو اس کا غاذان محمد حضرت علی میں ہاتھ چلا آیا تو ایک لڑکی حضرت حسین کی ملی جس کا نام شربانو بتایا جاتا ہے۔ شبانہ ایران جو قدم سے ہی اپنی جنسی ہوس پوری کرتے چلے آ رہے تھے شربانو بھلا کیوں کمرچ سکتی تھی اور بینید گرد اور نہ جانے کس کے پاس رہی ہوں گی اور زوجہ حسین بنیت وقت شربانو نے جانے کتنے نطفوں کا ذخیرہ اپنے اندر جمع کر لائی تھی جس کا نتیجہ امام زین العابدین کی صورت میں تکلا اس کی منید تائید سید علی نقی القوی نے امام زین العابدین کو شربانہ ایران کہہ کر گردی ہے۔

حوالہ نمبر ۶- ص ۱۱

سید بنت الحسن کی ناج گانے کی مجلسیں جن سے ہر شخص والقف ہے تاہروان کے گمراہی ہوا کرتی تھیں۔ سکنے گانے کی بست شو قیم تھی۔ پنکھوں سے حاضرین کو خوش کیا کرتی تھی۔ بال بنانے کا نیا طریقہ رائج کیا۔

غورت کی شرم گاہ کو چوم لے تو بھی چاہرے ہے۔
(ف) بس بھی کسر رہ گئی ہے مر جا۔ شرم گاہ تو نہ ہوئی کرتا یعنی محلی کی زیارت گاہ ہو گئی۔

حوالہ نمبر ۲۔ ص ۵۸

شیعوں نے لکھ دیا ہا کی پیٹ کر حرام ہے۔ جس سے یہ مفہوم لکھا ہے کہ ہا کی پیٹ
کر حرام دیے طلاق ہے۔

واہ شید دی پاکی یادو واد شید دی پاکی
ماوان نال زنا کر بندے بن ذکر تے ہا کی

حق نواز جہنمگوی کی ۱۵ اتفاقیں۔

حوالہ نمبر ۳۔ ص ۳۱

اس فتنی کو دن میں ہزار بار کافر کہنا میرا ایمان ہے۔
فتنی مرد مرد مرد مرد مرد مرد مرد
دجال دجال دجال دجال دجال دجال دجال دجال
کافر کافر کافر کافر کافر کافر کافر

حوالہ نمبر ۲۔ ص ۳۲

من لا یا حضرة اللقہ میں درج ہے کہ جب پانی نہ ملے تو تھوک سے استحیا کرلو۔ میں
نے کسی بار کمال الملوکیے ہو گا۔ کیا ایسا ہو گا کہ سامنے فتنی جیسا بھتند بیٹھے اور یکچھے رافعی
تو ہو ان نبوار تھوکتے جائیں۔ یوں ہو گا۔

حوالہ نمبر ۳۔ ص ۳۳

اگر یہری زبان پوچھتے ہو تو صدام کہتا ہے تن کر رکھ تن کر رکھ ایران کو تن کر
رکھ۔ فتنی ایرانی خندوں کو ترجیح دیتا ہے۔ جن ایرانیوں کو صدام نے ذلیل کر چھوڑا
ہے۔ صدر صدام حسین زندہ ہا در۔

حوالہ نمبر ۷۔ ص ۲۸۳
قدا جنت کے شزادوں نے دوزشیوں کے عمل کاظمہ ہو کیا پھر بھی جنت کی پادشاہت
انہی کے قبصے میں روی۔

حوالہ نمبر ۸۔ ص ۳۲

بے شک حضرت علی بدروی صحابی ہیں اور جنتی ہیں مگر ان کے اعمال جنتیوں میں
نہیں لگتے۔

حوالہ نمبر ۹۔ ص ۳۹۲۔ باب ۱۹

حضرت علی گھر میں آئے۔ ان کی بھی نبی سوری سامنے آئی۔ چوری کا مال حضرت
علی کی بھی پہنچے ہوئے تھی۔

حوالہ نمبر ۱۰۔ ص ۳۰۳

کچھ لوگ حضرت علی کو اسلام میں قادر پھیلانے والا دشمن رسول کافر بلکہ اکثر
جانتے ہیں اس نے نبی کی ساجزادی کو مار ڈالا یا زہر دے دیا۔ چکیاں پواسیں، صعلے
رگزوائے، پکڑے دھلوائے۔

کتاب

آئینہ نما شیعہ

مولف حضرت العلاماء مولانا الحافظ ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی مد خل

مکتبہ اویسی در ضمیمہ "ملکان روڈ" بہاولپور

حوالہ نمبر ۱۔ ص ۵۸

طبق خیال کے افراد کو بڑے پیالے پر دعوت نامے بھیجے گے۔ آہت آہت ہم نے پیے کے زور پر شیخ کے اطراف اس کے انکار کی تھانیت میں ایک بڑا مجھ اکٹھا کیا اور اپنی دشمنوں سے بڑا آزمہ ہونے کی تلقین کی۔ محمد بن عبد الوہاب کی دعوت کے برسوں بعد بہبچہ نکاتی پروگرام کامیابی کی پوری حیلیں طے کر کا تو نوآبادیاتی علاقوں کی وزارت نے ارادہ کیا کہ اب یا یا اعتمار سے بھی جزیرہ العرب میں بھی کوئی کام ہونا چاہیے۔

یہ وجہ حقیقی کہ اس نے اپنے عمال میں سے محمد بن سعود (سعودی خاندان کا صورت اعلیٰ جس نے ۱۷۵۶ء میں وہابی مذهب اختیار کیا اور حکومت برطانیہ کی طرف سے نجد کا عکران بن اور ۱۷۶۹ء میں صوت سے ہٹکنا رہا) کو محمد بن عبد الوہاب کے ساتھ اشتراک عمل پر مأمور کیا اور اس کام کے لیے محمد بن عبد الوہاب کے پاس خیر طور پر ایک نمائندہ بھی بھیجا تاکہ وہ اس کے سامنے حکومت برطانیہ کے مقاصد کی توضیح کرے اور محمد بن عبد الوہاب اور محمد بن سعود کے اشتراک عمل کی ضرورت پر زور دے۔

یہ فرے کے اعتراضات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نجدی ملک کا اصل بانی برطانوی استعمار تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں تنقیق پیدا کرنے اور پھر دنیا میں سب سے موثر کروار تجدیدوں اور ان کے ریال پر پلنے والے پاکستان وہابی مولویوں نے ادا کیا ہے اور اہلسنت کے علماء کی عاقبت ناندشی "میادرات و شوق اقتدار" نے پاکستان میں وہابیت کے شجر کو پختنے پھولنے کا موقع فراہم کیا اور آج جو ہمیں کافر قرار دیا جا رہا ہے اس کی کڑیاں بہت دور تک گئی ہیں۔ سواد اعظم و پاہ سکھاپ، نجدیت و دہابیت کے آئے کاریں اور آل سعود مغربی استعمار و سامراج کے ایجت ہیں۔ یہ حال ہر دور میں داد و دہش سے لوگوں کے ایمان و وقار ایاں خریدی گئیں اور آج بھی خریدی چاہتی ہیں۔ ہم ہر دور میں حق و صداقت کی علامت رہنے کی وجہ سے محظوظ و سنبوب ہوئے ہیں اور آج بھی ہو رہے ہیں۔ ہم نے ہر دور میں ان چھت بھتی مولویوں کی بے سر و پا تحریروں کا جواب دیا ہے۔ ذیل میں ہم چند کتابوں کی فہرست پیش کر رہے ہیں جو ہمیں کی طرف سے اپنے مذہب کی تھانیت کے اثاثت یا رد وہابیت میں تحریر کی گئی ہیں اور وہ کون سا سوال اور وہ کون سا مسئلہ ہے جس کا جواب ان کتابوں میں نہ دیا جا چکا ہو لیکن اگر ہر زہ سرائی کا یہی عالم رہا تو تم قدر حمرد کے طور پر ان تمام کتابوں کو دوبارہ شائع

حوالہ نمبر ۳۲۔ ص ۷۲

شیعہ ہندو سے بڑا کافر ہے۔ شیعہ سکھوں سے بڑا کافر ہے۔ شیعہ مسائی سے بڑا کافر ہے۔ شیعہ پارسی سے بڑا کافر ہے۔ شیعہ بھوی سے بڑا کافر ہے۔ شیعہ عرب سے بڑا کافر ہے۔ شیعہ ابو جمل سے بڑا کافر ہے۔

حوالہ نمبر ۳۳۔ ص ۸۳

شیعہ فرقہ قران و سنت کا باقی ہے۔ اسلام کی تحریک کا بدترین دشمن، اپنے گھوڑے اور ٹوکی اہمیت منوا چکا ہے۔

حوالہ نمبر ۳۴۔ ص ۹۹

شیعہ کو کہا کہتا لفظ کتابی توجیہ ہے۔ شیعہ کو جو بھی کو جائز ہے۔

کیا دبے پاؤں چلے ہیں سازشوں کے کارروائی

اہن تعمید کی گمراہ کن عقائد نجدیت کی مثارت قائم کرنے والے اور امریکی ڈالر پر پلنے والے نجدی مولویوں نے غالباً توحید کی آڑ میں اسلام کے تمام مروجہ اصولوں سے فرار اختیار کرتے ہوئے مسلمانوں کے عقائد کو جاہ کرنے کی جو کوشش کی ہے اس کا اندازہ تو یہ فرے کے اعتراضات پڑھ کر بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ نجدی مذہب کماں سے آیا اور کس کی سازش کا تجہیز ہے۔ بطورے لکھتا ہے "نجدی کے رہنے والے مجھے شیخ محمد بن عبد الوہاب کا غلام سمجھتے تھے۔ یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہو گا کہ اس مقام پر شیخ کی دعوت کا سامان فراہم کرنے میں ہمیں دو سال کا عرصہ لگا۔ ۱۷۳۳ء کے اواسط میں محمد بن عبد الوہاب نے جزیرہ العرب میں اپنے نئے دین کے اعلان کا حقیقی ارادہ کیا اور اپنے دوستوں کو اکٹھا کیا جو اس کے ہم خیال تھے اور اس کا ساتھ دینے کا وعدہ کرچکے تھے۔ ابتداء میں صرف اچھے خاص اصحاب اور مددوں کے دائرے میں چند بیسم اور غیر واضح الفاظ میں بڑے اختصار کے ساتھ اس دعوت کا آغاز ہوا۔ لیکن کچھ عرصے بعد نجدی کے ہر

- (۱۷) تنبیہ الناصین باب اول کریات غلام علی شید کی فرمائش پر خواجہ بک ایجنسی
موجی دروازہ لاہور
- (۱۸) بیوایب تنبیہ الحاذین ۱۹۳۹ء۔ مصنف ناصر الاسلام رئیس المناظر مولانا
الحاج محمد اعجاز حسن صدیقی بدایونی
- (۱۹) اکھار حن۔ مولف مولوی سید صیر حسین صاحب در مطبع جعفری
- (۲۰) بشارت احمدی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب سنی المذهب
- (۲۱) مناقب العجمی ترجمہ مقامات الغیب در مطبع یوسف دہلی
- (۲۲) تصویر کریات الموسوم۔ گزارجت سید آل محمد امروہی مطبع اٹا عشیری دہلی
- (۲۳) رسالہ اعتقادیہ اردو۔ خواجہ عابد حسین مطبع یوسف دہلوی
- (۲۴) خلافت الشہید حصہ اول۔ مصنف مولانا سید محمد سلطین سرسوی۔ مطبوعہ لاہور
- (۲۵) کلید من تکڑہ
- (۲۶) ثبوت خلافت
- (۲۷) کلید علمات
- (۲۸) آئینہ مرزا سیف
- (۲۹) مواعظہ حست المقلوب۔ اکھار حقیقت
- (۳۰) سنی الطالب فی نجات الی طالب
- (۳۱) احسن دلائل
- (۳۲) تنبیہ المنکرین
- (۳۳) تحفۃ المؤمنین
- (۳۴) محzen القرآن
- (۳۵) دلیل الحسنات انوار الہدی
- (۳۶) نور ایمان۔ مولوی خراحت حسین
- (۳۷) آیات مکحات بیوایب آیات بیجات وغیرہ
- یہ چند کتابوں کی فرست نذر قارئین صرف اس لیے کی جا رہی ہے کہ اسیں
معلوم ہو سکے کہ ماں میں بھی وہی مسلمانوں کی خرافات کا جواب ہاں سے مل کر اسی
ویسے

- کوئی گے ہک اہل فکر و نظر حلقہ سے آئتا ہو سکے۔
- (۱) استفانا الفہام۔ ۳ جلدیں۔ مطبوعہ ہندوستان
- (۲) تشهید المذاق۔ ۳ جلدیں۔ مطبوعہ ہندوستان
- (۳) نزہۃ الناء عشر۔ ۳ جلدیں۔ مطبوعہ ہندوستان
- (۴) عبقات الانوار۔ ۲۸ جلدیں۔ مطبوعہ لکھنؤ
- (۵) اکمال الدرایہ الابیات الوصایہ۔ در مطبع ہنومت پریس۔ کامکپر تاب گڑھ
- (۶) وقارۃ المذهب۔ مطبوعہ قوی چوک لکھنؤ
- (۷) فتح الغالب فی رد شرح الطالب۔ مصنف سید ذاکر حسین۔ مطبوعہ دہلی
- (۸) سیف حینی مع صولات حیدری۔ مصنف سید جعفر حسین شری حینی الواسطی۔ در
طبع اٹا عشیری دہلی۔ اس کتاب میں حاصلیں کے تمام اعتمادات کے مدل و دلائل میں
جو بیانات موجود ہیں جو آئے دن نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے عربی مظلوم کریات پر
لگائے جاتے ہیں۔ جواب دونوں حیثیت سے دیئے گئے ہیں یعنی معمولات و معمولات
دونوں کا خیال رکھا گیا ہے۔
- (۹) رفع الجاہب من فعل الخطاب۔ مصنف محمد ایوب احمد وکیل بندرہ جناب مولانا
مشتی علیمات احمد
- (۱۰) حبنا کتاب اشد المرفوف به مسحہ ناطق۔ مولانا سید محمد سلطین سرسوی۔
حیدری پریس لاہور
- (۱۱) سہبائے غیر مطبع اٹا عشیری دہلی با اہتمام سید جعفر حسین شری
- (۱۲) السیرۃ الحلویہ ذکر المأثر المرتضویہ۔ مولانا حافظ شاہ محمد علی قلندری علوی۔ جلد
اول و جلد دوم خاتم المتن ذکر فضائل سیدنا فی الحسن۔ جلد سوم مناقب الرشیٰ من
مواہب المصطفی۔ جلد چارم ملجم جلد ششم مطبع کلشن ایرا ہی پریس لکھنؤ
- (۱۳) علوم القرآن۔ مولانا سید محمد بارون زگی پوری
- (۱۴) ام الائمه فی جواب امامۃ الامم
- (۱۵) مرشد الطالب۔ مولانا سید ابو الحسن
- (۱۶) فہرست فضائل مرتضوی کتاب۔ مطبع اٹا عشیری دہلی

رہے ہیں۔ ان کتب میں قیام پاکستان کے بعد شائع ہونے والی کسی کتاب کا تذکرہ نہیں کیا ہے اور نہ ہی خدا نخواست ہمارا مقدمہ تحریری مناگروہ ہے لیکن چونکہ ہم بھی اسی معاشرے کے ایک فرد ہیں اور مختلف فرقوں کے احباب سے ہونے والی گفتگو میں اکثر یہ سخنے میں آتا ہے کہ شیعوں کے پاس فلاں اعتراض کا کوئی جواب نہیں رہا، فلاں کتاب کا کوئی جواب نہیں دیا۔ یقین جانبھے یہ سب اپنے سطحی علمی مسائل میں ہیں کہ ہمارے اکابر و جید علماء نے ان خرافات و ہر زہ سرائی کا جواب دیا بھی کسر شان سمجھا اور ان اعتراضات کے جوابات ہمارے خطباء و مناگروں بتوابع دبو عباس کے دور سے آج تک دیتے آ رہے ہیں۔ جو کچھ بھی ہمارے ذمہ ب پر اعتراض ہیں اور ہو سکتے ہیں ان سب کے جواب میں صرف عبقات الانوار کی ۲۸ جلدیں (معنف مولانا سید حامد حسین اعلیٰ اللہ مقامہ) کافی ہیں۔ آج تک اس کتاب کی روایا جواب میں کسی مانی کے لال کو جرات نہیں ہوئی۔ رہ گئی وبا یوں کی لاف زنی تو اس کے لیے کجھوا (بیار) سے شائع ہونے والا معروف جزیدہ "اصلاح" کافی ہے۔ وہ کون سا سوال ہے جو با یوں کی طرف سے ذمہ ب اٹھ عذر پر انجام دیا گیا ہو اور اس کا جواب "اصلاح" میں موجود ہو۔ صرف مولانا سید علی حیدر نقوی اعلیٰ اللہ مقامہ کی تحریر ہی اتنی دفع و شافی ہیں کہ اگر معتبرین ان کی تصنیف کو پڑھ لیں (جبکہ مخالفین میں کتنے پڑھنے کا رواج سرے سے نہیں ہے) تو ہے اس خوش فہمی کے گھونڈے سے نکل آئیں کہ شیعوں کے پاس فلاں سوال کا جواب نہیں تھا۔ ہم تو چودہ سو سال سے اسلام پر لگائے جانے والے الزامات کے جواب میں یہ شیش پیش رہے ہیں اور اسلام کی علمی و نظریاتی سرحدوں کی خفاہت کرتے رہے ہیں جبکہ ہمارے مخالفین صرف فرقہ داریت کو ہی ہوا دیتے رہے ہیں۔

ثبتوت کے طور پر ہم مولانا ضياء الرحمن فاروقی، سربراہ انجمن سپاہ صحابہ کی ہر جو لائی ۱۹۹۳ء کی تقریر کا حوالہ پیش کر رہے ہیں جو انہوں نے یا اقت آباد کے جلد عام میں کسی کا اگر آئندہ یہی ہم کو شادت حضرت عمر فاروقؓ حکمت نے عام تحلیل کا اعلان ن کیا تو وہ عاشورہ ہمدرم کا جلوس نہ لکھنے دیں گے۔ یہ بات فرم سے بالاتر ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے عاشورہ جلوس سے حضرت عمر فاروقؓ کی شادت کا کیا تعطیل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مولانا ضياء الرحمن فاروقی ساہب کو حضرت عمر فاروقؓ سے محبت

نہیں امام حسین علیہ السلام کے جلوس سے نفرت اور خود امام حسین علیہ السلام سے بغض و عناد و دشمنی دکھلات ہے۔ ورنہ عام تحلیل کے اعلان کا حضرت امام حسین مارے السلام یا فیصل حیدر کرار سے کیا تعطیل ہے۔ اس حرف عکس دل سے کوئی ہے مجھے کہ اگر حکومت سے عماز آرائی ہے تو امام حسین علیہ السلام سے دشمن کیوں؟ اور نسخوں کو بیک میل کرنے کا کیا مقصد ہے؟ اگر وہ اپنے زعم تاقص میں یہ سمجھتا ہے کہ "حضرت امام حسین علیہ السلام کے جلوس کو روک دے گا تو یہ اس کے دامن کے خلیل کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ اس کے اجداد و اسلاف بھی اسی حضرت میں مر گئے کہ کسی طرح امام حسین علیہ السلام کے ذکر کو روک دیں مگرچہ وہ سو سال میں بھی وہ ریاست جیرا اور عددی بہتری کے باوجود اس میں کامیاب نہ ہو سکے اور نہ تاقیم قیامت ہو سکیں گے۔ ذکر حسین زندگی اسلام کی ممتاز اور عاشورہ ہمدرم کا جلوس ہر دوسری طائفوں اور احکامی قوتیں کے خلاف مظاہرہ ہے؛ جو ہوتا رہے گا۔ حکومتی سازشوں کے تحت پھٹنے پھٹنے رائل ملکیت و شایی کے چاکر اور سامر ارجوں کے آکا کار اپنی اوقات میں رہیں اور پھنس رسول پھنسوڑیں کیوں نکلے حب صحابہ نام کی تو ان میں کوئی چیز نہ تھی اور نہ ہے۔ یہ حکم حصول دولت و منصب کی غاطر لوگوں کو گمراہ کرنے کی سازش ہے۔

قرآن مجید جو کہ ہدایت کا میثار ہے، سورہ بقرہ کی ان آیات سے اس کتاب کا اختتام کر رہے ہیں کہ جن میں واضح طور پر ایسے لوگوں کے کدار کو واضح کیا گیا ہے۔

وَاذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ فَالْوَالَّمَنَاهُنْ مُصْلِحُونَ ○ الَا إِنَّهُمْ هُمُ الظَّلَّمُونَ
وَلَكُنْ لَا يَشْعُرُونَ ○ وَاذَا قِيلَ لَهُمْ اسْتَوْالُ عَلَى النَّاسِ قَالُوا انْتُمْ مِنْ كَمَا أَنْسَنَ السَّفَهَاءَ
الَا إِنَّهُمْ هُمُ السَّفَهَاءُ وَلَكُنْ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَاذَا لَقُوا النَّذِيرَ قَالُوا إِنَّا مِنْ أَنْتَاجِ وَاذَا خَلَوْا
إِلَى شَعْلَنَاهُمْ قَالُوا إِنَّا سَعْكُمُ الْمَنَاهُنْ مُسْتَهْزِئُوْنَ ○ اللَّهُ يَسْتَهْنُ بِهِمْ وَيَسْلَهُمْ فِي
طَفَاهَمْ بِهِمْ بِعَيْنَوْنَ ○ اولنکَ الْنَّذِيرَ اشْتَرَوا الضَّلَالَ بِالْهُدَى فَلَمَّا بَعْتَ تَجَارَهُمْ وَمَا كَانُوا
أَمْهَلْتُمْ ○

(سورہ بقرہ۔ آیت ۱۹-۲۰)

ترجمہ

اور سب کما جاتا ہے ان سے گر ملک میں فراہم کرتے پھر (و) کہتے ہیں کہ ہم تو مرفز

اصلاح کرتے ہیں۔ خبودار ہو جاؤ بے شک ہی لوگ فادی ہیں اور یہیں سمجھتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لاو تو کہتے ہیں کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لا سکیں جس طرح اور یہ قوف ایمان لائے۔ خبودار ہو جاؤ کی لوگ بے دوقوف ہیں یعنی نہیں جانتے اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں تو ایمان لاپکے تو کہتے ہیں ہم تو ایمان لاپکے اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمارے ساتھ ہیں ہم تو (صلوانوں کو) بناتے ہیں (وہ کیا ہائیں گے) خدا ان کو بناتا ہے اور ان کو ذمیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں غلطیاں پہچان رہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدالے گرامی خرید کی پھر ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ ان لوگوں نے ہدایت پائی۔"

